سنہری مچھلی
مصنف — جیمس ہیڈلے چیز
مترجم — سراج الدین شیدا
Rs. 5-00
کامران سیریز راولپنڈی

ناول بشکریہ: شیخ احمد عادل گوجرانوالہ

کامران سیریز کی ۱۳۴ ویں پیشکش

GOLD FISH HAVE NO HIDING PLACE

کا آزاد ترجمہ

مصنف ــــــــ جیمس ہیڈلے چیز

مترجم ــــــــ سراج الدین شیدا

کامران سیریز، اقبال روڈ، راولپنڈی (پاکستان)

پہلی بار —— دسمبر ۱۹۷۷ء

شمارہ نمبر —— ۱۳۴

طابع —— شاداب پرنٹنگ پریس راولپنڈی

ناشر —— ملک غلام محمد

کاہائے سیریز راولپنڈی

پیش لفظ

جیمس ہیڈلے چیز کی تخلیقات تقریباً سب کی سب ترجمہ ہو کر کامران سیریز کے شیدائیوں کی ضیافت طبع کے لئے پیش کی جا چکی ہیں مگر قارئین کی دارفتگی شوق کم ہونے میں نہیں آرہی بلکہ پیاس بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ سوچتا ہوں۔ جب ترجمہ کے لئے اس فنکار کا ایک ناول بھی نہ رہا تو پھر کیا ہوگا؟ —
اچھا خیر تب کی تب دیکھی جائے گی۔ فی الحال تو اس لافانی مصنف کا یہ شاہکار پڑھیے جس کی تعریف یا تبصرے کے لئے الفاظ کا شدید قحط محسوس کر رہا ہوں۔ بس یہ جانئیے کہ اس لازوال ناول نگار کی تعریف کرتے کرتے بالکل پھکڑ ہو گیا ہوں۔
اب کچھ اپنے متعلق۔ تعریف ہر انسان کی کمزوری ہوتی ہے۔ کوئی اسے شعوری طور پر پسند کرتا ہے اور کوئی لاشعوری طور پر۔ میں بھی اس کمزوری سے مبرا نہیں اور اسی لئے خیرپور کے جناب صاحبزادہ ریاض احمد صاحب رحمانی کا شکریہ ادا کر رہا ہوں جنہوں نے ازراہ نوازش اس احقر کو رئیس المترجمین کا خطاب عطا کیا ہے۔ ویسے اپنی حقیقت کو "من آنم کہ من دانم" کے مصداق میں خود ہی کچھ اچھی طرح جانتا ہوں۔ بہرحال رحمانی صاحب کا بے حد شکریہ۔

"سراج الدین شیدا"

کامران سیریز کی ۱۳۵ ویں پیشکش

کم کلاڈور ایک نہلسٹ تھا یعنی وہ انسان کو دنیا میں فساد اور فتنے کی جڑ تصور کرتا تھا! اور اسی لیے کہ وہ ارض سے انسان کو نیست و نابود کرنے کے درپے تھا۔ ایک ذہین انسان ہونے کی وجہ سے اس نے ایک ایسی ایجاد کرلی جو آن کی آن میں دنیا کے ہر ذی نفس کو موت کی نیند سلا دیتی۔

مگر ساری دنیا کے ممالک کی طرف سے قائم کردہ ایک فلاحی ادارے انکل کے دو ایجنٹ اس کے آڑے آئے اور اس سیارے پہ ایک مملکت قائم کرنے والی تنظیم تھرش کے اشتراک سے کم کلاڈور کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔

ہیجان خیزی اور اضطراب انگیزی سے لبریز ایک ایسی سائنس فکشن جسے ختم کئے بغیر ہاتھ سے رکھنے کو کامران سیریز کے قارئین گوارا نہیں کریں گے

ڈیوس میکڈانیل کے اس ناول کو سراج الدین شیدا نے ترجمہ کیا ہے۔

۱

اتوار کی اس گرم سہ پہر کو میں گھر پر اکیلا تھا۔ انسان تنہا ہو تو مختلف خیالات گھیر لیتے ہیں چنانچہ میرے ذہن پر بھی اپنے اور لنڈا کے کشیدہ تعلقات اور اپنی نازک مالی صورت حال کے خیالات نے یلغار کر دی۔

لنڈا مجیل کے ہاں گئی ہوئی تھی اس نے ساتھ چلنے کو کہا تھا لیکن میں کام کا بہانہ کر کے رک گیا۔ چنانچہ وہ کندھے اچکاتی ہوئی، غسل کا سوٹ لے کر مجیل کے ہاں چلی گئی۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ بعد میں پہنچ جاؤں گا لیکن مجھے اچھی طرح احساس تھا کہ اگر نہ گیا تو بھی اسے کوئی بھی پرواہ نہیں ہوگی۔

ایسے مواقع بہت کم میسر ہوتے تھے جب "گھر والی گھر نہیں، ہمیں کسی کا ڈر نہیں" کے مصداق تنہائی نصیب ہوتی تھی۔ چنانچہ اتوار کی یہ سہ پہر میرے لئے غنیمت تھی۔ اس لئے دھوپ میں جا بیٹھا اور اپنے حالات کے متعلق سوچنے لگا۔

میری عمر اڑتیس سال ہے۔ جسمانی طور پر ہر طرح تندرست اور ذہنی طور پر تخلیقی صلاحیتوں کا مالک ہوں۔ لاس اینجلس ہیرالڈ کا کامیاب نامہ نگار ہونے کے باعث آمدنی کافی معقول ہے۔ لنڈا سے حال ہی میں شادی ہوئی تھی۔ اور اس جیسی فضول خرچ لڑکی کے شوہر کے لئے معقول آمدنی بے حد ضروری ہوتی ہے۔

سان فرانسسکو میں میں ایک شام ایک ایسی کاک ٹیل پارٹی میں شریک ہوا تھا۔

جہاں بڑے بڑے لوگ شغل مے نوشی کے ساتھ ساتھ کاروباری باتیں بھی طے کر لیتے ہیں اور ان کی بیویاں پس منظر میں چھیڑ چھاڑ باتیں کرتی رہتی ہیں۔ مجھے ایسی پارٹیوں سے چنداں دلچسپی نہیں اور اسی لیے وہسکی کے گھونٹ بھرتا ہوا میں وہاں سے چمپت ہونے کی سوچ رہا تھا کہ ہنری شانڈلر میرے قریب آ کھڑا ہوا۔

ہنری شانڈلر کا شمار کروڑپتی لوگوں میں ہوتا تھا۔ کاروباری لحاظ سے وہ ایک کامیاب شخص تھا۔ کمپیوٹر بنانے کا ایک کارخانہ، باورچی خانے کا ساز و سامان بنانے اور منجمد خوراک کی فیکٹریوں کے علاوہ وہ اخبار کیلیفورنیا ٹائمز کا بھی مالک تھا۔ شہر کے رفاہی کاموں میں اس کا بڑا شہرہ تھا۔ اس نے ذاتی خرچ سے ایک چرچ بھی تعمیر کرایا۔ شاید فلاح و بہبود کی انہی سرگرمیوں کی وجہ سے شہر کے رؤسا اور امراء اسے اچھی نظر سے نہ دیکھتے تھے۔

"مینس!" اپنی گہری غلافی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اس نے مجھے مخاطب کیا۔ "تمہارا کالم بڑے شوق اور دلچسپی سے مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ تم میں کافی خداداد صلاحیتیں ہیں۔ کل صبح دس بجے آ کر مجھ سے ملو۔"

دوسرے دن دس بجے میں اس سے ملنے جا پہنچا اور اس کی پیش کش سننے لگا۔ "صدائے عوام" نامی ایک ماہنامہ وہ نکالنا چاہتا تھا۔ جس کے ذریعے وہ معاشرے کی کالی بھیڑوں کو بے نقاب کرنے اور روز افزوں خرابیوں کے خلاف احتجاج کرنے کا خواہاں تھا۔

وہ کہنے لگا۔ "تمہیں معلوم ہی ہے، ہر طرف چور بازاری، رشوت، بددیانتی اور دیا نتی عیاریوں کا بازار گرم ہے۔ میرے پاس ایسے سارے ریکارڈ ہیں، جو تمہیں تمام ضروری اطلاعات مہیا کریں گے۔ تمہارا کام یہ ہوگا کہ ان اطلاعات کو مربوط اور موثر انداز سے "صدائے عوام" کے ذریعے لوگوں تک پہنچاؤ۔ میں تمہیں ایڈیٹر کی ملازمت پیش کر رہا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم ان

ذمہ داری کے اہل ہو۔ یہ واضح کر دوں کہ تمہارے متعلق چھان بین کرنے کے بعد یہ کام تمہیں سونپ رہا ہوں۔ تم اپنی مرضی کا کچھ سٹاف ملازم رکھ سکتے ہو جو ہمیشہ کام میرے کارکن کریں گے اخراجات کی پرواہ نہ کرنا۔ اگر رسالہ ناکام رہا اور فلاپ ہو گیا۔ تو تمہیں دو سال کی تنخواہ دے دی جائے گی۔ لیکن یہ فلاپ نہیں ہو گا۔ تمہارا کام ہو گا کہ معاشرے کے ناسوروں کی نشان دہی کرتے رہو۔ اگر کسی نے عدالتی چارہ جوئی کی تو اسے میں سنبھال لوں گا۔ بہترین قسم کی ایک جاسوسی ایجنسی کا تعاون بھی تمہیں حاصل ہو گا۔ "صدائے عوام" میں انتظامیہ کی خرابیوں، پولیس کی خامیوں، رشوت اور ہر قسم کی بد دیانتی پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ بدکرداروں اور رشوت خوروں کو بے نقاب کیا جائے گا۔ کوئی دلچسپی پیدا ہوئی؟"

اس وضاحت کے بعد اس نے چند کاغذات دیئے جن میں تفصیلات درج تھیں اور اس بات کا بھی ذکر تھا کہ مجھے سالانہ تیس ہزار تنخواہ ملا کرے گی۔

سالانہ تیس ہزار ڈالر تنخواہ کا سن کر لنڈا خوشی سے اچھل ہی پڑی۔ "اوہ میرے خدا۔ اب ہم اچھے علاقے میں کسی شاندار رہائش گاہ میں قیام کر سکیں گے۔"

لنڈا سے میری ملاقات ایک کاک ٹیل پارٹی میں ہوئی تھی۔ جو ایک ابھرتے ہوئے سیاستدان نے دی تھی۔ اسے دیکھتے ہی میں ہزار جان سے اس پر فدا ہو گیا۔ پہلی مرتبہ اتنی دلکش حسینہ دیکھی تھی۔ سنہری زلفیں، بڑی بڑی دلکش آنکھیں اور جسم کسی ماڈل لڑکی جیسا بھری بھری چھاتیاں، پتلی کمر، ٹھوس کولہے اور لمبی لمبی متناسب ٹانگیں، بڑے بڑے لوگوں سے میرا میل ملاپ اور میرا کالم نویس ہونا اس کے لئے کشش کا باعث بن گیا۔ اس کا خیال تھا کہ میں بڑا رومانی واقع ہوا ہوں۔ وہ خود اس ابھرتے ہوئے سیاستدان کے ہاں ہوسٹس کے طور پر ملازم تھی۔

اولین ملاقات کے ایک ہفتے کے اندر ہماری شادی ہو گئی۔ شب عروسی کو ہی مجھے احساس

ہوا کہ جنسی جذبات کے لحاظ سے وہ ایک ٹھس اور بیکار عورت ہے۔ میاں بیوی کا رشتہ محض یک طرفہ کاروائی پر منحصر نہیں ہوتا تاہم توقع تھی کہ رفتہ رفتہ اس کے جذبات کو بیدار کر دوں گا۔ یہ الگ بات ہے کہ ایسا کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکا۔ آہستہ آہستہ انکشاف ہوا کہ مجھ سے زیادہ اسے میری کمائی سے دلچسپی ہے۔ لیکن میں اس کا اتنا دلوانہ ہو چکا تھا کہ اپنی بساط سے بڑھ کر اس کی خواہشات پر خرچ کرنے لگا۔ وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ خریدتی ہی رہتی۔ نئے نئے ملبوسات، خوشبویات۔ میک اپ کا سامان، ہینڈ بیگ زیورات۔ اور اسے خوش رکھنے کے لیئے میں نے کبھی اعتراض نہ کیا۔ اسے اس چھوٹے گھر سے نفرت تھی۔ وہ ذاتی کار کی خواہشمند تھی۔ جبکہ اپنی کار میں اپنے کام کے سلسلے میں مصروف رکھا کرتا تھا۔ اکثر چڑچڑ کرتی رہتی اور میں متفکر اور پریشان رہنے لگا تھا کہ شانڈلر کی طرف سے یہ پیشکش موصول ہوئی۔

"اب تو ہم ایسٹ لیک کے علاقے میں رہائش اختیار کر سکیں گے۔ بڑا شاندار علاقہ ہے۔" وہ خوشی سے بے حال ہو کر بولی۔ "کل ہی جا کر کوئی اچھا سا گھر دیکھیں گے۔"

میں نے بتایا کہ ابھی ملازمت نہیں لی۔ اور ایسٹ لیک کے علاقے میں رہنا تین ہزار ڈالر کی کمر توڑ کر رکھ دے گا۔ اس پر وہ آپے سے باہر ہو گئی اور پہلی بار ہمارا جھگڑا ہوا۔ غصے کے عالم میں اس نے گھر کی چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیں اور اول فول بکنے لگی۔ بالآخر مجھے ہی ہتھیار ڈالنا پڑے اور وعدہ کیا کہ یہ ملازمت اختیار کر لوں گا اور کل ہی ایسٹ لیک کے علاقے میں کوئی گھر ڈھونڈ لوں گا۔ اس وعدے پر وہ میری باہوں میں جھول گئی اور اپنے رویے پر معافی مانگ لی۔

اگلے دن شانڈلر کے پاس جا کر میں نے ایڈیٹر کی ملازمت پر آمادگی ظاہر کر دی وہ ایک بڑی سی میز کے پیچھے موٹے ہونٹوں میں لمبا سا سگار لئے بیٹھا تھا۔ "بہت خوب مینسن

کنٹریکٹ تیار ہے۔" اس نے رک کر غلافی آنکھوں سے میرا جائزہ لیا۔ "اب ایک بات اور واضح کر دوں۔ ظاہر ہے تم بد دیانت اور راشی لوگوں پر وار کرو گے۔ ایسا کرتے ہوئے یہ امر فراموش نہ کرنا کہ تم شیشے کے برتن میں اس سنہری مچھلی کی مانند ہو گے جو کسی جگہ چھپ نہیں رہ سکتی۔ احتیاط کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی تم پر ہی جوابی حملہ نہ کر دے۔ میری مثال سامنے رکھنا۔ میں خدا کو مانتا ہوں اور ایک مصلح کی سی زندگی گزارنے پر مجھے فخر ہے۔ میری نجی زندگی پر کوئی انگشت نمائی نہیں کر سکتا۔ تمہاری نجی زندگی پر بھی کسی کو انگلی اٹھانے کی نوبت نہ آئے۔ میری بات سمجھ رہے ہو نا؟ ہر قسم کی برائیوں سے دور رہنا ہوگا۔ یہاں تک کہ ڈرائیونگ کے وقت شراب نوشی کی حالت میں چالان تک نہ ہونے پائے تم ایک شادی شدہ معزز شخص ہو۔ کسی دوسری عورت سے تمہارا رابطہ نہ ہو۔ تمہیں مقروض بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کوئی ایسی بات نہ ہو کہ مخالف تم پر کیچڑ اچھال سکیں اگر تم میں ایک بھی خامی پائی گئی تو ریاست کے سارے اخبار پنجے جھاڑ کر تمہارے پیچھے پڑ جائیں گے۔ تم نے بدکردار اور بے ایمان لوگوں کا بے نقاب کرنے کا عظیم کام سنبھالا ہے تمہارے بے شمار مخالف ہو جائیں گے اور اگر انہیں موقع ملا تو وہ تمہیں زندہ سنگسار کرنے سے نہ چوکیں گے۔

سالانہ تیس ہزار ڈالر تنخواہ کی ضرورت کے پیش نظر میں نے حامی بھر لی لیکن جب کنٹریکٹ پر دستخط کرنے کے بعد اس کے شاندار دفتر سے باہر نکلا تو احساس ہوا کہ میں تو پہلے ہی مقروض ہوں اور لنڈا کے اخراجات کی کفالت کے لئے بنک سے اوور ڈرافٹ لے چکا ہوں۔

اب اسے حماقت ہی کہئے کہ لنڈا کی ترنیاہٹ کے سامنے سر جھکا کر میں نے ایسٹ لیک میں قیامگاہ حاصل کر لی جہاں آراستہ و پیراستہ گھروں میں قالین، ڈش

واشرز، ایر کنڈیشنر اور دنیا کی ہر سہولت اور آسائش یہاں تک کہ لان میں فوارے تک مہیا ہوتے ہیں۔ یہ قیامگاہیں دو سو ایکڑ میں پھیلی ہوئی ایک مصنوعی جھیل کے گرد بنی ہوئی ہیں۔ ایک کلب بھی ہے جس میں گھڑ سواری، ٹینس، غسل کے لیے تالاب، رات کے وقت منورگالف کورس اور ایک سیلف سروس سٹور بھی ہے جس میں سمیر غ کے انڈے کے سوا دنیا کی ہر شے مل سکتی ہے۔

الیٹ ٹیپک لنڈا کے خوابوں کی جنت تھی۔ اگرچہ اس کے لیے اس جنت کی فراہمی پر مجھے کافی زیر بار ہونا پڑا۔ رہائش گاہ واقعی شاندار تھی لیکن اس پر اٹھنے والے اخراجات کا خیال آتے ہی دل ڈوبنے لگتا۔ ہمارے ہمسائے ہم سے کہیں زیادہ امیر تھے اس لیے ہمیں جاکر رہنا پڑا تو ہمیں بھی ان کے طور طریق اپنانے پڑے۔ ہر رات یا تو ہمیں کہیں مدعو کیا جاتا ورنہ خود کسی کی دعوت کرنا پڑتی۔ لنڈا کی خواہش کے پیش نظر میں نے اسے آسٹن ہنی کوپر کار بھی خرید دی مگر صرف ایک کار کا کیا سوال! وہاں کے لوگ نت نئے ملبوسات میں نظر آتے اور ان کی دیکھا دیکھی لنڈا بھی ہنس کی چال چلنے کی کوشش کرنے لگی۔ کھانا پکانے کے معاملے میں لنڈا بالکل کوری تھی، چنانچہ ایک جیش ملازمہ سی رکھنی پڑی جو ہر دوسرے دن اپنی پرانی فورڈ میں آتی اور بیس ڈالر کھرے کر لیتی۔ شانڈلر کے سامنے تیس ہزار ڈالر سالانہ کے کنٹریکٹ پر دستخط کرتے ہوئے مجھے یہ رقم بڑی شاندار لگی تھی مگر اب یہ رقم سمٹ کر نہ ہونے کے برابر محسوس ہونے لگی۔

رسالہ توقع سے کہیں زیادہ کامیاب رہا۔ اتفاق سے والی منقود رڈ مکیس بہترین دو بہترین رپورٹر میرے ہاتھ لگ گئے شانڈلر کی جاسوسی ایجنسی بڑی مفید اطلاعات مہیا کر رہی تھی شانڈلر نے اپنے ایڈورٹائزنگ ایکسپرٹ کی خدمات بھی میرے لیے وقف کر

دی تھیں۔ اقتصادی طور پر رسالے کو کوئی دشواری درپیش نہ تھی۔ پہلا شمارہ مارکیٹ میں آتے ہی ہر طرف چرچے ہونے لگے۔ اس میں میں نے انتظامیہ کے چند افسروں اور چند سیاست دانوں کی سیاہ کرتوتوں کا پردہ چاک کیا تھا۔ چوتھے شمارے کے بعد تو میں خار کی طرح لوگوں کی نگاہوں میں کھٹکنے لگا۔ لیکن میرے خلاف کوئی قدم نہ اٹھا سکا۔ کیونکہ رسالے میں دی گئی ٹھوس حقیقتوں کو کوئی چیلنج کرنے کی ہمت نہ رکھتا تھا۔

اتوار کی سہ پہر دھوپ تاپتے ہوئے خیال آیا کہ اگر کوئی دشمن میرے حالات کی جانچ پڑتال شروع کر دے تو کیا انجام ہوگا۔ بیس ہزار ڈالر کے اوور ڈرافٹ کے بوجھ تلے میں دب چکا تھا۔ اپنی آمدنی سے کہیں زیادہ پرآسائش زندگی گزار رہا تھا۔ اور لنڈا کی فضول خرچیاں میرے کنٹرول سے باہر تھیں۔ اگر کسی اخبار نویس نے میرے حالات پر کڑی تنقید شروع کر دی تو میری اور لنڈا کی بے ربط اور بے آہنگ زندگی کو یقیناً موضوع سخن بنا لیگا اور یہ ایسی بات تھی جس سے شاید لنڈا پریشان ہوجاتا کیونکہ اس کی اپنی ازدواجی زندگی میں کوئی خلفشار نہ تھا۔

"صدائے عوام" کے اگلے شمارے میں میں پولیس چیف جان شلنز کو ہدف بنانے کی تیاری کر رہا تھا۔ وہ ایک کیڈلک کار کا مالک تھا۔ ایک لاکھ ڈالر کے گھر میں رہتا تھا۔ دو لڑکے یونیورسٹی میں تعلیم پا رہے تھے اور اس کی بیوی منک کے ملبوسات پہنا کرتی تھی کسی ان ہی کی وجہ سے شاید لنڈا نے مجھے شلنز کی پگڑی اچھالنے کی ترغیب دی تھی۔ شلنز کے خلاف میرے پاس جو مواد تھا۔ وہ حقیقت پر مبنی تھا مگر پولیس چیف پر کیچڑ اچھالنا دریا میں رہ کر مگرمچھ سے بیر لینے کے مترادف تھا مجھے اچھی طرح احساس تھا کہ یہ شمارہ بازار میں آنے کے بعد مجھے ہر قدم پر محتاط

رہنا پڑے گا۔ میری معمولی سی غلطی یا کوتاہی بھی ناقابل درگزر متصور ہونا تھی۔
خالی تالابسے کنارے دھوپ میں بیٹھے بیٹھے میں یہی سوچ رہا تھا کہ شلنر سے
دشمنی مول لینا کہاں تک درست ہوگا۔ مجھ میں نہ تو شانڈلر جیسی مصلحانہ خوبیاں
تھیں اور نہ ہی اس جیسے وسائل کا مالک تھا۔ وہ تو ہر صورت حال سے نپٹ لیتا
لیکن میرے لئے یہ بات ناممکن تھی۔

اگلے دن مہینے کی پہلی تاریخ تھی اور پچھلے ماہ کے تمام بل ادا کرنے کا دن۔
میں تالاب کے کنارے سے اٹھ کر اندر میز پر جا بیٹھا اور پچھلے ماہ کے اپنے اور لنڈا کے
اخراجات کا حساب کتاب کرنے لگا۔ اخراجات کی رقم اس ہفتہ وار تنخواہ سے دو ہزار
تین سو ڈالر بڑھ گئی جو مجھے کل ملنا تھی۔ لنڈا کے اخراجات کے علاوہ شراب اور
خوراک کا بل بہت زیادہ بن گیا تھا۔ ہفتے میں دو مرتبہ دس پندرہ مہمانوں کی کھلے دل
سے ضیافت کرنا پڑتی تھی کہ ہر دوسرے دن بیس ڈالر ادا کرنے پڑتے ہیں، اپنی
اور لنڈا کی کار کی قسطیں ادا کرنی پڑیں۔ انکم ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی کرنا
پڑے تو اخراجات لامحالہ بڑھنے چاہیے تھے۔

کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا۔ مگر کیا؟ صرف ایک حل تھا کہ الیٹ بیک کی رہائش گاہ
فروخت کر کے کسی چھوٹی سی اقامت گاہ میں منتقل ہو جاؤں۔ مگر اب میں الیٹ
بیک کے معزز لوگوں میں شمار ہونے لگا تھا۔ کیا اب یہاں سے پسپائی ممکن تھی؟
فون کی گھنٹی بجنے پر رسیور اٹھایا۔ دوسری طرف سے میری مجیل بول رہا
تھا۔ "ہیلو سیڈ! اگر آسکو تو تمہارے لئے کھانا تیار کرالوں؟"

میں نے میز پر بکھرے ہوئے حساب کتاب کے کاغذات پر نظر ڈالی اور سوچا۔
یہاں بیٹھ کر خرچ کرنے سے آخر فائدہ ہی کیا؟ چنانچہ میں نے کہا۔ "بہت اچھا میں

ابھی آ رہا ہوں۔"

ریسیور رکھنے کے بعد سوچا۔ لنڈا کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ اور اخراجات کی فہرست دکھا کر اسے روکنے کو کہوں گا پھر جو ہو سو ہو۔ گھر کو تالا لگا کر میں کار میں جا بیٹھا اور ہیری مچل کے گھر کی طرف چل دیا۔ ہیری اور اس کی بیوی پام مچل بڑے نفیس لوگ تھے اور مجھے بہت پسند۔ ہیری کی آمدنی مجھ سے تین گنا زائد تھی اور سرا تو ال ان کے ہاں کم از کم تین افراد کی ضیافت ہوا کرتی تھی۔

سوموار کی صبح دفتر پہنچا تو میری سیکریٹری جین کریسی میرے کمرے میں ڈاک ٹھیک کر کے رکھ رہی تھی۔ اس کی عمر چھبیس سال کے قریب تھی۔ سروقد، قبول صورت اور اپنے کام میں ہر طرح مشاق۔ میرے پاس آنے سے پہلے وہ شانڈلر کی چھوٹی سیکریٹری کے طور پر کام کرتی رہی تھی۔ شانڈلر نے بادل نخواستہ یہ کہتے ہوئے اسے میرے پاس بھیجا تھا کہ وہ ایک قیمتی تحفہ دے رہا ہے اور بے شک جین کریسی ایک خوبصورت تحفہ تھی۔

رسمی سلام دعا کے بعد اس نے بتایا کہ شانڈلر نے مجھے طلب کیا ہے چنانچہ ڈاک کے متعلق کچھ ہدایات دینے کے بعد شانڈلر سے ملنے اپنی کار میں چل دیا۔

شانڈلر کی سوراخ کر دینے والی بڑے جیسی آنکھوں کی مالک ادھیڑ عمر سیکریٹری نے مجھے شانڈلر تک پہنچا دیا۔ شانڈلر میز کے پیچھے بیٹھا خطوط پڑھ رہا تھا۔ مجھے سامنے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ بولا۔ "سیلچو! شلنز کے متعلق رپورٹ میں نے پڑھ لیا ہے۔ بہت خوب۔ تم نے تو سچ مچ اس کی کھال ادھیڑ کر رکھ دی ہے۔"

"میری اپنی کھال بھی ادھیڑنے کا امکان ہے مسٹر شانڈلر"

وہ ہنس دیا۔ "ہاں میں نے اسی سلسلے میں تمہیں طلب کیا ہے اس مضمون کی

اشاعت کے بعد تمہیں بے حد محتاط رہنا ہوگا۔ شہر کے ہر پولیس مین کو ہدایت دے دی جائے گی کہ تمہاری کسی خامی کو درگزر نہ کیا جائے۔ میری بات اور ہے۔ وہ مجھ سے خائف ہیں مگر تم سے نہیں۔ مجھے یقین ہے شلتز چند ہفتوں میں مستعفی ہونے پر مجبور ہو جائے گا۔ مگر جانے سے پہلے وہ تم پر جوابی حملہ ضرور کرے گا۔ اسی جوابی حملے سے بچنے کے لئے پوچھ رہا ہوں۔ تمہیں کوئی ذاتی الجھنیں تو درپیش نہیں؟"

"ذاتی الجھنیں کیسے نہیں ہوتیں؟"

"ہوں۔ میرا خیال ہے تمہاری الجھنیں مالی امور سے تعلق رکھتی ہیں؟ ۔۔ تمہاری خوبصورت بیوی نے تمہیں مقروض کر رکھا ہوگا؟"

"کچھ ایسی ہی بات ہے۔"

"آجکل لوگ کچھ زیادہ ہی اسراف بے جا کرنے لگے ہیں۔ خصوصاً عورتیں تو مقابلے اور ہمسری کی دوڑ میں اندھا دھند خرچ کر دیتی ہیں۔ بہر حال شلتز پر تم نے جو آرٹیکل لکھا ہے، اسے بونس کا مستحق سمجھتا ہوں۔" اس نے میز پر پڑا ہوا ایک چیک میری طرف بڑھا دیا۔ "اپنے قرضہ جات ادا کر دو اور آئندہ بیوی کے اخراجات کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرو۔ بے شک وہ خوبصورت ہے مگر کسی عورت کو بے لگام نہیں ہونا چاہیئے!"

میں نے چیک اٹھا کر اس پر نظر ڈالی۔ دس ہزار ڈالر کا چیک تھا۔ "شکریہ مسٹر شانڈلر۔"

"آئندہ ایسا موقع نہ آنے دینا اور میری وہ بات یاد رکھنا کہ سنہری مچھلی کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہوتی اس مرتبہ میں دستگیری کر رہا ہوں لیکن اگر اپنے حالات پر قابو نہ پا سکے تو میں تم سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جاؤں گا اور کوئی مطلب کا آدمی

ڈھونڈنے کی کوشش کروں گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔" بنک نے جواب دیا۔

اس سے بنک پہنچا اور چیک جمع کراتے ہوئے اپنے بنک منیجر ادانی سے ہیرے
بات چیت کی۔ اس چیک سے اوور ڈرافٹ کی رقم اور دیگر قرضہ جات بے باق ہونے
کے بعد کافی رقم بچت کی مد میں جمع ہو گئی تھی۔ بنک سے لوٹتے وقت دل ہلکا پھلکا ہو
رہا تھا۔ جیسے ایک ٹن سیمنٹ بوجھ کمر پر سے ہٹ گیا ہو۔

خیال تھا کہ لنڈا سے مالی امور کے متعلق بات کروں گا۔ لیکن پچھلے کے ہاں
اتنی دیر ہو گئی اور واپسی پر راستے مدہوش ہو رہے تھے کہ گھر پہنچتے ہی بستر پر پڑ کر سو گئے
صبح بیدار ہوا تو وہ ابھی تک محو خواب تھی۔ میں نے کافی کا پیالہ تیار کیا۔ اور اسے سوتا
چھوڑ کر دفتر چلا گیا۔

صبح کا وقت رسالے کی ترتیب و تدوین میں گزرا۔ چونکہ اس شمارے میں پولیس
چیف کی کرتوتوں کی نقاب کشائی کی گئی تھی اس لئے فیصلہ کیا کہ پرچے کی پندرہ ہزار
کاپیاں شائع کراؤں گا۔

دوپہر کو دفتر میں ہی ہلکا سا لنچ لینے کے بعد اگلے شمارے کی ترتیب میں مصروف
ہو گیا۔ اس دوران لنڈا کی فضول خرچیاں برابر میرے ذہن میں انتشار پیدا کرتی رہیں۔
اور شانڈلر کی دھمکی بھی یاد آتی رہی وہ خالی خولی دھمکیاں دینے کا عادی نہیں تھا ان
خیالات نے ذہن کو اتنا پراگندہ کیا کہ کوئی تخلیقی کام کرنا ناممکن ہو گیا چنانچہ میں
سگریٹ سلگا کر دفتر میں چہل قدمی کرنے لگا۔ جین کی ٹائپ کی کھٹا کھٹ برابر سنائی
دیتی رہی ابھی سہ پہر کے سوا چار بجے تھے اور گھر جانے میں دو گھنٹے باقی تھے۔
کھڑکی کے قریب رک کر سگریٹ کے کش لگاتے ہوئے میں باہر کا نظارہ کرنے لگا۔

ہ عقب اور کھڑکی وجہ سے کاروں کی بتیاں روشن کی جا چکی تھیں۔ اچانک بزر کی آواز سن کر میز کے قریب آیا اور ایک سوئچ دبا دیا۔ جین کی آواز آئی "مسٹر مینن مسٹر گارڈی ملنا چاہتا ہے۔"

گارڈی! میرے لئے یہ نام اجنبی تھا۔" کیا کام ہے؟"

قدرے توقف کے بعد جین بولی۔" وہ کہتے ہیں کہ ذاتی اور پرائیویٹ کام ہے۔"

"تین منٹ بعد اسے اندر بھیج دو۔"

ان تین منٹوں میں میں نے ٹیپ ریکارڈ پر ٹیپ چڑھا دی۔ مائک آن کیا اور سگریٹ سلگا کر اپنی میز کے پیچھے جا بیٹھا۔ ٹھیک تین منٹ بعد قدرے پرانا مگر نفاست سے استری کیا ہوا سوٹ پہنے ایک طویل قامت دبلا پتلا شخص دفتر میں وارد ہوا۔ عمر چالیس کے قریب ہوگی۔ سر گنجا، چوڑی پیشانی، پتلی سی ناک، گہرائی میں اتری ہوئی آنکھیں اور باریک لب، مصافحہ کرتے ہوئے وہ بولا۔ "مسٹر مینن، میرا نام جیمس گارڈی ہے۔ تم مجھ سے شناسا نہیں ہو لیکن مجھے تمہارا غائبانہ تعارف حاصل ہے۔"

میں نے اسے بیٹھنے کو کہا۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے جیب سے پیکٹ نکال کر سگریٹ سلگا لیا۔ اس کے انداز و اطوار میں کوئی ایسی بات تھی جو میرے لئے وجہ اضطراب بننے لگی۔ "کہئے کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"میرے پاس چند ایسی اطلاعات ہیں جو ایک دلچسپ ڈاکہ کی بنیاد بن سکتی ہیں" مسکراتے ہوئے اس کے پیلے پیلے دانت دکھائی دے گئے۔ "تمہارا جریدہ دقت اور شہر کی اہم ضرورت ہے۔ میں اس کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا رہا ہوں۔"

"شکریہ۔ وہ اطلاعات کیا ہیں؟"

"پہلے میں اپنا تعارف کرا دوں میں الیٹ لیک کے ویلکم سروس سٹور کا منیجر

ہوں ۔ شاید تم کبھی اس سٹور میں نہیں آئے مگر یہ بتلاتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ تمہاری اہلیہ اکثر آیا کرتی ہے۔" اس کے لب کھلے اور زرد دانت بھر جھلک اٹھے " ایسٹ لیک کی ہر خاتون خریداری کے لئے میرے سٹور میں آیا کرتی ہے

اس سادہ اور ہموار گفتگو کے پس پردہ کوئی رمز ضرور پنہاں تھی ۔ چنانچہ میں نے حوصلہ افزائی کے طور پر سر ہلا دیا ۔

مسٹر مینسن ۔ تمہارا جریدہ بد دیانت لوگوں کے لئے تازیانہ ہے ۔ تمہاری جرأت قابل ستائش ہے ۔" وہ بولا ۔ اور آگے کی طرف جھک کر سگرٹ کی راکھ جھاڑ دی " مسٹر مینسن ۔ میں ان چھوٹی موٹی چوریوں کے متعلق اطلاعات بہم پہنچانے آیا ہوں جو میرے سٹور میں ہوتی رہتی ہیں ۔ اگرچہ یہ چھوٹی موٹی چوریاں ہیں لیکن سال بھر میں تقریباً اسی ہزار ڈالر مالیت کی چیزیں چرائی جا چکی ہیں "

میں اسے گھورنے لگا ۔" تمہارا مطلب ہے کہ ایسٹ لیک میں رہنے والے لوگوں نے اسی ہزار ڈالر مالیت کی اشیاء تمہارے سٹور سے چرائی ہیں ؟ "

اس نے سر ہلایا ۔" ہاں ۔ وجہ معلوم نہیں لیکن کھاتے پیتے لوگ ہی ان چوریوں کے مرتکب ہوتے رہے ہیں ۔ کوئی ملازم دس ڈالر کی چیزیں خریدتے ہوئے دو پیکٹ سگرٹ اڑا لیتا ہے ۔ کوئی امیر خاتون سو ڈالر کی اشیاء خریدتے ہوئے عطر کی قیمتی شیشی پر ہاتھ صاف کر جاتی ہے "

مجھے دلچسپی پیدا ہونے لگی ۔ اگر اس شخص کی باتیں حقیقت پر مبنی تھیں تو میں ایک ایسا دھماکہ خیز آرٹیکل لکھ سکتا تھا کہ خوشی سے شاندار اچھل پڑتا ۔" تمہاری باتوں نے مجھے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے مسٹر کارڈی ۔ تمہارے پاس کوئی ثبوت بھی ہے ؟ "

" ہاں ثبوت کے بغیر میں کبھی یہاں نہ آتا ۔ اگرچہ لاگت بہت آئی مگر سٹور کے ڈائریکٹرز

نے سٹور میں مختلف خفیہ مقامات پر دو ہفتے پہلے کیمرے لگوا دیئے جو سٹور کے کسی بھی حصے کی تصویر کشی کر سکتے ہیں۔ ڈائریکٹروں نے پولیس چیف کے ساتھ بھی مشورہ کیا۔ پولیس چیف نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ اگر تصاویر کی فلم اسے قائل کر سکی۔ تو وہ لیسے چوروں کے خلاف قانونی اقدام کرے گا۔ کش لگاتے ہوئے اس نے کرسی کی لپشت کے ساتھ کمر ٹیک دی۔" مسٹر مینسن۔ جو فلم میرے پاس ہے وہ اتنی واضح اور صاف ہے کہ اسے کیپٹن شلز کے حوالے کرتے ہوئے میں پس و پیش میں پڑ گیا اور یہ مناسب جانا کہ پہلے ان شوہروں سے مشورہ کر لوں جن کی بیویاں میرے سٹور میں آکر خریداری کرتی ہیں۔"

میری ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہو کی ایک تیز لہر دوڑ گئی۔" مسٹر گارڈی۔ میں شاید ٹھیک طرح تمہارا مطلب نہیں سمجھ سکا:"

"مسٹر مینسن۔ ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ تمہارا وقت بھی قیمتی ہے اور میرا بھی" اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر میز پر رکھ دیا۔" اس پر نظر ڈال لو۔ یہ بیس فٹ لمبی فلم میں سے ایک تصویر ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ تصویر کسی کو بھی قائل کر سکتی ہے کہ مسز مینسن چوری کی مرتکب ہوئی ہے۔"

لفافہ اٹھا کر میں نے تصویر نکالی۔ تصویر میں لنڈا بڑی گھبرائی گھبرائی حالت میں چینل ۵ کی ایک بوتل اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ رہی تھی۔ میں بت بنا تصویر کو گھورتا رہا۔ گارڈی آہستگی سے بولا۔" صرف یہی ایک نہیں۔ ایسٹ لیک کی بہت سی خواتین اس حرکت کی مرتکب ہو چکی ہیں۔ فلم میں وہ سب واضح ہیں اور کیپٹن شلز کو قانونی کاروائی کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہو گی۔ یوں ہو سکتا ہے کہ تمہاری خوبصورت بیوی کو جیل جانا پڑ جائے۔"

میں نے ہولے سے تصویر میز پر رکھ دی۔ گارڈی اٹھتے وقت بولا۔" تمہاری دگرگوں حالت کا مجھے احساس ہے مسٹر مینسن۔ اس مسئلے پر خود فکر کرنے اور مسز مینسن کے ساتھ بات چیت

کرنے کے لئے تمہیں وقت درکار ہے۔" یہ معاملہ خوش اسلوبی سے طے کیا جا سکتا ہے اور کیپٹن شلنز کو فلم کا کیسٹ دینے سے پہلے وہ حصہ تلف کیا جا سکتا ہے جس میں تمہاری بیوی چوری کی مرتکب نظر آتی ہے۔ میرا خیال ہے بیس ہزار ڈالر کے عوض فلم کا وہ حصہ تمہیں دے سکتا ہوں۔ تمہاری کامیاب زندگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کوئی بڑی رقم نہیں۔ کل رات رقم لے کر میرے گھر ۱۸۹ - الیسٹ لیک آ جاؤ۔ یہ جگہ تمہارے گھر سے کچھ زیادہ دور نہیں۔" اپنی بد فعلی لگا ہوا سے گھورتے ہوئے وہ آگے کی طرف جھکا۔ "کل رات سٹر مینس۔ اور ہاں رقم نقدی کی صورت میں ہو۔"

وہ چلا گیا اور چوری کا ارتکاب کرتی ہوئی لنڈا کی تصویر کو گھورتے ہوئے میں سوچتا رہا۔ کہ لنڈا کو گرفتار ہونے سے بچانا ہو گا۔ مگر کیونکر؟ — میں اکثر سوچتا رہا تھا کہ کبھی کسی نے مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی تو بلا تامل پولیس سے رجوع کروں گا۔ لیکن اب صورت حال یہ تھی کہ شلنز کی پگڑی اچھالنے کے بعد میرے لئے یہ ناممکن ہو جاتا۔ شلنز گارڈی کی حمایت کرتا اور لنڈا کو جیل بھیجنے کے لئے پورا زور لگا دیتا البتہ . . .

البتہ ایک صورت تھی اور وہ یہ کہ شلنز پر آرٹیکل کی اشاعت رکوا دوں۔ اس کی اشاعت میں آٹھ دس دن رہتے تھے۔ اس آرٹیکل کی جگہ کوئی اور مضمون دینے کے لئے کافی مواد موجود تھا مگر شانڈلر نے اس آرٹیکل کو اوکے کر دیا تھا۔ اور اس کے لئے مجھے دس ہزار ڈالر بطور ریلیز بھی دیئے تھے۔ کیا میں شانڈلر کو قائل کر سکتا تھا کہ شلنز کے خلاف ہمارے الزامات جھوٹے ثابت ہونے کی صورت میں ہمارے خلاف دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔

دستک دینے کے بعد والی منفورڈ اندر آ گیا۔ "سیٹو وقت ہو تو نئے ہائی سکول کی عمارت والے مضمون پر نظر ڈال لو۔"

تنہائی میں سوچنے کی خواہش کے باوجود مجھے کہنا پڑا۔ "ہاں۔ آؤ بیٹھو۔"
والی نے کرسی پر بیٹھ کر کاغذات میز پر پھیلا دیئے۔ میں نے لنڈا کی تصویر اٹھا کر میز کی دراز میں رکھ لی۔ اور ٹیپ ریکارڈر بند کر دیا۔ پھولے پھولے چہرے کا مالک والی چالیس سال کا تھا۔ آنکھیں گوشت کی تہوں میں تقریباً چھپی ہوئی اور جبڑے کسی بلڈاگ کتے کی طرح پھیلے ہوئے۔ رپورٹنگ کے کام میں اس کی صلاحیتیں مسلمہ تھیں۔
ہم نے کچھ دیر سنٹ ہائی سکول کے تعمیراتی ٹھیکے پر بحث مباحثہ کیا۔ سٹی ہال نے نسبتاً کم لاگت کے حق میں ٹھیکوں کو رد کر کے ایک چہیتے ٹھیکیدار کو گراں لاگت پر اس سکول کی تعمیر کا ٹھیکہ دیا تھا۔ والی نے اسی ٹھیکے کے متعلق چند نئی معلومات حاصل کی تھیں۔ میں نے اسے ہدایت کی کہ چہیتے ٹھیکیدار ہمینڈ کے خلاف مزید مواد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ والی شانڈلر کی جاسوسی ایجنسی کا انچارج تھا۔

میری ہدایت لکھنے کے بعد اس نے میری طرف دیکھا۔ "کیا بات ہے سیٹو؟ کیا کچھ بیمار ہو؟"

"نہیں۔ معمولی سا سر درد ہے۔" میں نے جواب دیا اور قدرے تامل کے بعد کہا۔ "سوچ رہا ہوں۔ شلمز کے متعلق آرٹیکل شائع کرنے سے مصیبت میں نہ پڑ جائیں۔ پولیس پیچھے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جائے گی۔"

"ظاہر ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ مگر ہمیں پولیس سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے" والی بولا۔ "علاوہ بریں باس نے بھی منظوری دے دی ہے۔ اگر کوئی افتاد آ پڑی تو باس خود ہی سنبھال لے گا۔ اور کچھ ہو نہ ہو۔ اس سور زادے شلمز کے دانت ضرور کھٹے ہو جائیں گے۔"
کچھ دیر مزید اسی قسم کی گفتگو کے بعد والی اپنے کاغذات سمیٹ کر چلا گیا۔ میں نے ٹیپ کا کیسیٹ اتار کر جیب میں ڈالا اور تصویر بریف کیس میں رکھ کر جین کے کمرے میں گیا۔ "کچھ

سردی کی شکایت محسوس کر رہا ہوں۔ اس لئے گھر جا رہا ہوں۔ کوئی ضروری بات ہو تو والی کو بلوا لینا۔"

جین نے فکرمندی سے میری طرف دیکھا۔ "گھر میں اسپرو ہو گی۔"

"ہاں۔ فکر نہ کرو۔ کل تک ٹھیک ہو جاؤں گا۔"

راستے میں والی کا دروازہ کھلا پا کر اسے بھی اطلاع دی۔ "میں چھٹی کر رہا ہوں کام سنبھال لینا۔"

"تم فکر نہ کرو۔ جا کر آرام کرو۔" اس نے کہا۔

کچھ سوچ کر چند منٹ کے بعد میں نے آخر پوچھ ہی لیا۔ "کیا تمہاری بیوی شرلی ویلکم سٹور میں خریداری کرنے جاتی ہے؟"

"اوہ نہیں۔ وہ سٹور تو چوروں کا گڑھ ہے۔ وہاں ہر چیز باقی دکانوں کی نسبت پندرہ فیصد مہنگی ملتی ہے۔ اس سٹور کی دھاندلیوں پر بڑا مزیدار آرٹیکل لکھا جا سکتا ہے۔"

"سوچیں گے۔ اچھا کل ملوں گا۔" میں نے جواب دیا۔

دفتر سے نکل کر میں اپنی کار میں جا بیٹھا اور انجن سٹارٹ کرنے کے بعد ونڈ سکرین کو گھورتے ہوئے سوچنے لگا کیا کرنا چاہیئے؟ کل رات تک میں ہزار ڈالر ادا نہ کئے تو فلم پولیس کے پاس پہنچ جائے گی۔ اور پھر لنڈا کی گرفتاری۔ لنڈا کی گرفتاری کی خبر میڈیسن میں پھیلائے گی اور بڑی بڑی سرخیاں قائم کی جائیں گی۔ ہمسایوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو جائیں گی اور شاید لیرو فوراً جواب دے دے گا۔

آخر یہ الجھن کیسے سلجھائی جائے گی۔ اگرچہ اوور ڈرافٹ کلیر ہو چکا تھا مگر بینک سے بیس ہزار ڈالر قرض ملنے کا خیال ایک سہانا خواب تھا۔ کسی معقول بہانے پر زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار ڈالر قرض مل سکتے تھے۔ مگر باقی رقم کہاں سے آئے گی؟

انہی پریشان کن خیالات میں غلطاں و پیچاں میں نے گیر شفٹ کو حرکت دی اور گھر کی طرف چل دیا۔

حسب توقع لنڈا گھر پر نہیں تھی۔ گیراج کا دروازہ کھلا پڑا تھا اور آسٹن کوپر گاڑی موجود نہ تھی۔ اپنی گاڑی گیراج میں بند کرتے وقت میں نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ چھ بج چکے تھے۔
سٹڈی میں اپنے ٹیپ ریکارڈ پر کیسیٹ چڑھانے اور لنڈا کے ڈریسنگ روم میں گیا عطر کی بوتل چینل ۵ چند منٹ کی تلاش کے بعد ہی مل گئی۔ میک اپ کیبنٹ میں بھی طرح طرح کی خوبصورت بوتلیں موجود تھیں۔ پتہ نہیں ان میں سے کتنی چوری کی تھیں۔
شراب کی طلب شدت سے محسوس کرتے ہوئے میں کچن میں چلا گیا۔ کچن کی حالت لنڈا کے پھوہڑپن کا آئینہ تھی۔ یہاں وہاں گندے برتن بکھرے پڑے تھے۔ مجھے یاد آیا کسی نے کل آنا تھا اور لنڈا نے ہر کام اس پر چھوڑ رکھا تھا۔ کچن میں سے برف لے کر دوبارہ سٹڈی میں آ گیا اور شراب کا ایک گلاس تیار کر کے اپنی میز کے پیچھے جا بیٹھا۔ خیالات نے پھر یلغار کر دی۔ شاندار مستقبل محض اس لئے تباہ ہوتا نظر آ رہا تھا کہ میری لالچی اور حریص بیوی چوری کے جرم کی مرتکب ہوئی تھی۔
لنڈا کے متعلق سوچتے سوچتے میرا ذہن جیس گارڈی کے متعلق سوچنے لگا۔ اس کی باتوں سے ظاہر تھا کہ میرے دوسرے ہمسایوں کی بیویاں بھی سٹور میں سے چیزیں چراتی رہی تھیں۔ بعید نہ تھا کہ گارڈی انہیں بھی بلیک میل کر رہا ہو۔ جان پہچان کے ہمسائے ایک ایک کر کے میری چشم تصور کے سامنے ابھر گئے۔ مچلنر۔ لیٹی مرز۔ تھیسنز۔ کلمائے۔ کمبلڈن۔ کافی طویل فہرست تھی۔ یہ ہمسائے مجھ سے کہیں زیادہ دولت مند تھے اور ان کی بیویاں کافی فضول خرچ اور فیشن کی دلدادہ تھیں مگر ان میں سے شاید کوئی بھی لنڈا کی ہمسری کا دعویٰ

نہ کہہ سکتی تھی۔ بلکہ کیا پتہ یہ بھی چوری کی مرتکب ہوئی ہوں اور گارڈی ان میں سے ہر ایک کے شوہر سے ملا ہو۔

ان خیالات نے مجھے اتنا مشتعل کیا کہ میں نے فون کا ریسیور اٹھا کر ہرمن ڈیبر کو فون کر دیا۔

ہرمن ڈیبر بھی شا ندلر کی ایک جاسوسی تحقیقاتی ایجنسی کا سربراہ تھا۔ یہ شخص پولیس میں لیفٹیننٹ رہ چکا تھا اور ترقی کے مواقع نہ پاکر استعفےٰ دینے کے بعد اس نے ڈی ٹیکٹو ایجنسی سنبھال بیٹھا تھا۔ پولیس میں وہ کافی مقبول رہا تھا۔ چنانچہ جلد ہی پانچ اور پولیس افسر استعفےٰ دے کر اس کی ایجنسی میں شامل ہو گئے۔ یہ ایجنسی اب شا ندلر کے زیر سایہ "صدائے عوام" کے لئے بڑی سرگرمی سے کام کر رہی تھی۔ ذاتی طور پر یہ شخص مجھے ناپسند تھا۔ لیکن اس کا کام ہمیشہ بے داغ ہوتا تھا۔

فون پر اس کی آواز سن کر میں نے کہا۔ "ہرمن میں سیٹو بول رہا ہوں ایک کام سونپ رہا ہوں تمہیں۔"

"کیا کام ہے؟ خیال ہے تمہاری آواز ٹیپ ہو رہی ہے۔"

تو یہ تھا ڈیبر۔ مستعد اور چالاک ڈیبر۔ کوئی کام بھی بے ضابطہ طور پر لینے کو وہ ہرگز آمادہ نہ ہوتا۔ میں نے کہا۔ "یہاں کے ونیکم سٹورز کا مالک جیس گارڈی ہے۔ اس کے متعلق ساری تفاصیل درکار ہیں۔"

"مل جائیں گی۔ میں نے اس کی فائل پہلے سے کھول رکھی ہے جیسے اپ ڈیٹ کرنا ہوگا کل دوپہر تک اس کے متعلق فائل تمہاری میز پر ہوگی۔"

"دس بجے صبح تک پہنچا دینا۔" میں نے کہا۔ اور ریسیور رکھ دیا۔

ابھی چھ بجکر بیس منٹ ہوئے تھے۔ ایک ہلکی سی امید کے تحت میں نے فون بک میں سے

اپنے بنک منیجر ارنی سے ہیوکا نمبر دیکھ کر ریسیور اٹھالیا اور اس کی آواز سن کر کہا۔ "ارنی ایک اشد ضرورت کے تحت فون کر رہا ہوں۔ لنڈا کی والدہ کا آپریشن کرانا ہے۔ کیا مجھے پندرہ ہزار ڈالر مل سکیں گے؟"

معمولی سے وقفے کے بعد وہ بولا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ یہ رقم تم بنک سے قرض۔۔۔"

"ہاں ہاں میرا یہی مطلب ہے" میں تلخی سے بولا۔ "چاہو تو ضمانت کے طور پر گھر کے کاغذات رکھ لینا۔"

اب ایک طویل وقفہ حائل ہوا۔ "میرا خیال ہے کل بات کریں تو بہتر ہوگا۔ صبح سوا نو بجے میرے دفتر آجانا۔"

"کچھ امید دلا سکتے ہو؟"

"کافی بڑی رقم ہے۔ بہرحال کل بات کریں گے۔ لنڈا کی والدہ کی بیماری پر اظہار افسوس کرتا ہوں۔"

"شکریہ" میں نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

باہر آہستگی کے ساتھ کار کے گیراج میں بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ ڈیک لائٹ جلانے کے بعد میں نے جام ختم کیا اور لنڈا کا انتظار کرنے لگا۔

چند لمحوں بعد بیرونی صدر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ پھر لنڈا مجھے پکارے بغیر بالائی منزل پر چلی گئی۔ اور چھت پر سے اس کے چلنے پھرنے کی آوازیں میرے سر میں دھمک پیدا کرنے لگیں۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ فون میری بغل میں پڑا تھا مگر میں نے ریسیور اٹھانے کی زحمت نہ کی۔ ایک دو لمحوں بعد لنڈا نے پکار کر کہا۔ "سیٹو فرینک کا فون ہے اس سے بات کرلو۔"

میں نے ریسیور اٹھالیا۔ فرینک بولا۔ "ہائی سیٹو۔ بیس منٹ میں آسکتے ہو؟ سوزی، میرل اور میبل بھی آرہے ہیں۔ گرما گرم پارٹی ہوگی۔"

"آج رات نہیں فرینک۔ میری طبیعت کچھ خراب ہے۔" میں نے کہا اور لنڈا کی طرف دیکھا جو سٹڈی کے دروازے پر آکھڑی ہوئی تھی۔

"طبیعت خراب ہے؟" وہ بولی۔ "کیا کہہ رہے ہو! گھر میں کھانے کو کچھ نہیں۔ فرینک کو فون کرو اور کہو کہ تم نے ارادہ بدل دیا ہے اور ہم آرہے ہیں۔"

میں نے ریسیور رکھ دیا ہوا تھا۔ "ایک وقت کا فاقہ ہمیں مار نہیں ڈالے گا۔ بیٹھ جاؤ تم سے ایک ضروری بات کرنا ہے۔"

"تم جاؤ نہ جاؤ۔ میں تو جاؤں گی۔" یہ کہہ کر وہ میز کے قریب آئی اور ریسیور اٹھا لیا۔ اتنے میں میں نے میز کی دراز میں سے جینیں مدہ کی بوتل نکال لی تھی۔ میں نے یہ بوتل اس کے سامنے میز پر ڈال دی۔

۲

ازدواجی زندگی کے وہ لمحات بڑے کرب انگیز ہوتے ہیں جب شوہر یا بیوی اپنے شریک حیات کی طرف دیکھتے ہوئے یہ محسوس کرے کہ اسے اپنے شریک حیات سے محبت نہیں رہی اور سالہا سال کی رفاقت کے لمحات جل کر راکھ ہو چکے ہیں۔

میرے لئے بھی یہ لمحات بڑے روح فرسا تھے جینیں مدہ کی بوتل کو گھورتے ہوئے مبہوت حالت میں لنڈا نے ریسیور کریڈل میں رکھ دیا۔ اس کا منہ بھینچ کر ایک لکیر سا بن گیا

اور زندگی میں پہلی مرتبہ مجھے احساس ہوا کہ وہ اتنی خوبصورت نہیں جتنا خوبصورت میں اسے تصور کرتا رہا ہوں۔ یوں گمان ہوا جیسے بتی اچانک بجھ جائے اور ہر طرف اندھیرا پھیل جائے۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے میں انتظار کرتا رہا۔ کسی قدر تن کر اس نے لبوں پر زبان پھیری اور رکتے رکتے بولی۔ "یہ میری خوشبو کی بوتل کا یہاں کیا کام؟"

"بیٹھ جاؤ لنڈا۔ تم نے مجھے مصیبت میں ڈال دیا ہے۔"

"پتہ نہیں کیا باتیں کر رہے ہو؟" وہ اپنے آپ پر قابو پانے کے بعد چہرے پر معمول کی اکتاہٹ اور بیزاری طاری کر چکی تھی: "فرینک کو فون کر کے کہو کہ ہم آ رہے ہیں۔"

"جیس گارڈی کا نام تمہارے لئے کوئی اہمیت رکھتا ہے؟" میں نے گھمبیر اور سنجیدہ آواز میں سوال کیا۔

"نہیں۔ یہ تمہیں آج کیا ہو گیا ہے؟ دیکھو اگر جانا۔۔۔"

"گارڈی ویلکم سیلف سروس سٹور کا مینجر ہے۔ آج سہ پہر وہ میرے پاس آیا تھا اس کے ساتھ جو گفتگو ہوئی وہ میں نے ٹیپ کر لی تھی۔ وہی ٹیپ اب تمہیں سنوانا چاہتا ہوں۔"

بے جان سی ہو کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ "مگر مجھے وہ گفتگو سنوانے کی کیا ضرورت ہے؟"

اس نے کہا مگر آواز خود اعتمادی سے محروم تھی۔ اس کی آنکھیں ریکارڈ پر مرکوز ہو چکی تھیں اور مٹھیاں بھنچ گئی تھیں۔

میں نے پلے بیک کا بٹن دبا دیا اور ریکارڈر وہ گفتگو اگلنے لگا جو میرے اور جیس گارڈی کے درمیان ہوئی تھی۔ جب تصویر کا ذکر ہونے لگا۔ تو میں نے دراز میں سے تصویر نکال کر سامنے رکھ دی۔ تصویر پر نظر ڈالتے ہی اس کا چہرہ ستا گیا اور وہ پانچ سال بوڑھی دکھائی دینے لگی۔

گفتگو ختم ہونے پر میں نے بٹن دبا کر ریکارڈر بند کیا اور اس کی طرف دیکھا۔ کافی دیر توقف کے بعد آخر وہ بولی۔ "خوشبو کی ایک بوتل نے کیا خواہ مخواہ کا جھگڑا کھڑا کر دیا ہے۔ بہر حال اسے رقم دیدو۔" وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ "یہ میری حماقت تھی مگر سبھی ایسا کرتی ہیں تو پھر میں کیوں پیچھے رہتی۔"

وہ دروازے کی طرف قدم بڑھانے لگی اور غصے سے میرا تن بدن سلگنے لگا۔ میں اچھل کر اٹھا اور دروازے کے قریب اس کی کلائی پکڑ کر دو تین تھپڑ رسید کر دیئے۔ وہ لڑکھڑا کر دیوار سے ٹکراتی ہوئی گھٹنوں کے بل گر گئی۔ میں نے جھٹکے دے کر اسے اٹھایا اور کرسی کی طرف دھکیل دیا۔ اس کی آنکھوں سے نفرت اور حقارت کی چنگاریاں برسنے لگیں اور کپکپاتے لبوں سے وہ چیخی۔ "حرامزادے۔"

"اور تمہارے متعلق کیا کہوں؟ - چڑیل۔"

"تم نے مجھے زدوکوب کیا ہے۔ میں تمہیں طلاق دے دوں گی۔" وہ چیختے ہوئے بولی۔ "وحشی جانور۔ عورت پر ہاتھ اٹھاتے تمہیں شرم نہ آئی۔ تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔"

میں کرسی پر جا بیٹھا اور اس کی ہذیانی کیفیت کا تماشا دیکھنے لگا۔ اس کے رخسار جل اٹھے تھے اور آنکھوں کے قریب سوجن ہو رہی تھی۔ کچھ دیر تک بکنے جھکنے کے بعد وہ بے اختیار ہو کر سسکیاں بھرنے لگی رو دھو کر دل کی بھڑاس نکال چکی تو کرسی سے اٹھ کر میرے سامنے آ بیٹھی اور اپنا منہ میری چھاتی میں دفن کرنے کے بعد بازو میری کمر کے گرد حمائل کر دیئے۔

"مجھے گرفتار نہ ہونے دینا سیٹو۔ مجھے جیل سے بچا لو۔"

مجھے اس پر ترس آ رہا تھا مگر اور کچھ نہیں۔ محبت کے سارے سوتے خشک ہو چکے تھے۔

"اپنا حالت سنبھالو لنڈا اٹھو۔ وہاں بیٹھ جاؤ۔ کوئی حل سوچیں۔"

اس نے اپنا اشک آلود اور تھپیڑوں کی وجہ سے سرخ چہرہ اوپر اٹھایا۔ "تم مجھ سے نفرت کرتے ہو؟ ہے نا؟ میرا خیال ہے میں اسی قابل ہوں۔ مگر سیٹھ مجھے اس مصیبت سے بچالو اور میں تمہیں ایک اچھی بیوی بن کر دکھا دوں گی اور۔۔۔۔"

"خاموش ہو جاؤ۔ ایسا کوئی وعدہ نہ کرو۔ جس پر بعد میں تمہیں پشیمانی ہو۔ وہاں بیٹھ جاؤ میں تمہارے لئے ڈرنک لاتا ہوں"

"اُف میرے خدا۔ تم کتنے سنگدل ہو کہ۔۔۔"

اسے کرسی پر بٹھا کر میں شرابوں کی الماری کے پاس گیا اور وہسکی کے دو تیز جام تیار کئے۔ جام لئے اس کی طرف بڑھنے کو تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ جام میز پر رکھ کر میں نے ریسیور اٹھالیا۔

"لنڈا ہے؟" ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

"اسے فلو ہو گیا ہے اور وہ بستر پر سو رہی ہے کون بول رہا ہے؟"

"اوہ۔۔۔ میں لوسیلی ہوں۔ لنڈا کی بیماری کا سن کر بڑا افسوس ہوا۔ میری ضرورت ہو تو آجاؤں۔ شوربہ بڑا اچھا تیار کر سکتی ہوں۔"

لوسیلی یا درسٹرک کے آخر میں ایک بنگلے میں رہتی تھی۔ لمبے قد کی یہ ادھیڑ عمر عورت لنڈا کی سہیلی تھی اور اکثر امیر عورتوں کی مصاحبت میں رہا کرتی تھی۔ میں بولا۔ "شکریہ لوسیلی فی الحال اسپرو کھا کر وہ سو رہی ہے تم زحمت نہ کرو۔ میں سنبھال لوں گا۔"

ریسیور رکھ کر میز کے پاس گیا۔ لنڈا کانپتے ہوئے اپنا جام ختم کرنے کو تھی اس کی آنکھیں اب بھی بھیگی ہوئی تھیں۔ چسکی لگانے کے بعد لرزیدہ آواز میں بولی "اوہ خدا! کیا کریں؟ کیا تم اس حرامزادے کو رقم دے سکتے ہو؟"

بیٹھنے کے بعد سگرٹ سلگاتے ہوئے میں نے کہا۔ "یہ بلیک میل ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے

رقم دے دی جائے؟"

"رقم نہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ مجھے جیل بھجوا سکتا ہے۔"

"کیا جیل سے اتنا ہی ڈرتی ہو؟" میں نے اس کی طرف دیکھا۔ "تم چوری کی مرتکب ہوئی ہو۔ پہلے سوچنا تھا۔"

"تم مجھے خوفزدہ کئے دے رہے ہو۔ تمہیں واقعی مجھ سے نفرت ہے۔ میں جانتی ہوں تم اپنی اس کینیا سیکرٹری کے ساتھ پھنسے ہوئے ہو۔ میں سب کچھ جانتی ہوں۔ تم دونوں دفتر میں رنگ رلیاں مناتے رہتے ہو۔"

میں آگے کی طرف جھکا۔ "کیا پھر مار کھانے کا ارادہ ہے۔"

"اب مجھے ہاتھ لگایا تو پولیس بلوالوں گی۔"

میں ہر شے سے بیزاری اور اکتاہٹ محسوس کرنے لگا۔ "جاؤ لنڈا۔ مجھے تنہائی میں کوئی حل سوچنے دو۔"

وہ پھر سسکیاں بھرنے لگی۔ "جیل جانا بڑی بے عزتی کی بات ہے۔ جین کے متعلق میرا کہا سنا معاف کروا اور میری مدد کرو۔ پتہ نہیں میں نے یہ چوری کیوں کی۔ سبھی کچھ نہ کچھ چراتی رہتی ہیں۔"

اب گھر میں ٹکنا میرے لئے محال ہو گیا چنانچہ میں اٹھا اور اس کے پکارنے کے باوجود گھر سے نکل کر گاڑی میں جا بیٹھا اور نہ جانے کتنی دیر تک آوارہ گردی کرتا رہا۔

سٹی ہال کا گھڑیال سات بجا رہا تھا جب میں اپنی واحد پناہ گاہ اپنے دفتر پہنچا۔ نائٹ مین جولئے سال نے بھی سلام دعا کے بعد پوچھا۔ "رات گئے دیر تک کام کرنے کا ارادہ ہے مسٹر مینسن؟"

خیالات میں جا بسنے کہ میں ایلیویٹر پر سوار ہو کر دفتر جا پہنچا۔ ٹائپ رائٹر کی ٹک ٹک میں کر خیال آیا کہ وہ اپنی میز صاف کر کے جانے کی عادی ہے۔ اس خیال کے ساتھ ہی جینی کی عظمت کا احساس ہونے لگا۔ اگر وہ میرے ساتھ نہ ہوتی تو شاید "صدائے عوام اتنی شاندار کامیابی سے کبھی ہمکنار نہ ہو پاتا۔"

اپنے دفتر کی بتی جلا کر اس کے کمرے کی طرف گیا۔ وہ ٹائپ رائٹر پر جھکی ہوئی تھی اور اس کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر تھرک رہی تھیں۔ میں نے کہا۔ "کام ختم ہو گیا؟"

"بس ختم ہونے کو ہے واپس کیوں آ گئے؟"

"ایک فیچر کے متعلق سوچ بچار کرنے آیا ہوں۔" میں نے اس کی طرف دیکھا اور پہلی بار احساس ہوا کہ میری سیکرٹری بے حد دلکش شخصیت کی حامل ہے۔

سرو قامت اور چمکتی ہوئی ذہین آنکھوں کی مالک جینی کی چھاتیاں مدور اور ہاتھ بے حد نفیس تھے۔ ریشمی زلفیں کندھوں پر جھول رہی تھیں اور صراحی دار گردن بڑی پیاری لگ رہی تھی۔

"کیا بات ہے؟" وہ بولی۔ "کیا کوئی الجھن درپیش ہے؟"

اچانک احساس ہوا کہ اسے رازداں بنا سکتا ہوں۔ میں دروازہ بند کر کے اس کے قریب کرسی پر جا بیٹھا اور اپنے ہاتھوں کو گھورتے ہوئے بولا۔ "کچھ دیر پہلے لنڈا نے مجھے ہمارا طعنہ دیا ہے۔"

"وہ کیوں؟" وہ بڑی متانت سے بولی۔

"بس جھگڑا ہو گیا اور وہ الزام دینے لگی۔"

"اوہ۔ میں کیا مدد کر سکتی ہوں؟" اس کی آنکھوں سے خلوص اور دردمندی ظاہر ہو رہی تھی

"کچھ اور باتیں بھی ہیں جینی۔ میں ایک ایسی مشکل میں پھنس چکا ہوں جس کے متعلق کچھ بتا نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں چند پردہ نشینوں کے نام آتے ہیں۔ میرا خیال ہے تم اب چھٹی کر دو۔

میں سکون کے ساتھ سوچنا چاہتا ہوں اور تا پسندیدہ ٹیٹرکی لمحے تک میرے سوچنے میں حارج ہوگی"

"کچھ کھایا پیا بھی ہے؟" اس نے کاغذ سمیٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ گاڈ۔ کچھ کھانے پینے کا تو ہوش ہی نہیں رہا۔

"تو پہلے میرے ساتھ چل کر کچھ کھا پی لو۔ پھر آکر اطمینان سے سوچ بچار کرتے رہنا مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے۔"

تجویز بڑی معقول تھی چنانچہ میں نے آمادگی ظاہر کردی۔ شادی کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ لنڈا کے علاوہ کسی اور عورت کے ساتھ کھانے کے لئے باہر جا رہا تھا۔ جین کی رفاقت ان لمحات میں نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھی۔

دفتر سے نکل کر جین کے کہنے پر ہم اس کی گاڑی پورش میں جا بیٹھے۔ یہ گاڑی شاذلی نے اسے اس وقت تحفے کے طور پر دی تھی جب جین کی خدمات میری طرف منتقل کی گئی تھیں دس منٹ میں مناسب جگہ گاڑی کھڑی کرکے ہم چھوٹے سے نفیس ریسٹورنٹ لونگی میں جا بیٹھے کھانے کے لئے آرڈر دینے کے بعد جین نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور کسی تمہید کے بغیر بولی: تمہاری الجھن کارڈی سے تعلق رکھتی ہے۔ ہے نا؟"

ہچکچاتے ہوئے میں نے اثبات کی صورت سر کو جنبش دی۔

"بلیک میل؟" اس نے پوچھا۔

"تم نے کیسے اندازہ لگایا!"

"یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل نہ تھا۔ والی کارڈی کے متعلق تفتیش کرتا رہا ہے۔ جب کارڈی تم سے ملنے آیا تو مجھے یقین ہو گیا۔"

"والی تفتیش کرتا رہا ہے؟" میں نے بوکھلا کر پوچھا۔ "کیا اسے لنڈا کے متعلق معلوم ہو چکا ہے؟"

"نہیں۔ اگر اسے پتہ چل گیا ہوتا تو وہ سیدھا تمہارے پاس آتا۔ والی تمہارا بڑا مداح ہے سیٹو۔ اسے کچھ نام ملے ہیں اور وہ تحقیقات کر رہا ہے۔ ان ناموں میں تمہاری خادمہ سسی بھی شامل ہے۔"

میں نے رومال نکال کر اپنے پسینہ آلود ہاتھ پونچھے، "خادماؤں کے سوا کوئی اور نام یاد ہو؟"

"ہاں۔ سیلی لیٹی مر۔ میبل کریڈن۔ لوسیلی بادر۔"

برف کے قتلوں میں لگی ہوئی مچھلی آگئی۔ ویٹر کے جانے کے بعد میں نے پوچھا۔ "والی کو ان ناموں کا کیسے پتہ چلا؟"

"خدا ہی جانے۔ میں نے اس کی رپورٹ ٹائپ کی تھی۔ کچھ اور نام بھی تھے جو اب یاد نہیں رہے۔"

"تمہیں یقین ہے کہ اس فہرست میں لنڈا کا نام نہیں تھا!"

"ہاں مجھے یقین ہے کہ لنڈا کا نام نہیں تھا۔"

"سٹور سے متعلق تفتیش کرنے کا خیال والی نے ظاہر کیا تھا۔ مگر یہ نہ بتایا کہ وہ اس کام کا آغاز کر چکا ہے۔"

"والی کی عادت تمہیں معلوم ہی ہے۔ وہ اچانک انکشاف کر کے دھماکہ کرنے کا عادی ہے۔ میرا خیال ہے وہ مکمل ثبوت تمہارے سامنے رکھ کر حیران کرنا چاہتا ہوگا۔"

جین کی یہ بات قابل قبول تھی۔ والی نے کیپٹن شلنز کے متعلق بھی سارا مواد اکٹھا کرنے کے بعد رپورٹ اچانک سامنے رکھ کر مجھے ورطہ حیرت میں ڈال دیا تھا۔ مچھلی کا قتلہ منہ میں ڈالتے ہوئے میں نے کہا۔ "لنڈا نے عطر کی ایک بوتل چرائی اور اس کی تصویر اتار لی گئی۔ اب گارڈی بیس ہزار ڈالر طلب کر رہا ہے۔"

جین نے ایک تیز سانس لی۔ "اور اتنی رقم تمہارے پاس نہیں۔" جین کو میرے مالی حالات اس لئے معلوم تھے کہ میرے پرسنل چیک اس کے ہاتھوں میں سے گزرتے تھے۔

"ہاں اتنی رقم ادا کرنا میری استطاعت سے باہر ہے۔ میں نے ویبر سے کہا ہے کہ گارڈی کا پس منظر معلوم کرے۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی مفید مطلب بات معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائے اب یہی واحد اُمید ہے گارڈی کی کوئی کمزور رگ ہاتھ آگئی تو اس کی بلیک میلنگ کا جواب بلیک میلنگ سے دے سکوں گا۔"

"ویبر سے محتاط رہنا چاہیئے تمہیں۔ وہ مسٹر شانڈلر کی ناک کا بال ہے،" جین نے مشورہ دیا۔

"ٹھیک کہتی ہو۔ میں والی سے معلوم کرنے کی کوشش کروں گا کہ اسے ناموں کا کیسے پتہ چلا؟ یہ بہت ضروری ہے۔"

"لیکن سیٹو۔ والی کا تمہیں پتہ ہی ہے۔ اپنی اطلاعات کا منبع وہ کبھی نہیں بتایا کرتا اس سے کچھ نہ معلوم کر پاؤ گے؟"

"کوشش کر دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ تم ذرا فون کر کے معلوم کرو کہ وہ گھر پر ہے یا نہیں" جین کھانا ختم کر چکی تھی چنانچہ اٹھی اور فون بوتھ کی سمت چلی گئی۔ تین منٹ بعد واپس آ کر بولی۔ "تھوڑی ہی دیر پہلے وہ گھر سے چلا گیا ہے۔ شرلی کہتی ہے کہ مسٹر شانڈلر کے پاس گیا ہے اور گھنٹہ بھر میں واپس آجائے گا۔"

"کیا اس نے اس معاملے کے متعلق مسٹر شانڈلر کو بتایا ہوگا! تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میرا خیال ہے اس نے مسٹر شانڈلر کو نہیں بتایا ہوگا" جین متفکر ہو کر بولی۔ "سیٹو والی کی سرگرمیوں کا حال تم سے کہہ کر میں نے اس کے اعتماد کو دھوکہ دیا ہے اس نے مجھ پہ اعتماد کر کے نوٹس ٹائپ کرنے کے لئے دیئے تھے۔"

"اوہ فکر نہ کرو۔ میں اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا۔ تب تمہارے ضمیر پر کوئی بوجھ نہ رہے گا۔"

"ناکام ہو گئے۔ کھانا تو ختم کرو۔"

"بس طبیعت سیر ہو گئی۔" میں نے کہا اور مجھے لنڈا کا خیال آ گیا۔ جسے گھر پہ چھوڑ کا چھوڑ آیا تھا اور گھر پہ کھانے کے لئے کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ میں اٹھا۔" ایک جگہ فون کر لوں"

فون بوتھ میں جا کر میں نے گھر کا نمبر ڈائل کیا کافی دیر بعد ایک عورت کی آواز آئی۔

"مسز مینن کی طبیعت ناساز ہے اور مسٹر مینن باہر گئے ہوئے ہیں۔ کون بول رہا ہے۔"

یہ لوسیلی باورچی کی پھنسی پھنسی آواز تھی۔ میں نے جواب دیئے بغیر ریسیور رکھ دیا۔ گویا لنڈا نے اپنی ساتھی چور کو بلوانے میں دیر نہ کی تھی۔

منہ لٹکائے ہوئے میں واپس آیا۔ جین بولی۔" تم تو یوں فکرمند ہو رہے ہو جیسے آسمان ٹوٹ پڑا ہو۔"

"کاش میں تم جیسی ہمت اور حوصلے کا مالک ہوتا۔ تم ایک مکمل اور بھرپور عورت ہو" میں نے کہا اور وہ مسکرا دی۔

چالیس منٹ بعد ہم ریسٹورنٹ سے روانہ ہوئے اور جین نے مجھے دفتر کے سامنے اتار دیا۔ اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں نے کہا۔" بہت بہت شکریہ جین۔ تمہاری رفاقت نے آج بڑا سکون عطا کیا۔

ایک لمحہ تک میری طرف دیکھنے کے بعد وہ مسکرائی اور پھر گاڑی اسٹارٹ کر کے چل دی۔ چند لمحوں تک میں کھڑا سوچتا رہا پھر فیصلہ کیا کہ والی سے دو بدو بات کرنی چاہیئے۔ اسی فیصلے کے تحت دفتر کی بجائے اپنی گاڑی کی طرف چل دیا۔

تھوڑی دیر میں میں والی کے شاندار اور نفیس بنگلے کے سامنے پہنچ چکا تھا گھر بنگلہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا گھڑی میں وقت دیکھا۔ ابھی نو بجے تھے۔ میں کار سے اترا اور بیرونی گیٹ کھول کر اندرونی صدر دروازے کی گھنٹی پر انگلی رکھ دی۔۔ اندر کہیں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی

رہی مگر دروازہ کھولنے کوئی نہ آیا۔ معاً ایک آواز سنائی دی۔ "اندر کوئی نہیں؟"

میں نے مڑ کر دیکھا۔ گیٹ کے قریب ایک معمر شخص کتے کی زنجیر تھامے کھڑا تھا۔ وہ بولا
"والی منفورڈ کے ساتھ حادثہ پیش آگیا ہے۔ تم اس کے کوئی دوست ہو؟"

میں واپس گیٹ کے پاس پہنچ گیا۔ "میرا نام سیٹو مینن ہے۔ کیا حادثہ پیش آیا ہے اسے؟"

"مسٹر مینن میں تمہارا جریدہ پڑھتا رہا ہوں۔ بہت خوب لکھتے ہو۔ بیچارہ
والی... اسے زخمی کر دیا گیا ہے اور وہ اسپتال میں ہے۔"

میری ریڑھ کی ہڈی میں برفانی لہر سرا گئی۔ "کیا وہ شدید زخمی ہو؟"

"ہاں۔ پولیس مسز منفورڈ کے ساتھ اسے ہسپتال لے گئی ہے۔ میں اس کا
ہمسایہ ہوں۔"

"کونسے ہسپتال لے جایا گیا ہے اسے؟"

"ناردرن۔"

"کیا میں تمہارا فون استعمال کر سکتا ہوں؟"

"ضرور مسٹر مینن۔ یہ ساتھ میں میرا بنگلہ ہے۔"

دو منٹ بعد میں فون پر جینی سے کہہ رہا تھا۔ "والی کو زخمی کر دیا گیا ہے جینی۔ اس وقت
وہ ناردرن ہسپتال میں ہے۔ جلد پہنچو۔ شرلی کو مدد کی ضرورت ہوگی۔"

"میں ابھی پہنچ رہی ہوں۔" اس نے کہا اور فون بند کر دیا۔

ہم دونوں ایک ہی وقت میں ہسپتال پہنچے۔ جینی نے میری نسبت زائد فاصلہ طے
کیا تھا گویا وہ تیز رفتاری سے گاڑی چلاتی آئی تھی۔ پورٹیکو سے اترتے وقت اس نے پوچھا
کیا اس کی حالت بہت خراب ہے؟"

"پتہ نہیں۔ چل کر معلوم کر لیتے ہیں۔"

خوش بختی سے اس رات ڈاکٹر ہنری سیٹن سٹیڈ ایمرجنسی وارڈ میں ڈیوٹی پر تھا وہ میرا بہترین دوست تھا اور ہم اکٹھے گالف کھیلا کرتے تھے۔ اس نے بتایا کہ والی کی حالت سنگین ہے۔ جبڑا ٹوٹ چکا ہے، چار پسلیاں توڑ دی گئی ہیں اور سر پر تین شدید ضربوں کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہے۔ شاید دماغ بھی متاثر ہوا ہو۔ پھر ایک کمرے کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہوئے وہ بولا۔ "اس کی بیوی ہمارے لئے الجھن کا باعث بن رہی ہے اسے کسی طرح گھر لے جاؤ۔"

میں نے جین کی طرف دیکھا اور وہ سر ہلا کر ڈاکٹر کے بتائے ہوئے کمرے کی طرف چلی گئی۔ میں اور ڈاکٹر والی مظلوم کے کمرے میں گئے۔ بے چارہ پٹیوں میں بندھا پڑا تھا۔ میں نے پوچھا۔ "بچ تو رہے گا نا؟"

"ہاں۔ لیکن چند دن کافی تکلیف رہے گی۔ ہو سکتا ہے ایک آنکھ ضائع ہو جائے اور چار یا پانچ دن سے پہلے ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں۔"

ہم باہر نکلے تو جین اور شرلی دکھائی دیں۔ شرلی ہولے ہولے کانپتے ہوئے سسکیاں بھر رہی تھی۔ میں آگے بڑھا۔ "شرلی ڈیئر۔ مجھے اس حادثے پر بے حد افسوس ...."

"لعنت ہو تم پر اور تمہارے رسالے پر۔ میں نے والی کو خبردار کیا تھا مگر اس نے میری ایک نہ سنی...." جین کے ساتھ لپٹ کر وہ پھر سسکیاں بھرنے لگی اور جین اسے تھپکیاں دیتی ہوئی لے گئی۔

میں بھی ڈاکٹر سے رخصت ہو کر چل دیا۔ ڈاکٹر نے چار یا پانچ دن کہا تھا مگر گارڈی تو اتنے دن انتظار نہیں کرے گا۔ اب میری تمام تر امیدیں ویبر پر منحصر تھیں مگر وہ گارڈی کی جا کوئی کمزور رگ دریافت نہ کر سکا تو پھر اپنا بچنا محال تھا۔ یہی کچھ سوچتا ہوا کار پارک سے استقبالیہ کمرے کے قریب پہنچا تھا کہ ایک آواز سنائی دی: "مینس ...."

میں نے مڑ کر دیکھا۔ بے ہنگم سے ہیٹ اور پرانے رین کوٹ میں ملبوس ایک لمبا چوڑا شخص میری طرف قدم بڑھا رہا تھا۔ اسے پہچاننے میں مجھے کوئی دقت نہ ہوئی۔ یہ شخص سی پولیس کا سارجنٹ لیو بریز تھا۔ عمر اڑتیس کے قریب۔ چھوٹی چھوٹی بے قرار نیلی آنکھیں ہموار ناک اور چہرے پر سختی کے آثار۔ کافی مضبوط اور پھیلے ہوئے تن و توش کا مالک تھا اور سنا تھا کہ بڑا سنگدل اور ظالم ہے۔ یہ بھی سننے میں آیا تھا کہ تفتیش کرتے وقت پہلے گھونسہ رسید کرتا ہے اور پھر سوال۔ ویبر نے ایک مرتبہ بتایا تھا کہ لیو بریز دنیا میں اگر کسی کو اہمیت دیتا ہے تو وہ پولیس کیپٹن شلٹز ہے۔ میں نے پوچھا۔ "وہ کیوں؟" تو وہ بولا۔ "اس حرامی کی بیوی بڑی پٹاخہ ہے۔ ایک مرتبہ وہ گھر جا رہی تھی کہ ایک مدہوش شرابی نے اسے پکڑ لیا۔ شلٹز اس وقت لیفٹیننٹ تھا اور دور سے شرابی کو اس عورت پر حملہ کرتے دیکھ رہا تھا۔ وہ مدد کرنے کے لئے بھاگا بھاگا آگے بڑھا تو شرابی نے خنجر نکال لیا چنانچہ شلٹز نے اسے گولی مار دی۔ نشانہ بڑا خوبصورت رہا۔ گولی مسز بریز کی بغل کے نیچے سے گزر کر شرابی کے سر میں پیوست ہو گئی۔ مسز بریز کو خنجر سے ہلکی سی خراش آئی۔ اس دن سے لیو بریز شلٹز کا بندہ بے دام ہو کر رہ گیا ہے۔"

لیو بریز کی طرف دیکھتے ہوئے میں نے پوچھا۔ "مجھ سے کوئی کام ہے؟"

"ہاں۔" اس کی نگاہوں نے نکتہ چیں انداز سے میرا جائزہ لیا۔ "ہمیں اس شخص فرڈ سٹفورڈ سے دلچسپی ہے وہ کس کے پیچھے پڑا ہوا تھا؟"

"تمہارا مطلب؟"

"گواہوں سے معلوم ہوا ہے کہ سٹفورڈ کار سے اترا ہی تھا کہ دو نامعلوم اشخاص اس پر پل پڑے۔ اس کی دھنائی کر کے وہ اس کا بریف کیس لے کر چلتے بنے۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ کوئی پرانی دشمنی ہے یا کوئی شخص اس کا منہ بند کرنا چاہتا ہے۔"

میرا ذہن تیزی سے سوچنے لگا۔ والی ہائی سکول کے ٹھیکے کے متعلق کھدائی کر رہا تھا
اس کے پاس ایسے کاغذات ہوں گے جو ٹھیکیدار کو مصیبت میں ڈال سکتے لیکن اس کے
ساتھ ساتھ وہ ویلیم سٹور کے متعلق بھی تحقیقات کر رہا تھا۔ جس میں بہت سی امیر خواتین لوٹ
ہو سکتی تھیں۔ مگر میں اس آخرالذکر امر کے متعلق برینر کو کچھ نہ بتانا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے
کہا۔ "وہ ہائی سکول کے ٹھیکے کے متعلق چھان بین کر رہا تھا جس میں تقریباً پچاس ہزار ڈالر
خرد برد کئے گئے ہیں۔"

برینر نے پرخیال انداز سے مجھے گھورا۔ "یہ سٹی ہال کا معاملہ ہے۔ کوئی اور معاملہ تو
نہیں تھا؟"

"اگر کوئی اور معاملہ ہو تو مجھے معلوم نہیں۔"

"میں اس کی بیوی سے بات کر دوں گا۔ وہ چلی گئی ہے؟"

"ہاں لیکن سٹی ہال کا معاملہ ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ اس طرف سے والی
سٹفورڈ پر وار نہیں ہو سکتا۔"

اس نے ہیٹ کو سر کے عقبی حصے کی طرف سرکایا۔ "ہیل دوسروں کے معاملات میں
ٹانگ اڑانا چھوڑ دو۔ بہت سی الجھنوں سے محفوظ رہو گے۔"

"تمہارا یہ مشورہ "صدائے عوام" میں نقل کر دوں تو کیسی رہے۔ مسٹر تھانیدار کو
تمہارے خیالات سے بے حد استفادہ ہو گا۔"

"سوچ سمجھ کر ایسا کرنا۔ کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔" اس نے دھمکانے کے انداز
میں کہا اور چل دیا۔

میں سوچ میں پڑ گیا۔ صدائے عوام کا اگلا شمارہ دیکھتے ہی اس کی کیا حالت ہو گی ساتھ
ہی خیال آیا کہ والی نے شلنز پر نیچر کے متعلق شرلی کو یقیناً بتایا ہو گا۔ اگر برینر شرلی

کے پاس گیا تو ہو سکتا ہے۔ غم و اندوہ کے عالم میں شرلی اس فیچر کا حال بھی سے کہہ دے یہی کچھ سوچتے ہوئے میں قریبی ٹیلیفون بوتھ کی طرف گیا اور وہاں سے والی سٹفورڈ کے گھر کا نمبر ڈائل کیا۔ قدرے انتظار کرنے کے بعد جین کی آواز سنائی دی۔ میں نے پوچھا۔" شرلی کو بخیر و عافیت گھر پہنچا دیا ہے؟"

"ہاں اسے خواب آور گولیاں دے کر بستر پہ سلا دیا ہے۔ صبح تک سوتی رہے گی۔"

"پولیس اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہے۔ تم وہیں رہ کر خیال رکھو کہ شلٹ کے متعلق اس کی زبان نہ کھلے۔ کل اس وقت تک فرنہ آنا جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ شلٹ یا پھر ولیکم سٹور کے متعلق زبان نہیں کھولے گی۔ کیا ڈیلکم سٹور کے متعلق وہ کچھ بڑبڑائی ہے؟"

"نہیں۔ اس کا خیال ہے کہ ٹھیکیدار ہینڈ نے والی کے ساتھ یہ شرارت کی ہے۔"

"اچھا خیال رکھنا۔ میں صبح آٹھ بجے دوبارہ فون کروں گا۔"

فون بوتھ سے نکل کر میں اپنی کار کی طرف گیا آج رات میں اور کچھ نہ کر سکتا تھا البتہ کل بنک مینیجر ارنی دے ہیو سے مل کر رقم کا بندوبست کرنے کی کوشش کروں گا اور گارڈی پر ڈیبر کی رپورٹ کا مطالعہ کروں گا۔ اگر وہ کوئی مفید مطلب بات معلوم نہ کر سکا تو پھر گارڈی کو رقم ادا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو گا۔

رات سوا دس بجے گھر پہنچا تو ساری بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔ شاید لنڈا سو گئی تھی۔ مقفل دروازہ کھول کر میں لونگ روم میں گیا اور بتی جلائی۔ میز پہ کاغذ کا ایک پرزہ بڑے نمایاں انداز سے رکھا ہوا تھا۔ میں نے پرزہ اٹھا کر پڑھا۔ لکھا تھا۔

ڈیئر سیٹو۔

لنڈا کو اپنے گھر لے جا رہی ہوں۔ اس کی آنکھ کافی سوج گئی ہے مگر ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گی۔ اس دوران وہ میرے پاس رہے گی۔ کسی عورت کو پھر کبھی منہ پہ تھپڑ

ردید کرنے کی حماقت نہ کرنا۔ اگر ضرورت پڑ ہی جائے تو کولہوں پر تھپڑ مارنے سے وہی نتائج حاصل ہو سکتے ہیں اور یوں مار کا نشان بھی نظر نہیں آتا۔

لوسیلی۔

میں نے اس رقعے کو مٹھی میں مروڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینکا اور اپنے لئے جام تیار کر کے کرسی پر جا بیٹھا۔ فکر اور اندیشوں سے بھرپور طویل رات میرے سر پر کھڑی تھی۔

اگلے دن صبح آٹھ بجے جین کو فون کر کے شرلی کا حال پوچھا۔ اس نے کہا۔ "وہ ٹھیک ہے اور تم سے بات کرنا چاہتی ہے۔"

چند لمحوں بعد شرلی کی آواز لائن پر سنائی دی۔ "ہیلو۔ مجھے افسوس ہے کل رات میں بے قابو ہو گئی تھی اور جانے کیا کچھ بکتی رہی۔"

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔"

"والی کی حالت دیکھ کر میں پاگل سی ہو گئی تھی۔" ذرا سے توقف کے بعد وہ پھر بولی "پرچہ پڑا شاندار جا رہا ہے والی اور میں خطرات سے آگاہ تھے۔ لیکن جب سر پر آ پڑی تو مجھے یقین نہ آیا کہ وہ وحشی اتنے سفاک ہو سکتے ہیں۔"

"میں شاندلر کو مطلع کر رہا ہوں۔ وہ والی کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا۔ ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ والی بھی چند دنوں میں ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا۔ فکر نہ کرنا۔" والی کی آنکھ ضائع ہونے کے خدشہ کا ذکر بھی گول کر گیا۔ "شرلی۔ پولیس تم سے پوچھ گچھ کرنے آئے گی محتاط ہو کر بیان دینا۔ شلنر کا ذکر نہ آنے پائے۔ یہ بم ضرور پھٹے گا۔ مگر اپنے وقت پر۔ پولیس کو یہی بتانا کہ والی بائی سکول کے ٹھیکے کی ہڑتال کر رہا تھا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی۔ میں اور جین اب ہسپتال جا رہی ہیں۔"

"ذرا فون جین کو دو۔" ٹمسنے کہا۔ اور جین کی آواز سنتے ہی بولا۔ "شاندلہ کو مطلع کرنے کے بعد بنک جاؤں گا اور پھر تمہارے آنے تک دفتر میں رہوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔" جین نے جواب دیا۔

اس کے بعد شاندلہ کو فون کیا اور والی کی افتاد کا ذکر کیا۔ یہ بھی بتایا کہ یہ افتاد مائی سکول کے ٹھیکے کی پڑتال کے باعث نازل ہوئی ہے۔ حسب توقع شاندلہ نے مثبت جواب دیا۔ "فکر نہ کرو سیٹو۔ اب میں سب کچھ سنبھال لوں گا۔ والی کی بیوی کو بتا دینا کہ کسی بات کا فکر نہ کرے اور والی کی تنخواہ کل سے دگنی جانے۔ ہیمنڈ کے خلاف آخری آدمی تک ڈٹ جاؤ۔ اگر وہ تخم حرام یہ سمجھتا ہے کہ ان اوچھے ہتھکنڈوں سے مجھے لپے لپر کر دے گا۔ تو اس کی یہ غلط فہمی پوری طرح دور کر دوں گا۔"

میں نے دل ہی دل میں کہا۔ "بچے جی۔ تم محاذ پر نہیں ہو۔ ہوسکتا ہے کل میری باری آجائے اور میں بھی ٹوٹی ہوئی پسلیوں کے ساتھ نارورن ہسپتال میں پڑا نظر آؤں۔"

دل کی آواز دباتے ہوئے میں نے جواب دیا۔ "بہت بہتر مسٹر شاندلہ۔ اگر تم نے تھرلی سے خود بات کر کے اسے تسلی دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔"

"میں زبانی جمع خرچ کا قائل نہیں اور ابھی ہسپتال جا رہا ہوں۔ تھرلی سے بھی مل لوں گا۔" ذرا سے توقف کے بعد وہ پھر بولا۔ "ہمارے پرچے نے دشمن کی صفوں میں ہلچل پیدا کر دی ہے سیٹو۔"

"اس میں کیا شک ہے۔ والی پر حملہ اس بات کا واضح ثبوت ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ دشمن کو اسی طرح ہراساں رکھو" اور اس نے فون بند کر دیا۔

کافی پینے کے بعد لوسیلی کے بنگلے پر پہنچا۔ سبز آنکھوں والی اس مردنما عورت نے مردانہ طرز کے بال سر پر سجا رکھے تھے۔ مجھے دیکھ کر بولی۔ "ہیلو سیٹو۔ اندر آجاؤ"

ستم رسیدہ لنڈا ابھی تک سو رہی ہے۔

اس کے پیچھے چلتا ہوا میں ڈرائنگ روم میں پہنچا جس میں سجاوٹ کی کوئی قابل ذکر چیز موجود نہ تھی البتہ رسالے اور کتابیں ادھر ادھر بکھری ہوئی تھیں۔ کیلیفورنیا ٹائمز کے لئے مضامین لکھنا اس کا ذریعہ معاش تھا اور شاید اس کا بڑا معترف تھا۔

وہ لنڈا کی رازدار سہیلی تھی اور لنڈا نے اسے سب کچھ بتا دیا ہوا تھا۔ لنڈا کی آنکھ سیاہ پڑ جانے کا ذکر کرنے کے بعد وہ بولی۔ " بیس ہزار ادا نہ کئے تو تمہیں ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔"

" تمہاری ملازمت بھی تو خطرے میں ہے۔" میں بولا۔ " شاید یہ کبھی گوارا نہ کریگا کہ اس کے اخبار کیلیفورنیا ٹائمز کی ایک نامہ نگار چور ہو۔"

وہ بڑی ڈھٹائی سے ہنس دی۔ " میں نے گارڈی سے اپنی فلم والا حصہ دو ہزار ڈالر میں لے لیا ہے۔ کم بخت پانچ ہزار مانگ رہا تھا مگر آخر کار دو ہزار میں مان گیا۔"

" اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اس نے کچھ فریم اپنے پاس نہ رکھ لئے ہوں؟" میں نے اعتراض کیا۔

" وہ اتنا احمق نہیں کہ ایسی حماقت کرے۔ ابھی پتہ نہیں اس نے اور کتنے لوگوں کو پھانس رکھا ہے۔ اگر ایسا کرنے لگے اور بات پھیل جائے تو پھر وہ کسی اور سے ایک کوڑی بھی وصول نہ کر سکے گا۔"

لنڈا خواب غفلت میں کھوئی ہوئی تھی چنانچہ میں وہاں سے چل دیا۔ اس تو سیلی سے اتنا معلوم ہو چکا تھا کہ گارڈی کے ساتھ سودے بازی ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے لنڈا کے معاملے میں بھی وہ بیس ہزار سے کم پر راضی ہو جائے۔ لیکن یہ سودا شلنسکی کے متعلق آرٹیکل کی اشاعت سے پہلے طے ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ ممکن ہے کہ وہ دام بڑھا دے۔

لوسلی کے اس سے ینک گیا ۔ ے ہیوپٹرے اخلاق سے پیش آیا. مگر پانچ ہزار
ڈالر سے زیادہ اوور ڈرافٹ دینے سے معذوری ظاہر کی ۔ بھاگتے چور کی
لنگوٹی کے مصداق میں نے اسی رقم پر آمادگی ظاہر کر دی ۔
دفتر پہنچا تو سونیچ بورڈ پر بیٹھی ہوئی لڑکی جوڈی نے رسمی سلام دعا کے بعد بتایا
کہ ابھی مین دفتر نہیں آئی۔ میں سر ہلا کر اپنے کمرے میں چلا گیا ۔ ڈاک دیکھ رہا تھا کہ ونیر
کا فون آیا اور اس نے ایک اور خبر سنائی ۔ " رات میرے دفتر کا تالا توڑ کر دس فائلیں
چرا لی گئیں ۔ گارڈی کی فائل بھی ان میں تھی ۔"
ریسیور پر میری انگلیوں کی گرفت اتنی شدید ہو گئی کہ پور سفید پڑ گئے ۔" اس
فائل کے کچھ مندرجات یاد ہیں ؟"
" نہیں ۔ ہمارے پاس پندرہ ہزار خفیہ فائلیں ہیں ۔ گارڈی کی فائل جیک ولیش نے
مرتب کی تھی اور وہ آٹھ ماہ پہلے نوکری چھوڑ کر جا چکا ہے ۔ میں بوقت ضرورت ہی کسی فائل کا
مطالعہ کیا کرتا ہوں ۔"
کیا وہ بہانہ سازی کر رہا تھا ؟ میں نے سوچا اور پوچھا ۔" ولیش آجکل کہاں ہے ؟"
" خدا جانے کہاں جھک مار رہا ہے ۔ اس سے چھٹکارا پا کر میں نے تو شکر کا کلمہ پڑھا
تھا ۔ یہ گارڈی میں اچانک اتنی دلچسپی کی کیا وجہ ہے ؟ کیا وہ اتنا ہی ضروری ہے ؟"
" فائلوں کی چوری کے متعلق پولیس کا کیا خیال ہے ؟" اس کا سوال نظرانداز کر کے
میں نے پوچھا ۔
" میں نے فائلوں کی چوری کی رپورٹ درج نہیں کرائی ۔ پولیس مجھ سے کینسر کی طرح
محبت کرتی ہے ۔ یہ کسی پیشہ ور چور کا کام ہے ۔ ویسے وہ فائلیں اتنی اہم بھی نہ تھیں ۔"
" تو پھر چوری کیوں ہوئیں ؟"

"خدا ہی جانے۔ میں نے مسٹر شانڈلر کو مطلع کر دیا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ پولیس کو باہر ہی رکھا جائے اچھا۔ اس وقت میں بہت مصروف ہوں۔ اگر تمہیں زیادہ ہی دلچسپی ہو تو مسٹر شانڈلر سے منظوری لے دو۔ میں از سر نو تحقیقات کر کے کارڈی کے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔" اور یہ کہہ وییر نے فون رکھ دیا۔

چند لمحوں تک سوچنے کے بعد میں نے دوبارہ ریسیور اٹھایا اور وییر کے دفتر کا نمبر ڈائل کیا۔ ایک لڑکی کی آواز سنائی دی: "البرٹ ڈیٹیکٹو ایجنسی۔"

"میں ٹروین اورلیس وکلا کا نمائندہ بول رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ "پتہ چلا ہے کہ مسٹر جیک ویلش تمہارے ہاں کام کر رہا ہے۔ اس کے ایک رشتہ دار نے ترکے میں کافی رقم چھوڑی ہے اور اس کا پتہ درکار ہے۔ کیا اس کا پتہ مہیا کر سکتی ہو؟"

"میرا خیال ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" لڑکی نے جواب دیا۔ "جیک ویلش نام کا کوئی شخص کبھی یہاں ملازم نہیں رہا۔"

میں نے آہستگی سے ریسیور رکھ دیا۔ اب یقین ہو گیا کہ فائلوں کی چوری کے متعلق وییر نے مجھ سے دروغ گوئی سے کام لیا تھا۔

۳

دستک دینے کے بعد میرا دوسرا جاسوس میکس بیری اندر آ گیا۔ تیس سالہ میکس بیری یونیورسٹی

یں بالکسر رہ چکا تھا اسے ویبر کا ہم پلہ تو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن اپنے کام میں وہ کسی سے کم بھی نہیں تھا۔ میری میز کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔ "بے چارہ والی دشمن کے ہتھے چڑھ گیا۔"

"ہاں۔ بے چارے پر بڑی زیادتی ہوئی ہے۔" میں نے جواب دیا۔ میرے ذہن میں ابھی تک ویبر کی دروغ گوئی اور بہانہ سازی کا خیال ڈنک مار رہا تھا اور اس کے اس اقدام کی کوئی وجہ میری سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ البتہ شک پڑتا تھا۔ کہ شاید اس کی بیوی ہلڈا بھی ویلکم سٹور میں سے اشیاء چرا تی رہی ہو۔ اور اپنی بیوی کی کرتوت کی وجہ سے ویبر نے مجھے ٹرخا دیا ہو۔

"میں ہسپتال سے آ رہا ہوں۔" میکس بولا۔ "کم بختوں نے بے چارے کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ کچھ اندازہ لگا سکتے ہو؟ کیا یہ واقعی ہیمنڈ کا کام ہے؟"

"امکان تو ایسا ہی ہے۔ مگر یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے۔ کوئی اور شاخسانہ ہو۔"

"ہاں دونوں باتیں ممکن ہیں۔ والی ایک ہی وقت میں مختلف امور کے متعلق تفتیش کر رہا تھا اور اس کا بریف کیس ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ اس نے تمہیں تو کچھ بتایا ہوگا؟"
میں اپنے قلم کے ساتھ کھیلنے لگا۔ والی میرا قریبی دوست تھا۔ کسی ذاتی معاملے میں بھی میں اس پر اعتماد کر سکتا تھا۔ لیکن میکس کے متعلق مجھے یقین نہیں تھا۔ میں نے احتیاط برتتے ہوئے کہا۔ "والی اپنے رازوں کو اپنے سینے میں مستور رکھنے کا عادی ہے۔ میرا خیال ہے وہ ہیمنڈ کے انتقام کا شکار ہوا ہے۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ کل میری اس سے ملاقات ہوئی تھی اور اس نے بتایا تھا کہ وہ ٹھیکے کے معاہدے کی نوٹوسٹیٹ نقل حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔" میکس

تمغے کی طرف جھکا۔ شاید بیکار کر دیا گیا ہے اس لئے اب میں یہ نقل حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"دیکھو میکس۔ شلمر کے متعلق آرٹیکل کا حال تمہیں معلوم ہے۔" میں بولا۔" والی نے اس پر بڑی محنت کی ہے اور اب اس کا ہدف ہر طرح سے مکمل اور تیار ہے۔ سوچتا ہوں کہ والی کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا ہے۔ مجھے اور تمہیں بھی پیش آ سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ پہلے ہیمنڈ سے نپٹ لیا جائے اور اس کے بعد شلمر والے آرٹیکل کو شائع کیا جائے۔ ہو سکتا ہے ہیمنڈ کے کیس میں ہمیں پولیس کی مدد کی ضرورت پڑ جائے اور اگر شلمر والا آرٹیکل شائع کر دیا گیا تو پولیس کی طرف سے کسی مدد کے ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

اس نے اپنی ہموار ناک کھجائی۔" لیکن پولیس ہمیں کیا مدد دے سکتی ہے؟"

"کبھی اور کچھ نہ ہو تو ریوالور کا پرمٹ تو دے ہی سکتی ہے۔"

"مجھے ریوالور کے پرمٹ کی کوئی حاجت نہیں۔" اس نے مسکرا کر اپنی فولادی مٹھیاں ہوا میں لہرا دیں۔

"تین چار بدمعاش تم پر ٹوٹ پڑیں۔ میکس تو تمہارا بھرکس نکال سکتے ہیں۔ تم کسی مافوق الفطرت طاقت کے مالک نہیں ہو۔"

میکس بیری نے کندھے اچکائے۔" او کے جو تمہاری خوشی ہو کرو۔ میں ہیمنڈ کے متعلق کھدائی کرنے جا رہا ہوں۔" اور وہ اٹھ کر چل دیا۔

چند لمحات کے تذبذب کے بعد میں نے شانڈلر کی سیکرٹری کو فون کر کے فوری طور پر ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ اس نے بتایا کہ اگر ملاقات مطلوب ہے تو فوراً چلے آؤ ورنہ ایک گھنٹے میں شانڈلر واشنگٹن روانہ ہونے کو ہے۔

تیز رفتاری سے خطرناک قسم کی ڈرائیونگ کرتا ہوا میں پانچ منٹ میں شانڈلر کے فرم

جا پہنچا۔ وہ بریف کیس لئے روانگی کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ "کیا بات ہے سیٹھ؟ پریذیڈنٹ سے ملنے جا رہا ہوں۔ کیا یہ ملاقات اتنی ہی ضروری تھی؟"

احتیاط سے الفاظ کا انتخاب کرتے ہوئے میں نے والی پر حملے کا ذکر کیا اور سینڈے کی آڑ لیتے ہوئے شلٹز کی گمرٹری اچھالنے کے معاملے کو ملتوی کرنے کی تجویز پیش کی اور آخر میں کہا۔ "والی پر حملہ کرنے والوں کو تلاش کرنے کے لیے ہمیں پولیس کی مدد کی ضرورت ہے، ہو سکتا ہے ہمارا کوئی اور کارکن بھی نشانہ بنا دیا جائے۔ شاید اس مرتبہ میں ہی ان کے ہتھے چڑھ جاؤں۔ اس صورت میں ہسپتال سے تو رسالہ جاری نہیں رکھ سکتا۔ مجھے اپنے اور میکس بیری کے لئے پستول کے پرمٹ کی ضرورت ہے اور شلٹز کے تعاون کے بغیر نہ تو والی کے حملہ آوروں کا پتہ چلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی پستول کا پرمٹ میسر آ سکتا ہے۔"

شانڈلر نے گھنی پلکوں والی آنکھوں سے مجھے گھورا۔ "کیا شلٹز کے متعلق آرٹیکل کے بدلے میں شائع کرنے کے لئے اور مواد ہے؟"

"ہاں۔ برتھ کنٹرول کی گولیوں کے متعلق ایک بڑا اچھا مضمون موجود ہے۔"

کچھ سوچنے کے بعد اس نے سر کو جنبش دی۔ "تمہاری دلیل کافی وزنی ہے۔ میں اس سور کے تخم کو جلد از جلد احتساب کا نشانہ بنانا چاہتا ہوں مگر خیر اگلے مہینے سہی۔ اس مہینے اس کی اشاعت ملتوی کر دو۔"

اتنے میں شانڈلر کی سیکرٹری نے کار منتظر ہونے کی اطلاع دی۔ شانڈلر نے سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔ "بورگس سے کہنا کہ سیٹھ اور بیری کے لئے پستول پرمٹ کا انتظام کر دے۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ویسٹ کوٹ پہننے میں میں نے اس کی مدد کی اور سیکرٹری نے بریف کیس اٹھا لیا۔ دفتر کے دروازے پر پہنچ کر اس نے اچانک پوچھا۔ "لنڈا کا کیا حال ہے؟"

لنڈا کی پٹائی کرنے کے انتقام سجانے کا ذکر کرتا تو جانے شانڈلر کیا ردعمل ظاہر کرتا۔ میں

نے جواب دیا۔ "وہ خوش و خرم اور ہمیک ٹھاک ہے۔ شکریہ"

راہداری میں قدم بڑھاتے ہوئے وہ بولا۔ "سنا ہے کسی نے تالا توڑ کر ڈیبر کی چند فائلیں اڑالی ہیں۔"

"ہاں۔ میں نے بھی یہی سنا ہے مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ ڈیبر نے پولیس میں رپورٹ نہیں کی۔"

"ایسے معاملوں میں پولیس بیکار رہتی ہے۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ شاید وہ پریذیڈنٹ کے ساتھ اپنی گفتگو کے متعلق سوچ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد شاندار جھپاتی کار اسے لے کر ہوائی اڈے کی طرف روانہ ہوگئی۔

دفتر پہنچا تو جین میرے کمرے میں ڈاک چھانٹ رہی تھی۔ میں نے پوچھا۔ "ہی جین! اشرلی کا کیا حال ہے؟"

"اس کی حالت افاقہ پذیر ہے۔ وہ ابھی تک بے ہوش ہے۔ لنڈا کی نا ڈ۔"

"مناسب ہاتھوں میں ہے۔" اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے میں نے کہا۔ ہاتھوں میں خطوط کا پلندا اٹھائے میرے قریب کھڑی وہ بڑی دلکش لگ رہی تھی بھورا اور سفید لباس اس کے جسم پر بڑا سج رہا تھا۔ پہلی مرتبہ اس کی گوری کلائی پر سنہری گھڑی میری نظر میں آئی۔ اور احساس ہوا کہ اسے نئے سرے سے دریافت کر رہا ہوں آج ہی سنہری گھڑی پر نظر پڑی تھی۔ اور آج ہی زلفوں کی چمک کا احساس ہوا تھا۔ ہچکچاتے ہوئے میں نے کہا۔ "بیٹھ جاؤ۔ دن کا آغاز کچھ اچھا نہیں ہوا۔ سنو گی؟"

اس نے اثبات میں سر کو خوبصورت جنبش دی اور میں نے ڈیبر کی دروغ گوئی اور بہانہ سازی کے متعلق بتانے کے بعد بینک مینیجر سے ہیو کے ساتھ بات چیت کا حال

سنا دیا کہ وہ پانچ ہزار سے زیادہ دینے پر آمادہ نہیں۔ پھر ویبلی باورکے متعلق بتایا کہ اس نے گارڈی سے اپنے متعلق فلم کا حصہ پانچ ہزار کی بجائے دو ہزار میں حاصل کر لیا۔ پھر شانڈلر کو ترغیب دینے کا ذکر کیا کہ پستول کا پرمٹ حاصل کرنے کے لئے فی الحال شلبہ سے متعلق مضمون کی اشاعت ملتوی کر دی جائے۔

وہ سنجیدہ اور متین چہرے کے ساتھ بڑے غور سے سنتی رہی، پھر بولی "تو گویا یہ دروازہ بند ہو گیا۔ وبیر کے روپے کی سمجھ نہیں آتی۔ ممکن ہے اس کی بیوی خود بھی گارڈی کے سٹور سے چیزیں چراتی رہی ہو۔ اور وبیر بیوی کو بچانے کے لئے دبیز پردہ ڈال رہا ہو۔"

میں بولا۔ "کچھ بھی ہو۔ اب تو یوں لگتا ہے جیسے مجھے مزید پندرہ ہزار کا انتظام کرنا ہی پڑے گا۔"

"گارڈی سے مزید کچھ مہلت حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟" جین نے مشورہ دیا۔ "اسے کہہ دو کہ اتنی جلد رقم کا بندوبست نہیں کر سکتے اور کچھ اور مہلت حاصل کر لو۔ ہو سکتا ہے اس عرصے میں اس کی کوئی کمزور رگ تمہارے ہاتھ میں آ جائے۔"

"وبیر کے تعاون کے بغیر ایسی کوئی رگ ہاتھ میں آتی دکھائی نہیں دیتی" میں نے مایوسی سے کہا۔

"شاید گارڈی کی فائل وبیر کے دفتر میں موجود ہو۔ میں اس تک رسائی حاصل کر سکتی ہوں۔"

میں نے اسے گھور کر دیکھا۔ "وہ کیسے؟"

"وبیر کی سیکرٹری مارو پاشر مین کو ایک مرتبہ میں نے ایک بڑی مصیبت سے بچایا تھا۔ اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے مارو پاشر مین میرے لئے ہر کام پر آمادہ ہے۔ چاہے کیسا

سے دو تین دن کی مہلت لے لو۔"

میں نے ریسیور اٹھایا اور گارڈی کا نمبر ملانے کے لئے سوئچ بورڈ پر بیٹھی ہوئی لڑکی جوڈی سے مطالبہ کیا۔ چند لمحوں بعد لائن پر گارڈی کی آواز آئی۔ "ہاں مسز ٹینیس کیا بات ہے؟"

"ایک الجھن کی وجہ سے ادائیگی کا معاملہ دو دن کے لئے ملتوی کرنے پر مجبور ہوں" میں نے کہا۔

"ہر ایک شخص کسی نہ کسی الجھن میں مبتلا ہے۔ مجھے بھی کئی الجھنیں درپیش ہیں۔ بہرحال حسب وعدہ آج رات نو بجے ملاقات کے وقت تفصیل سے باتیں کریں گے؟" اور اس نے ریسیور رکھ دیا۔

جین اضافی ٹیلیفون پر یہ گفتگو سن چکی تھی۔ ریسیور رکھتے ہوئے ہماری نگاہیں چار ہوئیں اور وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔" میں مادیا شر کو لنچ پر لے جاؤں گی"

اس کے جانے کے بعد ایسی مصروفیت رہی کہ سر کھجانے کی بھی مہلت نصیب نہ ہوئی دوپہر کا کھانا جوڈی ریفرٹی کے ساتھ کھایا۔ وہ پہلے جیسے کے فلمی صفحے کا نقاد تھا۔ کھانے کے بعد بنک جا کر تین ہزار ڈالر کا چیک کیش کرایا۔ دفتر پہنچ کر معلوم ہوا جین ابھی تک لنچ کر کے نہیں لوٹی۔ میں نے فون پر والی کی صحت و عافیت معلوم کرنے کے بعد لوسلی یاور کو فون کیا اس نے بتایا کہ لنڈا کی حالت ابھی تک نہیں سنبھلی اور وہ بات کرنے پر آمادہ نہیں میں نے کوئی تبصرہ کئے بغیر ریسیور رکھ دیا۔

جین بڑے مسرور اور شاداں موڈ میں میرے کمرے میں داخل ہوئی " میں نے انتظام کر لیا ہے اگر گارڈی کی فائل واقعی چوری نہیں ہوئی تو اس فائل کی فوٹو کاپی مادیا شر ہمیں مہیا کرے گی۔ وہ کہتی ہے۔ کہ کوئی فائل چوری نہیں ہوئی اور دوپہر کے دفتر سے روانہ

ہوتے ہی وہ فائلیں چیک کرے گی۔"

"ویبر کب چھٹی کیا کرتا ہے؟"

"شام سات بجے کے قریب۔ ماڈیلے کے پاس چابی رہتی ہے۔ جیسے ہی اسے کامیابی ہوئی وہ مجھے فون کر دے گی۔"

"بہت بہت شکریہ جین۔ ولیمز گارڈی کو پیجانے کے طور پر دینے کے لئے تین ہزار ڈالر بینک سے لے آیا ہوں۔ میں نے والی کے متعلق ہسپتال فون کیا تھا وہ ابھی تک بیہوش ہے۔"

"میں بھی شرلی سے ملی ہوں۔ وہ صدمے پر غالب آ گئی ہے۔ اس نے بتایا کہ ویبر اس سے ملا تھا مگر کچھ بھی معلوم نہیں کر سکا۔"

"چلو۔ یہ اطمینان کی بات ہے۔" میں نے کہا۔

"اچھا۔ میں چلتی ہوں۔ کام کا انبار لگا ہے میز پر۔"

اس کے جانے کے بعد میں نے اداریہ لکھنے پر توجہ دی جو افراط زر کے متعلق تھا پہلے پہل تو پریشان خیالی کی وجہ سے بڑی دشواری محسوس ہوئی مگر بالآخر خیالات کو یکجا کرنے میں کامیاب ہو گیا اداریے کی آخری سطور گرنڈگ کو لکھوا رہا تھا کہ جو لورگ وارد ہو گیا۔ یہ شخص شاولمہ کا خاص کارکن تھا۔ اور متعدد فرائض اس کے ذمے تھے۔ پستہ قد دبلا پتلا۔ عمر چالیس سال۔ آنکھیں چھوٹے چھوٹے سیاہ بٹنوں کی مانند تھیں اور چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ دروازہ بند کر کے ایک ڈبہ میز پر میرے سامنے رکھتے ہوئے وہ بولا "ہی بیٹو۔ یہ رہا تمہارے اور ہنگیس کے لئے اسلحہ اور پرمٹ۔ مگر خیال رکھنا خواہ مخواہ نہ گولیاں داغتے پھرنا۔"

"شکریہ جو۔ بڑی پھرتی دکھائی ہے۔"

"بھئی باس کے احکامات کی تعمیل پھرتی سے ہی کی جاتی ہے۔" وہ بولا۔ "اچھا اب چلتا ہوں۔ ایک پٹاخہ قسم کی لڑکی سے ملاقات طے ہے اگر دیر ہوگئی تو پٹاخہ گیلا ہو جائے گا۔ اور وقت پر ٹھیک سے نہ چلے گا۔" اس نے مجھے آنکھ ماری اور مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

میں نے ڈبہ کھولا۔ اس میں سے دو ۳۸۔ پولیس آٹومیٹک ریوالور اور کولیبرس کے دو ڈبے برآمد ہوئے۔ پرمٹ میرے اور میکس بیری کے نام کے تھے۔ ڈبے میں دو ہولسٹر بھی تھے۔ میں نے جیکٹ اتار کر کندھے میں ہولسٹر ڈال کر جائزہ لیا۔ دیت نام کی جنگ میں اسلحے کے استعمال کے متعلق میں کافی کچھ سیکھ چکا ہوا تھا آٹومیٹک چیک کر کے اس میں گولیاں بھریں اور ریوالور ہولسٹر میں رکھنے کے بعد اٹھ کر مشقیہ طور پر پانچ مرتبہ سرعت سے ریوالور ہولسٹر میں سے نکالا۔ ریوالور بڑی تیزی اور سرعت سے میرے ہاتھ میں آگیا گویا میری جانبازی کی صلاحیتوں کو ابھی زنگ نہیں لگا تھا۔ اس طرف سے مطمئن ہو کر ہولسٹر اتارا اور میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اس کے بعد میکس کے گھر فون کیا مگر وہ گھر پر نہیں تھا وہ ان لوگوں میں سے تھا۔ جو ایک عورت کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہو کر نہیں رہ سکتے اور ادھر ادھر منہ مار کر خوش رہتے ہیں۔

اتنے میں جینی آگئی اور بولی۔ "قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔ ماریانے فون کیا ہے کہ کارڈی کی فائل نہیں ملی۔"

میں نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔ "عجیب سی بات ہے۔ دمیر نے بتایا تھا کہ اس کے پاس کارڈی کی فائل ہے۔ پھر اس نے فائل چوری ہونے کا فسانہ تراشا۔ اور اب فائل نہیں ملی۔

"صرف اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یا تو کارڈی دمیر کو بھی بلیک میل کر رہا ہے۔ ورنہ پھر کسی با اثر شخصیت کے اشارے پر دمیر نے فائل ادھر ادھر کر دی ہے۔"

"ایسی بااثر شخصیت کون ہو سکتی ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"کوئی ایسی شخصیت جو سٹور سے چوری کی مرتکب ہوتی رہی ہو۔" جین بولی: "والی کی رپورٹ کے مطابق سیلی لیٹیمر، میبل کمبرلینڈ اور لوسیلی باورسٹور سے چیزیں چراتی رہی ہیں میں انہیں نہیں جانتی۔ تم جانتے ہو؟"

اس سوال پر مارک کمبرلینڈ میری چشم تصور کے سامنے پھر گیا۔ اس کی رہائش گاہ ایسٹ لیک میں سب سے بڑی تھی۔ وہ بادرمة پر دلکش کار لیدلیشن کا صدر تھا۔ بہت بڑی اور با اثر شخصیت تھی۔ اس کی بیوی اس سے بیس سال چھوٹی تھی اور اکثر سوشل تقریبات میں نمایاں نظر آیا کرتی تھی۔ کمبرلینڈ اتنے اثر ورسوخ اور دولت کا مالک تھا کہ ویبر جیسے بیسیوں اشخاص کو خرید کر جیب میں رکھ سکتا تھا وہ گارڈی کی فائل ضائع کرائے بغیر ہی ہر قسم کی امداد سے محفوظ رہنے پر قدرت رکھتا تھا۔ اس امر کے پیش نظر یہی گمان غالب تھا کہ خود ویبر کی بیوی ملڈریڈ نے سٹور سے چیزیں چرانے کا ارتکاب کیا ہوگا۔ اور اسی وجہ سے ویبر نے فائل ادھر ادھر کر دی ہوگی۔

میں نے میز پر ہاتھ رکھتے ہوئے گھڑی پر وقت دیکھا۔ شام کے ساڑھے سات بجے تھے۔ "آؤ آج رات گارڈی سے مل کر دیکھتا ہوں۔ رات کا کھانا میرے ساتھ لے جین۔"

"نہیں شکریہ۔ مجھے گھر پر کچھ کام ہے۔" وہ بولی۔

اس کی رفاقت کی خواہش میرے سینے میں مچل اٹھی۔ "اوہ چھوڑو کام آج کہیں ریسٹورنٹ چلتے ہیں۔"

اس نے کڑی نگاہوں سے میری طرف دیکھا۔ "تمہیں اپنی بیوی کی طرف توجہ دینی چاہیے میں گھر پہنچ رہی ہوں گی۔ گارڈی سے ملاقات کے بعد مجھے فون ضرور کرنا۔" اور وہ اٹھ کر چلی گئی۔

وہ سچ ہی کہہ رہی تھی۔ میرا اس پر کوئی حق نہیں تھا اور اس نے ایک خوبصورت

اور شائستہ جملے سے یہ بات بڑے احسن طریقے سے جتلادی تھی۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر میں نے جیکٹ کے نیچے ہالسٹر لگایا اور دفتر سے نکل کر اپنی گاڑی کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ ارادہ تھا گھر جاکر دیکھوں گا کہ گھر کے پتہ پر کیا کوئی اک موصول ہوئی ہے اس کے بعد گاڑی سے ہٹنے چل دوں گا۔ اتنے میں کسی نے عقب سے پکار کر میرا نام لیا مڑ کر دیکھا۔ یہ میری مچل تھا۔ جو اپنی جیگوار کی کھڑکی میں سے پکار رہا تھا۔ بھاری اور پھیلے ہوئے جثے کا یہ شخص مجھ سے تین سال بڑا تھا، نہ اتنا بدصورت نہ اتنا خوبصورت۔ گاف کے کھیل میں ماہر اور کنٹری کلب میں بے حد مقبول۔ میرے قریب جانے پر بولا۔ "لنڈا کی والدہ کے متعلق سن کر بڑا افسوس ہوا۔ کیا حالت ہے اب؟"

ایک لمحے کے لئے میں سکرایا پھر یاد آیا کہ بنک منیجر سے قرض لیتے ہوئے میں نے لنڈا کی والدہ کی علالت کا بہانہ کیا تھا۔ ادنی نے ہیو نے یہ بات اپنی بیوی کو بتائی ہوگی اور وہاں سے بات پھیلنے لگی ہوگی۔ میں بولا۔ "ابھی کوئی افاقہ نہیں۔"

"پام نے فون پر لنڈا سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ ناکام رہی۔ میرا خیال ہے لنڈا والدہ کے پاس گئی ہے؟"

"ہاں مگر جلد ہی واپس آجائے گی۔" میں نے جواب دیا۔

"تنہائی محسوس ہوتی ہوگی تمہیں؟ آج رات ہمارے ہاں چلے چلو۔ کچھ اور دوست بھی آ رہے ہیں۔"

"بہت بہت شکریہ میری۔ لیکن بہت سا کام صاف کرنے کو پڑا ہے اس لئے آنا ممکن نہیں ہو سکے گا یہ کام صاف کرنے کا ایسا زریں موقع مجھے کبھی نصیب نہیں ہوا۔ یہ تمنا ہی رہی کہ کبھی پام کی ماں بیمار پڑے۔ پام اس کی دیکھ بھال کے لئے جائے اور میں اپنی میز کا کام صاف

کہ بلوں گمہت تمنا کبھی پوری نہیں ہوئی وہ کم بخت بڑھیا پچھلے پچاس سال میں ایک دن کے لئے بھی بیمار نہیں ہوئی۔"

میں بھی ہنس دیا۔ اس کے بعد دو چار باتیں اور ہوئیں اور وہ کار کو ہانکتے ہوئے رخصت ہو گیا۔

میں گھر پہنچا تو سسی خادمہ ہو کر جا چکی تھی کچن صاف تھا اور سہ پہر کی ڈاک میز پر پڑی تھی۔ بیشتر خطوط لنڈا کے تھے جسے خط و کتابت کا بڑا شوق تھا گارڈی کے پاس جانے میں ابھی کچھ وقت تھا چنانچہ سوچا لنڈا کی ڈاک پہنچانے کے بہانے لوسیلی کے گھر کا چکر لگا لوں۔ جیکٹ کے نیچے ہالسٹر اور ریوالور کچھ الجھن کا باعث بن رہا تھا۔ چنانچہ اسے اتار کر صوفے پر رکھ دیا۔ اور خود لنڈا کی ڈاک لے کر کار میں لوسیلی کے ہاں پہنچا۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے ان الفاظ سے استقبال کیا: "اپنی بیوی کو دھوکہ دینے والے کو خوش آمدید کہتی ہوں!"

"لنڈا کے ساتھ کچھ گفتگو مقصود ہے۔" میں نے جھینپ کر کہا۔

"وہ لونگ روم میں ہے۔ جاؤ۔ میں کھانا تیار کرنے جا رہی ہوں ورنہ تمہارے دلچسپ مکالمے ضرور سنتی۔" اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اور باورچی خانے کی طرف چلی گئی۔

لونگ روم میں لوسیلی کے نائٹ ڈریس اور چادر میں ملبوس لنڈا صوفے پر آرام کر رہی تھی۔ اس کی ایک آنکھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی دوسری آنکھ کی بھیجی اور سر دھر لگا ہوں سے اس نے میری طرف دیکھا۔ میں نے کہا۔ "یہ تمہاری ڈاک ہے۔" میں نے خطوط اس کے قریب رکھ دیئے۔ "مالیک میلی کی رقم ادا کرنے کی خاطر مجھے سے جو کے سامنے تمہاری ماں کی بیماری کا بہانہ بنانا پڑا۔ میں نے اسے بتایا کہ تمہاری ماں کے آپریشن کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ حسب دستور یہ خبر آگ کی طرح علاقے بھر میں پھیل چکی ہے اور لوگوں کے قیاس کے مطابق تم اس وقت ڈلاس میں اپنی ماں کے پاس ہو۔"

"میری ماں کو گھسیٹنا ضروری تھا؟" اس نے تیز چلچلاتی ہوئی آواز میں پوچھا۔
اس کا سوال نظر انداز کر کے میں نے کہا۔ "آج رات گارڈی سے ملنے جا رہا ہوں صرف تین ہزار ڈالر کا انتظام کر پایا ہوں۔ وہ مزید رقم کا تقاضا کرے گا۔ مگر اس کے لئے اسے انتظار کرنا ہو گا۔ اگر وہ انتظار کرنے پر آمادہ نہ ہوا تو پھر وہ کار اور جواہرات بیچنے پر مجبور رہوں گا۔ جو میں نے تمہیں دیئے ہیں۔"
اس کی ایک آنکھ سلگ اٹھی اور منہ بھینچ کر ایک تنگ لکیر بن گیا۔ "میری کار کو چھونے کی ضرورت ہے نہ میرے جواہرات کو۔ وہ میرے ہیں۔"
میں اسے غور سے دیکھا۔ یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ میں کیسے اس کی محبت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ "گارڈی سے ملاقات کے بعد تم سے بات ہو گی۔ پھر اس بات کا فیصلہ کر لینا کہ کار اور زیورات بیچنا چاہتی ہو یا جیل جانے کو ترجیح دیتی ہو۔"
میں دروازے کی طرف بڑھا اور وہ کھولتی ہوئی آواز میں بولی۔ "میرا خیال ہے تمہاری سیکرٹری بڑی اچھی طرح تمہاری دیکھ بھال کر رہی ہے۔"
"اپنے آپ کو اور زیادہ قابل نفرت نہ بناؤ۔" میں نے کہا اور وہاں سے چلا آیا۔

کار میں گھر کے قریب پہنچا تو ایک اور کار کھڑی دکھائی دی ساتھ ہی فرینک لیمبی مرتا دیکھیوں میں سے ابھر آیا۔ "ہی! اسٹیو۔ میں حیران تھا کہ تم کہاں چلے گئے ہو؟"
لیمبی مر ایک کامیاب انشورنس بروکر تھا۔ عمر چالیس کے قریب تھی، سر سے گنجا اور پھولی ہوئی توند۔ بڑا خوش مزاج واقع ہوا تھا اس نے لنڈا کی ماں کی خیر د عافیت پوچھی اور ڈنر پر مدعو کیا مگر میں نے مصروفیت کا بہانہ کیا۔ اس کے بعد ادھر ادھر کی دو چار اور باتیں ہوئیں اور وہ کار لے کر رخصت ہو گیا۔

اس کی روانگی کے بعد میں نے اپنی کار گیراج میں رکھی کیونکہ گارڈی کے گھر کے باہر میری کار کا دیکھا جانا مناسب نہیں تھا۔ اس لئے میں وہاں پیدل جانا چاہتا تھا۔ اچانک خیال آیا کہ جین کے کہنے کے مطابق والی کی رپورٹ میں فرینک لیبٹر کی بیوی سیلی کا نام بھی موجود تھا۔ سیلی بھی ویلکم سٹور سے چیزیں چراتی رہی تھی۔ پتہ نہیں گارڈی نے فرینک کو بھی بلیک میل کیا ہو۔

گھڑی میں وقت دیکھنے پر معلوم ہوا۔ آٹھ بجکر پچاس منٹ ہو چکے ہیں کار گیراج میں بند کرنے کے بعد دل میں ہزار ہا وسوسے لئے میں گارڈی کی طرف چل دیا دبدھا یہ تھی کہ صرف تین ہزار ڈالر کی پیش کش پر گارڈی کا رد عمل کیا ہوگا۔

دایاں موڑ گھومنے کے بعد میں الیسٹ ایونیو پر پہنچ گیا۔ جس کے آخر میں گارڈی کا گھر دو سو گز دور واقع تھا۔ الیسٹ ایونیو میں نسبتاً کم خوشحال لوگ آباد تھے اور رہائش گاہوں کے باہر روشنیاں کم تھیں۔ میرے قدم تیزی سے اٹھ رہے تھے۔ کہ رات کی تاریکیوں میں سے ایک شخص کا خاکہ ابھر آیا۔ اس کا کتا بھی اس کے ساتھ تھا یہ طویل قامت اور مضبوط کاٹھی کا مالک ساٹھ سالہ مارک کمیڈن تھا۔

ایسٹ لیک میں مکین لوگوں میں مارک کمیڈن کی دولت وحشمت کی بڑی دھوم تھی۔ دولت کے لحاظ سے وہ شاندلر کا ہم پلہ تھا اور اس کا گھر میرے گھر کی نسبت چار گنا زیادہ مالیت کا تھا۔ وہ خود رولز کارنیش کار استعمال کرتا تھا۔ اور اس کی بیوی میبل بینٹلے کار استعمال کیا کرتی تھی۔ مارک کمیڈن کے ہاں اکثر تقریبات منعقد ہوتی رہتیں اور اس کی مقبولیت کی وجہ یہی تقریبات تھیں۔ ویسے عام طور پر لوگ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔

اس نے رک کر میری طرف دیکھا اور اس کے سرخ چہرے پر مربیانہ مسکراہٹ

پھیل گئی ہے۔ ہیلو میٹو۔ کہاں کی سیر ہو رہی ہے؟"

"یونہی گھوم پھر کر ایک ذہنی الجھن سلجھا رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ دل میں تمنا پیدا ہوئی۔ کاش اس شخص سے آمنا سامنا نہ ہوا ہوتا۔

"بہت خوب۔ میں کہتے کہتے چل قدمی کرنے نکلا تھا۔ ینگ بخت کا خمیدہ کمر اکیلے سارے کام مجھے سونپ دیتے ہیں۔" وہ خوش دلی سے اس سفیر کی طرح ہنسا جو مشغل کر کے گم رکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ "تم میاں بیوی جلسے ہاں کب آ رہے ہو؟"

"مدعو کئے جانے پر ضرور حاضر ہوں گے۔ فی الحال تو لنڈا ڈلاس میں اپنی بیمار ماں کے پاس گئی ہے۔"

"اوہ۔ بڑا افسوس ہوا یہ سن کر۔ آجکل بیماریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ تو گویا آجکل تنہا زندگی گذار رہے ہو؟"

"ہاں اور تیزی سے کام صاف کر رہا ہوں۔"

"تمہارا پرچہ تو کھا اور نمیری ہے۔ اس کا ہر لفظ پڑھتا ہوں۔" وہ بولا۔ "میں اسے کہوں گا کہ تم لوگوں کو عنقریب اور جلد مدعو کرے۔" پھر وہی سفارتی ہنسی ہنسنے کے بعد اس نے یوں کہنے کو تبسم کیا جیسے کوئی پریس فوٹو گرافر اس کی تصویر اتارنے کو ہو۔

"اچھا میٹو۔ بائی۔" اور وہ ہاتھ ہلا کر چل دیا۔

میں اس کی پیٹھ کو گھورتا رہ گیا۔ کیا یہ ملاقات محض ایک اتفاق تھا۔ پہلے فرینک لیٹی مر اور پھر مارک کمیڈن۔ اور والی کی فہرست کے مطابق ان دونوں کی بیویاں دیکھم سٹور سے چیزیں اڑاتی رہی تھیں۔ خیال آیا۔ شاید کمیڈن گارڈی کے پاس سے آ رہا ہو۔ شاید وہ گارڈن کو بلیک میل کی رقم ادا کر کے لوٹ رہا ہو۔

گارڈی کا چھوٹا سا دو منزلہ گھر تلاش کرنے میں تھوڑی سی دشواری ہوئی۔ یہ سڑک

سے کافی ہٹ کر واقع تھا گھر کے عقب سے تقریباً دو سو گز دور وہ دروازہ تھا جس کے ذریعے ولیم سٹور میں سامان لے جایا جاتا تھا۔ وسیع و عریض و ولیم سٹور تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا لیکن گارڈی کے گھر کے نچلے ایک کمرے کی نیند پردوں والی کھڑکی میں سے روشنی جھلک رہی تھی۔ گھر کے باقی حصے تاریک تھے۔

پھولدار جھاڑیوں کے درمیان بنی ہوئی روش پر چلتا ہوا میں صدر دروازے تک پہنچا اور گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ مجھے ہلکا سا پسینہ آ گیا تھا۔ اور دل بے ہنگم انداز سے دھڑکنے لگا تھا۔ یہ احساس بری طرح مجروح کئے دے رہا تھا کہ ایک بلیک میلر کو بلیک میل کی رقم ادا کرنے آیا ہوں۔ کاش میری احمق اور حریص بیوی نے مجھے اس مقام پر نہ پہنچایا ہوتا۔

پہلی گھنٹی کا کوئی جواب نہ پا کر میں نے دوبارہ بٹن دبا دیا اور بے چینی سے مڑ کر روش کی جانب دیکھا کہ کوئی مجھے دیکھ تو نہیں رہا۔ روش سنسان پڑی تھی۔ دوسری گھنٹی کا کوئی جواب نہ پا کر متذبذب انداز سے میں نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور ہلکا سا دھکا دیا۔ دروازہ اندر سے مقفل نہیں تھا، کھل گیا اور ایک مختصری لابی دکھائی دی۔ روشنی لونگ روم کے کھلے دروازے میں سے باہر آ رہی تھی۔ اور ایک نوٹ بک دکھائی دے رہا تھا۔ جس پر ایک خستہ حال ڈسٹ کوٹ اور پرانا سا ہیٹ لٹکا ہوا تھا۔

باہر کسی راہگیر کی نگاہوں سے بچنے کی خاطر میں لابی میں داخل ہو گیا اور صدر دروازہ بند کر دیا۔ سوچ رہا تھا کیا گارڈی تنہا ہے؟ یہی کچھ سوچتے ہوئے قدرے بلند آواز سے پکارا "گارڈی؟" ۔۔۔ کوئی جواب نہ پا کر دوبارہ آواز دی مگر پھر بھی جواب دہی ڈھاک کے تین پات رہا۔ قدم بڑھا کر میں نے لونگ روم کا دروازہ پوری طرح کھول دیا۔

کتابوں میں اور ٹیلیویژن پر متعدد مرتبہ دیکھا بھالا ایک منظر میرے سامنے تھا۔ جگہ جگہ سے کٹے پھٹے بوسیدہ دیواری کاغذ والی دیواریں، بے ڈھنگا سا فرنیچر عرصہ دراز سے مستعمل ہونے والا غالیچہ۔ ایک دیوار پر وان گاگ کی دو گھٹیا سی تصویریں اور ایک شیلف میں چند ارزاں کتابیں سجی ہوئی تھیں۔ ایک ٹی وی سیٹ، آتشدان پر سکاچ کی آدھی بوتل اور اس کے ساتھ ایک فرانسیسی گھڑیا گھڑی ہوئی۔ ایک معمولی سا گھر۔

اس معمولی سے گھر میں میری نگاہ وسطی شاہکار پر گڑ کر رہ گئی۔ یہ وسطی شاہکار جیس گارڈی تھا۔ جو میری طرف منہ کئے بیٹھا تھا۔ اس کے بازو ارزاں کرسی کے بازو پر ٹکے ہوئے تھے اور نیلی قمیض اور بھوری پرانی جیکٹ کا سینہ لہو سے سرخ ہو رہا تھا پاؤں میں بنے ہوئے لہو کے جوہڑ میں ایک بوٹ ڈوبا ہوا تھا۔

ہونٹ پیچھے کی طرف سکڑ کر نفرت اور خوف ظاہر کر رہے تھے اور اس کی مردہ آنکھیں دھندلائی ہوئی حالت میں بھی نفرت کی غماض تھیں۔

خوف اور دہشت سے سن ہو کر میں اسے چند لمحوں تک گھورتا رہ گیا پھر ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے کی آواز مجھے ہوش میں لے آئی۔ بے ہنگم سانس لیتے ہوئے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا۔ مردہ شخص کے قریب ٹیلیفون میز پر پڑا ہوا تھا۔ ماؤف سے ذہن کے ساتھ میں بے حس و حرکت وہیں کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ گھنٹی خود بخود بند ہو گئی۔

پھر الجھن کے عالم میں میں الٹے پاؤں واپس ہوا۔ ذہن میں فوری خیال یہ تھا کہ یہاں سے نکل چلوں مگر جیسے ہی صدر دروازے کے قریب پہنچا دہشت اور خوف میں کمی آ گئی اور ذہن سوچنے کے قابل ہو گیا۔ میرے قدم بے اختیار رک گئے۔

گارڈی قتل ہو چکا تھا۔ کسی نے اسے شوٹ کیا تھا یا پھر اس کے سینے میں چاقو گھونپ

کہ اسے ہلاک کر دیا تھا کیا قاتل کوئی ایسا مرد یا عورت تھی جسے گارڈی بلیک میل کر رہا تھا! فلم گھر میں تھی یا قاتل لے گیا تھا؟ اگر یہ فلم پولیس کے ہاتھ لگ گئی تو میرا اور لنڈا کا مستقبل غارت ہو کر رہ جائے گا۔ اس صورت میں پولیس فلم میں دکھائی دینے والی ہر عورت اور اس کے شوہر پر گارڈی کے قاتل ہونے کا شبہ کرنے میں حق بجانب ہوگی مجھ سے پہلے نمبر پر تفتیش کا نشانہ بنایا جائے گا۔ پوچھ تاچھ کرتے ہوئے پولیس لوریڈان تک جا پہنچے گی۔ اور وہ گواہی دے گا کہ اس نے مجھے گارڈی کے گھر کی طرف آتے ہوئے دیکھا تھا۔

کریڈن؟ ۔ وہ بھی تو گارڈی کے گھر کی طرف سے جا رہا تھا۔ ممکن ہے وہی گارڈی کا قاتل ہو۔ اس لیے حد امکان تھا اپنی سفارتی مسکراہٹ اور دولت کے باوجود وہ ایک سنگدل اور سفاک شخص تھا۔ ہو سکتا ہے بیوی کو پولیس کے ہاتھوں سے بچانے کے لئے اس نے گارڈی جیسے کمینہ صفت شخص کو قتل کر دیا ہو۔

کیا مجھے رک کر فلم ڈھونڈنا چاہیے! مگر نہیں اگر کوئی آگیا تو بری طرح پھنس جاؤں گا اس خیال کے ساتھ ہی میرے قدم اٹھنے لگے مگر ایک ہی قدم اٹھا کر میں پھر رک گیا گارڈی میرا منتظر تھا۔ لنڈا کے متعلق فلم کا حصہ اس نے ریڈی رکھا ہو گا۔ اس حصے کی تلاش کرنے کا خطرہ مول لینا ہی ہو گا۔ اسی خیال سے لونگ روم کی طرف بڑھ رہا ہی تھا کہ باہر کسی کار کے رکنے کی آواز سنائی دی۔

کچھ سوچے سمجھے بغیر تیزی سے قدم بڑھا کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ بالائی منزل میں پہنچنے کے بعد صدر دروازے کی گھنٹی بجتی سنائی دی دھڑکتے دل کے ساتھ میں وہیں رک کر نیم روشن لابی میں جھانکنے لگا۔

ایک مرتبہ اور گھنٹی بجانے کے بعد کسی نے دھکیل کر دروازہ کھولا اور ایک عورت

کی آواز سنائی دی تھی۔"

میں نے ادھر جھک کر دیکھا اور لونگ روم کی طرف جاتی ہوئی ایک عورت کی جھلک دکھائی دی وہ اتنی تیزی سے گئی کہ میں اس کے پچھلے سے خاکے کے سوا اور کچھ نہ دیکھ سکا۔ پھر اس کی ایک ہلکی سی چیخ میرے کانوں سے ٹکرائی۔

آہستہ آہستہ آہٹ پیدا کئے بغیر میں سیڑھیاں اترنے لگا۔ اتنے میں ٹیلیفون کا ڈائل گھمانے کی آواز آئی یقیناً وہ پولیس کو فون کر رہی تھی۔ اب میں لابی میں پہنچ چکا تھا۔

صدر دروازے پر پہنچ کر میں نے اس کی چلاتی ہوئی آواز سنی: "یہ قتل کا کیس ہے۔ کسی کو فوراً بھیجو۔"

میں خاموشی سے صدر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اب وہ فون پر چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی۔ "میں ۱۸۹ ایسٹ ایونیو سے بول رہی ہوں۔"

جی چاہا، سرپٹ بھاگنا شروع کر دوں مگر ایسا کرنے میں خطرہ تھا۔ صدر دروازے کے ہینڈل کو رومال سے صاف کرنے کے بعد میں روش پر ہو لیا۔ اس گھر میں صرف دروازے کے ہینڈل کو میں نے چھوا تھا۔ سڑک پر پہنچنے کے بعد میں نے تیزی سے قدم اٹھانے شروع کر دیئے۔

گھر پہنچا تو بری طرح ہانپ رہا تھا۔ خوش قسمتی سے راستے میں کسی سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ کانپتے ہاتھوں سے میں نے صدر دروازے کی چابی جیب سے نکالی اور اسے قفل میں ڈال کر گھمایا مگر چابی نے گھومنے سے انکار کر دیا۔ دوبارہ کوشش کی اور پھر چابی نکال کر دروازے کے ہینڈل کو گردش دی اور دروازہ کھل گیا۔ لابی میں داخل ہوتے وقت خیال آیا۔ شاید جاتے وقت میں دروازہ مقفل کرنا

بھول گیا تھا۔

صدر دروازہ بند کرتے ہی پولیس کار کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ سائرن کی آواز تیزی سے میری قیام گاہ کے سامنے سے گذر کر ماند پڑتے پڑتے معدوم ہو گئی۔

۴

اپنے لونگ روم کے جانے پہچانے اور مانوس ماحول میں ذہن سوچنے کے قابل ہوا اور ایک کرسی پر بیٹھ کر میں نے صورت حال کا ذہنی تجزیہ کیا۔

گاوڈی قتل ہو چکا تھا۔ کسی عورت کی اطلاع پر پولیس موقع واردات پر پہنچ چکی تھی۔ اب وہ جلد ہی گھر کی تلاشی لے گی۔ اور انگلیوں کے نشانات وغیرہ ڈھونڈنے کی کوشش کرے گی اگر فلم پولیس کے ہاتھ لگ گئی تو لنڈا، میں، مارک اور میبل کریڈن، فرینک اور سلی لیٹی مر اور جانے کون کون غیر خوشگوار تعیش کا نشانہ بنیں گے فلم دیکھتے ہی پولیس کو فوراً معلوم ہو جائے گا کہ ہماری بیویاں ویلیم سٹور سے سرقہ کی مرتکب ہوتی رہی ہیں۔ اور یہ بات واضح طور پر مقصد قتل پر محمول کی جائے گی۔ پھر سب سے پوچھ گچھ ہوگی۔ اور اگر اس بات کا انکشاف ہو گیا کہ قتل کے وقت مارک کریڈن گھر کے آس پاس دیکھا گیا تھا تو وہ نمبر ایک مشتبہ شخص ہوگا اور پھر میں۔ ہاں اگر کریڈن اپنا منہ بند رکھے اور میں بھی تو پھر بچنا ممکن تھا۔ کیوں نہ کسی طرح کریڈن کو

خاموش رہنے کی ترغیب دینا ہوگی۔

اسی خیال کے پیش نظر میں نے ریسیور اٹھایا اور کمریڈن کے گھر کے نمبر گھمائے۔ فون کا جواب بٹلر نے دیا اور میرے مطالبے پر کمریڈن کو فون پر بلا لایا۔ میں نے کہا۔ "کمریڈن غور سے سنو۔ مسٹر ذرا لیٹھ سے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری بیوی ولیکم سٹور سے چیزیں چرائی رہی ہے۔ میری بیوی بھی چوری کی مرتکب ہوئی ہے اور مجھے بلیک میل کیا جا رہا تھا مجھے یقین ہے کہ تمہیں بھی بلیک میل کیا گیا ہوگا۔ آج رات میں گارڈیی کو رقم دینے گیا مگر وہ مرا پڑا تھا۔ میں نے تمہیں اور تم نے مجھے الیٹ ایونیو پر اس کے گھر کے قریب ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ پولیس تحقیقات کرے گی۔ ہم دونوں کے لئے یہی بہتر ہے کہ یہ بیان دیں کہ ہم نے ایک دوسرے کو نہیں دیکھا۔"

ایک لمبے وقفے کے بعد وہ بولا۔ "معقول بات ہے۔ تم نے مجھے نہیں دیکھا اور میں نے تمہیں نہیں دیکھا۔ یہی تجویز کرتے ہو نا؟"

"ہاں۔"

"ٹھیک ہے۔ یہی بیان دیا جائے گا۔" اس نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

اپنے فون کا ریسیور رکھتے وقت میں نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا یقین نہ آرہا تھا۔ کہ اس آسانی سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

اب لنڈا کو سنبھالنے کا مسئلہ تھا۔ فون پر اسے سمجھانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا چنانچہ بادل نخواستہ اس سے ملنا ضروری بات تھی اس ارادے سے اٹھا تو ریوالور اور ماسٹر پر نظر پڑی جو صوفے پر اسی طرح پڑا تھا۔ انہیں میز کی دراز میں رکھنے کے بعد بتیاں بجھائیں اور صدر دروازہ مقفل کر کے گیٹ کی طرف قدم بڑھائے گیٹ کے قریب پہنچا تھا۔ کہ سائرن کی آواز سنائی دی اور پھر دو اور پولیس کاریں

فراٹے بھرتی ہوئی سڑک پر سے گذر گئیں۔

لوسیلی کے ہاں پہنچ کر گھنٹی کا بٹن دبایا اور کسی قدر تاخیر سے دروازہ کھولنے کے بعد لوسیلی نے دروازہ کھول دیا۔ اس کے پیچھے پیچھے لونگ روم میں گیا جہاں لنڈا اب بھی صوفے پر آرام کر رہی تھی۔ لوسیلی بولی: ”میرا خیال ہے تم دونوں کو تنہا چھوڑ دوں تاکہ کھل کر باتیں کر سکو۔“

”نہیں۔ تمہارے جانے کی ضرورت نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم بھی ملوث ہو جاؤ۔“ میں نے کہا اور پھر اختصار سے گارڈی کے گھر جانے اور اسے مردہ پائے جانے کا حال کہہ سنایا۔ یہ سن کر لنڈا کا چہرہ ست گیا اور آنکھوں میں مردنی چھا گئی۔

لوسیلی بولی: ”چلو اچھا ہے۔ اب تم رقم ادا کرنے سے تو بچ گئے۔“

”رقم کا سوال نہیں۔ اگر فلم پولیس کے ہاتھ لگ گئی تو سب کی لٹیا ڈوب جائے گی۔“ میرا روئے سخن لنڈا کی طرف تھا۔

لنڈا اچانک پھٹ پڑی۔ ”آگ لگے اس گھڑی کو جب میں نے تم سے شادی کی تھی۔ لوسی! میری مدد کرو۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔“ گویا وہ لوسیلی کو مجھ سے زیادہ اہم اور اپنا ہمدرد سمجھ رہی تھی۔

”کیا کرنا چاہیئے؟“ لوسیلی نے سگرٹ کی راکھ جھاڑتے ہوئے کہا: ”تم طلاق چاہتی ہو؟ یہی بات ہے نا؟“

”ہاں۔“

”تو پھر سیدھی سی بات ہے۔“ لوسیلی نے میری طرف دیکھا۔ ”میرا خیال ہے لنڈا کو طلاق دینے پر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔“

اچانک احساس ہوا کہ لنڈا سے نجات پا کر کتنا سکون حاصل ہوگا۔ شادی کے وقت سال، اس کی طرف سے کوسنے اور شکایتیں ہی سنتے گذرے تھے۔ میں نے کہا: ”ٹھیک

ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

"تو پھر یوں کرتے ہیں کہ ہم فوری طور پر ڈلاس روانہ ہو جاتے ہیں۔" لوسیلی بولی۔
"تمہاری ماں سے آپریشن کی من گھڑت خبر طلاق کے متعلق چہ میگوئیاں ہونے سے روک دے گی۔ لنڈا! کپڑوں اور اپنی اشیاء کے متعلق فکر نہ کرو۔ سیلٹو ہر شے تمہیں بھجوا دے گا۔ میرا خیال ہے وہ تمہیں کچھ رقم بھی دے دے گا۔ کوئی کسر رہی تو میں پوری کر دوں گی۔"
لنڈا سسکیاں بھرنے لگی۔ "او ڈارلنگ لوسی تم نہ ہو تیں تو جانے میرا کیا انجام ہوتا۔"
عجیب بد مزگی اور بے کیفی محسوس کرتے ہوئے میں نے بٹوے میں سے تین ہزار ڈالر کے نوٹ نکال کر میز پر ڈال دیئے اور اٹھ کر کہا۔ "یہ رقم رکھ لو۔ میں اب چلتا ہوں۔" پھر میں لوسیلی سے مخاطب ہوا۔ "کیا تم آج رات ہی ڈلاس روانہ ہو سکتی ہو۔؟"
وہ مسکرائی۔ "ہاں۔ ہم ایک گھنٹے کے اندر چل دیں گے۔"
اس کے بعد لنڈا کی طرف دیکھے بغیر میں وہاں سے رخصت ہو لیا۔ وہ بدستور سسکیاں بھر رہی تھی۔

واپس گھر پہنچ کر میں نے جین کو فون کیا اور اس کی آواز سن کر پوچھا۔ "کیا کہیں مل سکتی ہو؟ کچھ الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔"
"میرے ہاں چلے آؤ۔ پتہ یہ ہے۔ ۱۱۹ ویسٹ سائیڈ ٹاپ فلور۔"
"بیس منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔"
دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ میکس بیری تھا اس نے بتایا کہ اس نے ٹھیکے کے معاہدے کی فوٹو کاپی حاصل کر لی ہے اور اب ہینڈ کے خلاف ٹھوس شہادت کی بنا پر بڑا جاندار آرٹیکل لکھا جا سکے گا۔

"بہت خوب۔" میں بولا۔ "تفصیل سے کل بات کریں گے۔ تمہارے لئے پستول، پرمٹ اور ریوالور مجھے مہیا کر دیا گیا ہے۔"

"اچھا۔ کل لے لوں گا۔ لہٰذا ٹھیک ہے۔"

"بالکل۔ اچھا اب میں مصروف ہوں۔" اور یہ کہہ کر میں نے رسیور رکھ دیا۔

دروازے کی طرف دوبارہ گامزن ہوتے ہوئے خیال آیا کہ ریوالور حاصل ہو ہی چکا ہے تو کیوں نہ اسے ساتھ رکھوں۔ رات کے وقت اگر کسی اقدام سے دوچار ہو گیا اور ریوالور گھر پہ ہوا تو کس کام کا۔ اسی خیال کے تحت میز کی دراز میں سے ریوالور اور ہولسٹر نکالا اور ہولسٹر سجانے کے بعد ریوالور اس میں رکھ رہا تھا کہ بارود کی بو محسوس ہوئی میری قوت شامہ بڑی حساس ہے اور بعض اوقات وہ بو بھی محسوس کر لیتا ہوں جو اکثر لوگ کسی طرح بھی محسوس نہیں کر پاتے۔ میں نے ریوالور کی نال اٹھائی اور ناک کے قریب لے گیا۔ بارود کی بو بتا رہی تھی کہ ماضی قریب میں اس ریوالور سے فائر کیا گیا ہے ایک طویل لمحے تک ریوالور کو گھورنے کے بعد اس کا میگزین نکالا۔ مجھے یاد تھا کہ میں نے چھ گولیاں بھری تھیں مگر اب میگزین میں پانچ گولیاں تھیں۔

ریڑھ کی ہڈی میں سنسناتی لہر سرائیت ہوتی محسوس ہوئی۔ میرے ریوالور سے فائر کیا گیا تھا۔ کیا گولی کا خالی خول اس وقت گارڈی کے لونگ روم میں کہیں پڑا ہوا تھا!

گھنٹی بجنے پر عینی نے فوراً ہی دروازہ کھول دیا اس نے کڑھے ہوئے سلیپر اور شب خوابی کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس لباس میں اس کی نسوانی رعنائیاں اجاگر ہو گئی تھیں اور وہ بڑی دلکش دکھائی دے رہی تھی۔

آراستہ و پیراستہ بڑے کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کرتے وقت اس

سے پوچھا۔ "کیا کوئی نئی مصیبت پڑ گئی ہے؟"

"ہاں۔ مجھے یہاں آنا لازم نہیں تھا۔ لیکن اور کوئی میرا راز دار بھی تو نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ لنڈا نے طلاق مانگی ہے۔"

"اوہ۔ بہت افسوس ہوا یہ سن کر بیٹھ جاؤ۔" یہ کہہ کر وہ خود ایک کرسی پر جا بیٹھی۔ "اور کیا الجھنیں ہیں؟"

میں نے بیٹھ کر اس شام کے سارے واقعات اسے سنا دیئے اور آخر میں ریوالور کے میگزین میں پانچ گولیوں کا ذکر کر دیا اور کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ کسی نامعلوم شخص نے میرا ریوالور اڑایا۔ جاکر گارڈی کو اس سے ہلاک کیا اور ریوالور لاکر دوبارہ اسی جگہ رکھ دیا۔ یوں تم قیاس کر سکتی ہو کہ میں کسی ابتر صورت حال سے دوچار ہونے والا ہوں۔"

"لیکن تمہیں یہ کیا معلوم کہ گارڈی کو گولی ماری گئی ہے۔ ممکن ہے اسے چاقو گھونپا گیا ہو۔"

"لیکن ریوالور چلایا گیا اور گارڈی قتل ہوا ہے۔ میگزین میں ایک گولی کم ہونے کا اور کیا مطلب لیا جا سکتا ہے؟"

جین نے سر کو جنبش دی۔ "ہوں۔ چلو مان لیا کہ اسے تمہارے ریوالور سے ہلاک کیا گیا۔ اب معلوم شدہ حقیقتوں کا جائزہ لیں۔ والی کی رپورٹ کے پیش نظر بریڈن اور لینی مردونوں ہی گارڈی کے پنجے سے نجات پانے کے خواہاں تھے۔ تم نے لینی مر کو اپنے گھر کے باہر دیکھا اور یہ بھی تم نے بتایا ہے کہ تمہارا صدر دروازہ مقفل نہیں تھا۔ فرض کر دو تم سے ملنے آیا ہو اور اندر جا کر ریوالور اٹھا لیا ہو۔ پھر وہ گارڈی کے گھر جا کر اسے اس وقت قتل کر آیا ہو جب وقت تم لنڈا سے ملنے گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے واپس آ کر ریوالور اسی جگہ رکھ دیا۔ بالکل یہی عمل بریڈن بھی کر سکتا تھا۔"

"ہاں لیکن پولیس کو ان مفروضات سے کوئی دلچسپی نہ ہوگی۔"

کچھ دیر تک گھٹنوں پر ہاتھ رکھے وہ بے حس و حرکت بیٹھی رہی۔ پھر بولی۔

"میرا خیال ہے کہ اب ریوالور سے چھٹکارا پا کر تمہیں پولیس کو رپورٹ دے دینی چاہیئے کہ تمہارا ریوالور کسی نے تمہاری کار میں سے چرا لیا ہے۔"

"یہ بات میں نے اب تک نہ سوچی تھی۔"

"ریوالور تمہارے پاس ہی ہے نا؟" اس نے پوچھا

"ہاں۔"

"اس سے چھٹکارا پانے کی کیا سبیل کرو گے؟"

مختلف تدبیریں سوچنے کے بعد آخر میں نے زبان کھولی۔ "مصنوعی جھیل کو تو پولیس غوطہ خوروں کے ذریعے کھنگال سکتی ہے اس کو ڈرے کرکٹ کے ڈھیر میں پھینکنا زیادہ موزوں ہوگا۔"

"لاؤ ریوالور مجھے دو۔ یہ کام میں کر دوں گی۔"

"نہیں نہیں میں تمہیں نہیں گھسیٹنا چاہتا۔ ہو سکتا ہے کوئی تمہیں دیکھ لے اور تم پکڑی جاؤ۔ یہ کام میں خود کروں گا۔"

وہ پورے اعتماد کے ساتھ مسکرائی۔ "مرد لوگ ہیرو بننا پسند کرتے ہیں۔ مگر کبھی کبھار ایسا کرتے ہوئے نقصان اٹھا بیٹھتے ہیں۔ لاؤ ریوالور مجھے دو۔ پینیر الکار ذکر دو۔ اور اب گھر جاکر آرام کرو۔"

اس مرتبہ اس کے مطالبے میں وہ خلوص اور اپنائیت تھی۔ کہ میں مزید ضد نہ کر سکا اور رکتے جھجکتے ہوئے ریوالور اس کے حوالے کر دیا۔ وہ اٹھی اور صدر دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ بادل نخواستہ میں بھی اٹھا۔ "جیسے یہ الجھنیں دور ہو جائیں تو میں اپنے اور تمہارے

متعلق ایک فیصلہ کرنے کا بڑا آرزومند ہوں۔"

"ایک وقت میں ایک کام ہونا چاہیئے سیٹھ۔" اور یہ کہہ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔

باہر اپنی کار میں بیٹھ کر چند لمحوں تک سوچتا رہا۔ میری کتنی خواہش تھی اسے بتا دوں کہ مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے۔ لیکن شاید اس نے ٹھیک کہا تھا۔ ان باتوں کے لئے یہ وقت غیر موزوں تھا۔ ایک وقت میں ایک کام۔ اس کے بعد اپنے اگلے اقدام کا خیال آیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ فوراً ہی پولیس کے پاس جا کر ریوالور چوری ہونے کی رپورٹ کرنا مناسب نہ ہوگا۔ یہ کام صبح کرنا چاہیئے۔ پولیس کو بیان دوں گا کہ ریوالور گلو کمپارٹمنٹ میں رکھا تھا آج صبح دفتر آ کر کار کا گلو کمپارٹمنٹ دیکھا تو ریوالور غائب پایا چنانچہ فوراً اطلاع دینے چلا آیا۔

اگر کریڈن نے اپنا منہ بند رکھا اور لنڈا سے متعلق فلم پولیس برآمد نہ کر سکی تو میں ہر طرح محفوظ تھا۔ مجھے چاہے یہ ثابت ہو جائے کہ گارڈی میرے ریوالور سے قتل ہوا کوئی جیوری مقصد قتل کے تعین کے بغیر مجھے مجرم قرار نہ دے سکتی تھی۔

لیکن حالات کا رخ کچھ اور ثابت ہوا۔

گیراج کے سامنے کار روکتے وقت ایک پولیس کار دکھائی دی اسے دیکھ کر میرے دل کی دھڑکنیں وارفتہ ہو گئیں۔ اتر کر گیراج کا دروازہ کھول رہا تھا کہ پچھلے ہفتے کے دھوں اور قوی الجثہ سارجنٹ لیوبمبر پولیس کار سے اتر کر میرے پاس آ گیا

"مسٹر میکن؟"

"ہاں سارجنٹ۔"

"کچھ گفتگو مطلوب ہے۔"

"بہت بہتر۔ کار گیراج میں رکھ لوں۔"

کار رکھنے کے بعد گھر کے اندر ہم دونوں لونگ روم میں چلے گئے اور اپنی میز کے پیچھے

بیٹھتے ہوئے میں نے پوچھا۔ "ہاں تو کیا بات ہے سارجنٹ؟ بیٹھ جاؤ۔"

اس کی بے قرار نگاہیں مسلسل میرا جائزہ لیتی رہی تھیں۔ پتھر یلے چہرے کے ساتھ وہ بولا۔ "تمہارے پاس ۳۸۔ آٹومیٹک نمبر ۳۴۵۵۳ ہے جس کا پرمٹ نمبر ۵۵۶۷۶ ہے؟"

"ہاں ایک آٹومیٹک تو ہے میرے پاس لیکن نمبر مجھے یاد نہیں۔" بٹوے میں سے پرمٹ نکال کر میں نے اسے تھما دیا۔

پرمٹ کا معائنہ کرنے کے بعد اسے میز پر میرے سامنے رکھتے ہوئے اس نے سوال کیا۔ "ریوالور کہاں ہے؟"

"میری کار کے گلو کمپارٹمنٹ میں۔" میں نے جواب دیا۔

"میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"وہ کیوں؟"

"بیکار سوال نہ کرو۔ جاؤ ریوالور لے آؤ۔"

میں نے اسے گھورا۔ "وارنٹ تلاشی لائے ہو سارجنٹ؟"

اس نے سر ہلایا۔ "نہیں۔ لیکن لا سکتا ہوں؟"

"اگر مجھے معاملے کا سر پیر بتا دو تو میرا تعاون حاصل کر سکتے ہو سارجنٹ۔"

برف کی ٹکڑیوں جیسی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے اس نے میرا جائزہ لیا۔ پھر جیب میں سے ایک گولی کا خول نکال کر میز پر رکھ دیا۔ "کبھی جیس گارڈی کے متعلق سنا ہے؟"

"جیس گارڈی؟ وہ جو ولیم سٹمر کا منیجر ہے؟"

سارجنٹ نے سر کو اثباتی جنبش دی۔ "ہاں کسی نے گولی مار کر اسے قتل کر دیا ہے اور یہ خول مجھے اس کے کمرے سے دستیاب ہوا ہے۔"

میں نے خول اٹھا کر قریب سے معائنہ کیا۔ "کیا یہ شہادت ہے؟"

"ہاں۔"

خون کا جائزہ لینے کے بعد میں نے یہ اس کی طرف بڑھایا تو اس کے چہرے پہ جیسا مسکراہٹ کے انداز میں کھل گیا۔ "یہ تم تحفے کے طور پر رکھ سکتے ہو۔ گارڈی کا قصہ تمام ہوا۔ خس کم جہاں پاک۔ تم نے اگر اب تک اپنے ریوالور سے چھٹکارا نہیں پایا تو فوراً اسے گم کر دو اور اس کی گمشدگی کی اطلاع پولیس کو دے دو۔ اس ناہنجار کو گولی مار کر تم نے بہت سے لوگوں کی مشکل آسان کر دی ہے۔"

"تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ اسے میں نے گولی ماری ہے؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ خون بالکل نیلا ہے۔ تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ تمہارے لئے گولیوں کا ڈبہ خریدا گیا ہے۔"

"اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ میں نے گارڈی کو گولی ماری ہے؟"

"یہ سوال مجھ سے پوچھنا" وہ اٹھا اور جاتے جاتے رک کر بولا۔ "خیال رکھنا لیفٹیننٹ گولڈ سٹین اس کیس کو ہینڈل کر رہا ہے۔ وہ اس وقت موقع واردات پر کھا پچھاڑ کر اسکانات صادر کر رہا ہے۔ یہ محض اتفاق تھا کہ میری گشتی کار موقع واردات کے قریب تھی اور میں سب سے پہلے وہاں پہنچا۔ گولڈ سٹین مجھے اتنا ہی پسند کرتا ہے جتنا کہ تم کینسر کو پسند کرتے ہو۔"

"میں نے گارڈی کو قتل نہیں کیا۔"

"اگر گولڈ سٹین کو قائل کر سکے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں" وہ بولا۔ اور دروازے کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

"سارجنٹ" میں بولا۔ "کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔ جن کی مشکل گارڈی کی ہلاکت سے آسان ہوئی ہے؟"

"بیکار سوال اچھے نہیں ہوتے مینیس۔" اس نے کہا اور رخصت ہو گیا۔
میں بے حس و حرکت بیٹھا خول کو گھورتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کی کار روانہ ہونے کی آواز سنائی دی۔ پھر میں نے خول کو جیب میں ڈال لیا۔ مجھے یاد آیا، ڈیبر نے ایک مرتبہ بتایا تھا کہ برنیر اپنی خوبصورت بیوی کا دیوانہ ہے۔ تو کیا وہ بھی سٹور سے اشیاء چراتی رہی ہے اور کیا گارڈی برنیر کو بلیک میل کر تا رہا ہے!"
گولڈسٹین کے متعلق یہ معلوم تھا کہ وہ بڑا چلتا پرزہ پولیس افسر ہے اگر اسے بلیک میل کے لئے راستہ ہموار کرنے والی فلم مل گئی تو میں مصیبت میں پڑ سکتا تھا مگر کریڈن، لیٹی مرا اور شاید برنیر بھی تو مصیبت میں پڑ سکتے تھے۔
اسی ادھیڑ بن میں جین کا خیال آ گیا اور اس کی آواز سننے کے لئے دل مچل اٹھا اسی تمنا کو پورا کرنے کے لئے فون کیا مگر وہاں سے کوئی جواب نہ پا کر اٹھا اور تہہ خانے میں لگے ہوئے بائلر روم میں جا کر خول کو بھٹی میں پھینک دیا۔ دوبارہ لونگ روم میں آ کر پھر جین سے بات کرنے کی کوشش کی مگر اس مرتبہ بھی ناکامی نے منہ چڑا دیا۔ فکر مند ہو کر میں سگرٹ پر سگرٹ پھونکنے لگا۔ اور آدھ گھنٹے بعد دوبارہ جین کے گھر کا نمبر ڈائل کیا۔

"ہاں" اس نے جواب دیا۔

اس کی آواز گرم سیسے کی طرح میرے کانوں میں اتر گئی اور میں بولا "تم سے بات کرنے کی کئی بار کوشش کر چکا ہوں جین۔ میں ...."

"اب نہیں، کل صبح دفتر میں بات ہوگی۔" اس نے کھنچی کھنچی آواز میں کہا۔ "سب ٹھیک ہو گیا ہے۔ میرا مطلب پا گئے ہوگے ذرا فکر نہ کرو۔" اور اس نے ریسیور رکھ دیا۔
میں نے اطمینان کی ایک لمبی سانس لی۔ تو گویا اس نے بجیرد خوبی ریوالور سے

چھٹکارا پالیا تھا۔

اب ایک اور طویل اور تنہا رات سر پہ کھڑی تھی۔

کافی ختم کی تھی کہ اخبار والا کیلیفورنیا ٹائمز پھینک گیا۔ میں نے لپک کر اخبار اٹھایا اور جلدی جلدی گارڈی کے قتل کی خبر ڈھونڈنے لگا۔ اس خبر نے تیسرے صفحہ پر جگہ پائی تھی۔ خبر میں محض یہ ذکر تھا کہ ولیم سیلفریز سٹورز کے منیجر کی لاش اس کی قریبی دوست مس فریڈا ہاڈسن نے اس کے لونگ روم میں دیکھی۔ گارڈی کو گولی کا نشانہ بنایا گیا ہے اور لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین کیس کی تفتیش کر رہا ہے اس کا بیان ہے کہ قتل رات ساڑھے آٹھ اور نو بجے کے درمیان ہوا اور ابھی تک مقصد قتل واضح نہیں ہو سکا۔

اس کی قریبی دوست فریڈا ہاڈسن۔ کیا اس قریبی دوست کو یہ معلوم تھا۔ کہ گارڈی ایک بلیک میلر ہے۔

گھڑی میں وقت دیکھنے پر معلوم ہوا۔ سوا آٹھ بجے ہیں۔ اب جا کر پولیس کو ریوالور کی گمشدگی کے متعلق رپورٹ کرنا تھی۔ کافی دیر تک پولیس کے سامنے بیان کی جانے والی کہانی کی ذہنی جگالی کرنے کے بعد گیراج سے کار لی اور شہر جا پہنچا۔ میری عادت ہے۔ کہ ہمیشہ امپیریل ہوٹل کے نیوز سٹینڈ سے سگرٹ خرید کر دفتر جایا کرتا ہوں کیونکہ امپیریل ہوٹل کے قریب کار پارک کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

مجھے دیکھتے ہی نیوز سٹینڈ کی خوش مزاج خاتون نے ولنسٹن کے تین پیکٹ نکال کر کاؤنٹر پہ رکھ دیئے۔ "مارننگ مسٹر مینس۔" وہ بولی: "الیٹ لیک کے متعلق بڑی سنسنی خیز خبر چھپی ہے۔"

"اتنی بھی سنسنی خیز نہیں"، سگرٹ کے دام ادا کرتے ہوئے میں نے کہا۔ "یہ دنیا

تمام تر اور تشدد سے بھری پڑی ہے۔

"کیا اپنے رسالے میں اس قتل کے متعلق نہیں لکھو گے؟"

"ایسا کوئی خیال نہیں اور ابھی تو کچھ خاص یا تجسس خیز اطلاعات بھی سامنے نہیں آئیں۔"

"ممکن ہے سہ پہر کے اخبارات میں کچھ تفصیلات آئیں، کسی قتل کی تفصیلات میرے لئے دلچسپی کی حامل ہوتی ہیں۔"

اس خیال سے کہ ممکن ہے پولیس میری نقل وحرکت کی نگرانی کرے، میں ارادتاً وہاں کھڑا ادھر ادھر کی ہانکتا رہا۔ پھر اچانک بولا۔ "اوہ مجھے تو بہت سا کام پڑا ہے اور یہاں دس منٹ باتوں میں ضائع کردیئے۔"

"بہر حال دلچسپ باتیں تھیں۔ اچھا الوداع مسٹر مینسن۔" وہ بولی اور میں پیکٹ اٹھا کر چل دیا۔

دفتر پہنچا تو باہر زمانٹ میں جانے سمال چھٹی کرکے جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ادھر ادھر کی دو چار باتیں ہوئیں اور جب وہ رخصت ہو گیا تو میں نے پارکنگ لاٹ میں سے گاڑی بیک کی اور پولیس سٹیشن جا پہنچا۔

ڈیسک سارجنٹ جیک فرینکلن بڑی بیزاری کے عالم میں ایک زرد سے فارم کی خانہ پری کررہا تھا۔ یہ ادھیڑ عمر شخص پہلے ٹریفک میں سپاہی رہ چکا تھا اور اس نے ایک مرتبہ خطرناک ڈرائیونگ کرنے کے الزام میں میرا چالان کیا تھا۔ اب بھی مجھے دیکھتے ہی اس کا چہرہ تن گیا۔ "کیا بات ہے؟"

"اپنا ریوالور چوری ہونے کی رپورٹ کرنے آیا ہوں۔" میں نے پستول پرمٹ نکالا

اور اس کے سامنے رکھ دیا۔

پنسل کی تراشیدہ نوک اپنے کان میں گھماتے ہوئے اس نے کہا۔ "ہوں۔"

"کل رات گھر جانے سے پہلے میں نے ریوالور اپنی کار کے گلوکمپارٹمنٹ میں رکھا تھا صبح دفتر پہنچ کر گلوکمپارٹمنٹ کھول کر دیکھا تو ریوالور غائب تھا۔"

اس نے پنسل کان سے نکالی۔ نوک کا معائنہ کیا، میل کا ایک بڑا ذرہ جھاڑا اور پھر ایک فارم نکال کر اپنے سامنے رکھ لیا۔ "تمہارا نام اور پتہ؟"

نام کے بعد میرے منہ سے ایلٹ لیک کے الفاظ سنتے ہی اس نے بدگمان نگاہوں سے میری طرف دیکھا۔ "تم ایلٹ لیک میں رہتے ہو؟"

"اور کیا بتا رہا ہوں تمہیں!"

"اور ۳۸۔ کی چوری کی رپورٹ کرنے آئے ہو؟"

"ہاں یہ بھی صحیح ہے۔"

اپنی موٹی انگلی سے دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔ "وہاں جا کر بیٹھ جاؤ۔"

"میں ایک مصروف شخص ہوں اور ریوالور کی چوری کی رپورٹ کرنے آیا ہوں۔ یہاں بیٹھنے نہیں آیا۔"

چند لمحوں تک مجھے گھورنے کے بعد اس نے انٹرکام کا بٹن دبایا اور بولا۔ "لیفٹیننٹ ایلٹ لیک کا ایک باشندہ ۳۸۔ آٹومیٹک کی چوری کی رپورٹ کرنے آیا ہے۔"

انٹرکام سے آواز ابھری۔ "اسے اوپر بھیج دو۔"

فریکلن نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ "اوپر چلے جاؤ۔ فرسٹ فلور دوسرا دروازہ۔"

سیڑھیاں چڑھ کر میں پہلی منزل پر گیا اور دوسرے دروازے پر دستک دی

پھر اندر سے اجازت ملنے پر دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ لیفٹیننٹ گولڈسٹن ایک چھوٹے سے کمرے میں ایک پرانی میز کے پیچھے جلوہ افروز تھا۔

کنٹری کلب میں اس سے میری اور لنڈا کی اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں، وہ بہت اچھا سکا بیرا پلانے کا کھلاڑی تھا۔ کنوارا تھا اور سننے میں آیا تھا کہ اغلام بازی کا مریض ہے عام طور پر اپنے کام اور برنج کا شائق مشہور تھا۔ عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ فولادی بھوری رنگت کی آنکھیں بڑی سی چپچدار ناک اور سیاہ چھوٹے بال۔ کہا جاتا تھا کہ پولیس چیف شلنر کا دستِ راست ہے مجھے دیکھتے ہی وہ بولا۔ "ہیلو مسٹر میتھن! کیا تم ریوالور کی چوری کی رپورٹ کرنے آئے ہو؟"

"ہاں۔" اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے میں نے جواب دیا۔ "بہت سا کام پڑا ہے اس لئے مجھے جلدی سے فارغ کر دو۔ یہ ہے پستول پرمٹ۔ والی سٹفورڈ پر حملے کے بعد مسٹر شانڈلر نے ضروری خیال کیا کہ میرے پاس اپنی حفاظت کے لئے ریوالور ہونا چاہیئے یہ ریوالور کل میرے حوالے کیا گیا تھا اور میں نے اسے کاسکلوکیا رٹمنٹ میں رکھا تھا۔ پھر یہ میرے ذہن سے اتر گیا اور آج صبح دفتر پہنچ کر گلو کپارٹمنٹ کھولا تو ریوالور غائب تھا۔"

اس نے ایک پیڈ سامنے گھسیٹ کر پن اٹھا لیا۔ "کل رات دفتر سے کس وقت گھر گئے؟"

"ساڑھے سات بجے شام"

"کیا سیدھے گھر گئے تھے؟"

"ایڈمنسن بار میں کھانا کھا کر گھر گیا تھا۔"

"کیا کھانا گھر میں نہیں کھاتے؟"

"عموماً گھر پر کھاتا ہوں۔ لیکن کل رات میری اہلیہ ایک سہیلی کے ہاں گئی ہوئی تھی۔"

"کار کو مقفل چھوڑا کرتے ہو!"

"نہیں۔ کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔"

"کھانا کھانے کے بعد سیدھا گھر گئے تھے؟"

"ہاں اور گھر سے ڈاک لے کر مس یاور کے گھر گیا۔ میری بیوی وہیں گئی تھی۔ ڈاک بیوی کے حوالے کر کے کچھ دیر باتیں ہوتی رہیں۔ میری ساس بیمار ہے اور میری بیوی اور مس یاور ڈلاس جانے کے لئے تیار ہو رہی تھیں۔ ان سے رخصت ہو کر میں پھر گھر آ گیا۔"

"مس یاور کے گھر کے باہر بھی کار کو غیر مقفل چھوڑا تھا۔"

"ہاں۔"

"گھر کس وقت پہنچے؟"

"میرا خیال ہے اس وقت نو بجے کو تھے۔ کار گیراج میں رکھ کر کام میں مصروف ہو گیا۔ آج صبح سگمنٹ لینے ایمپیریل ہوٹل گیا اور کار۔۔۔"

"غیر مقفل چھوڑ گئے!"

"ہاں۔ دفتر پہنچ کر اتر نے سے پہلے گلوو کمپارٹمنٹ کھول کر دیکھا اور ریوالور کو غائب پایا۔"

گولڈ سٹین نے اپنی تحریر پر نظر ڈالی۔ "تو گویا ریوالور گلوو کمپارٹمنٹ میں رکھنے کے بعد کسی وقت بھی کار کو قفل نہیں لگایا؟"

"ہاں۔ اسے میری لاپرواہی یا حماقت کہہ لو۔ لیکن کار کو مقفل کرنے سے کہیں زیادہ اہم کام مجھے مصروف رکھتے ہیں۔"

اس نے سر ہلایا۔ "تمہاری یہ بات تسلیم کرتا ہوں۔ رسالے پر تمہیں کافی محنت کرنا پڑتی ہو گی۔ اچھا اب زیر بحث مسئلے سے متعلق بات ہو جائے۔ کل شام کے بعد تم نے مختلف مقامات

پر غیر مقفل کار کھڑی کی۔ ان میں سے کسی جگہ سے بھی ریوالور چوری ہو سکتا تھا۔ چرایا گیا اسلحہ ہمارے لئے بڑی الجھنوں کا باعث بنتا ہے مسٹر مینس۔" اس نے قلم سے انگوٹھے کے ناخن پر تھپکی دی۔ "تمہارے ایک ہمسائے جیسی گارڈی کے قتل کی تحقیقات پر مجھے مامور کیا گیا ہے۔ اسے ۳۸ ۔ آٹو میٹک سے قتل کیا گیا ہے۔" اس نے اچانک گھور کر مجھے دیکھا اس موڑ کی مجھے پہلے سے توقع تھی چنانچہ میں نے اپنے چہرے پر نیم توجہی طاری رکھی۔

"ہاں۔ میں نے یہ خبر آج اخبارات میں پڑھی تھی۔ اچی لاپروائی پر مجھے افسوس ہے" "گارڈی سے کس حد تک واقف تھے؟"

اب میری باری تھی کہ اسے گھور کر دیکھوں۔" یہ کیسی عجیب بات ہے لیفٹیننٹ؟ کیا یہ سوچ رہے ہو کہ سرقہ شدہ ریوالور سے گارڈی کو قتل کیا گیا ہے؟"

وہ مسکرا دیا۔" پہلے تو اس بات کے متعلق مجھے پر یقین ہونا ہو گا۔ کہ ریوالور واقعی چوری ہوا ہے۔ پھر اس بات پر کہ اسی ریوالور سے گارڈی کو قتل کیا گیا ہے۔ تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ گارڈی کو کس حد تک جانتے تھے؟"

"میری اس سے کوئی جان پہچان نہیں تھی۔ نہ ہی کبھی اس کے سٹور میں جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ دو دن پہلے وہ مجھ سے ملنے آیا تھا۔ اس سے پہلے اسے دیکھا تک نہ تھا۔"

گولڈسٹین کے پتلے لب بھنچ گئے۔" وہ گھر پر ملنے آیا تھا؟"

"نہیں دفتر میں آیا تھا۔ اشتہارات کے نرخ معلوم کرنے کے بعد اس نے کہا کہ وہ اپنے سٹور پر ایک مضمون لکھوانا چاہتا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ اس قسم کے مضمون ہمارے رسالے میں جگہ نہیں پاتے۔"

"وہ خود تم سے ملنے آیا۔ کیا وہ فون نہیں کر سکتا تھا؟ سٹور سے تمہارے دفتر تک

کافی فاصلہ ہے۔"

"یہ فاصلہ میں ہر روز طے کرتا ہوں اور کبھی خیال تک نہیں آیا۔"

قدرے توقف کے بعد وہ بولا۔" چونکہ تمہیں ۲۸۰۰ تو میتک جاری کیا گیا تھا اس لئے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ رات آٹھ اور نو بجے کے درمیان تم کہاں رہے؟"

اپنے ہاتھوں میں نمی محسوس کرنے کے باوجود میں نے چہرے پہ کوئی تاثر نہ آنے دیا۔" میرا خیال ہے یہ بات پہلے واضح کر چکا ہوں۔ رات سوا آٹھ بجے کے قریب میں مس یاورنکے ہاں اپنی بیوی کے پاس تھا۔ رات نو بجے کے قریب واپس گھر پہنچا اور ساڑھے گیارہ بجے تک کام کرتا رہا۔ پھر سو گیا۔"

"بیوی کے علاوہ کسی ہمسائے سے ملاقات ہوئی؟"

"آٹھ بجے جب گھر جا رہا تھا تو میری چل سے آمنا سامنا ہوا اسے تم جانتے ہو۔ چند منٹ تک ہم بات چیت کرتے رہے۔ پھر بیوی سے مل کر واپس ہوا تو فرینک لیبی مر سے ملاقات ہوئی۔ وہ بھی تمہارے سنا ماؤں میں سے ہے رات نو بجے کے قریب میری اس سے ملاقات ہوئی۔"

"اور کسی سے ملاقات نہیں ہوئی؟"

کرمڈل کے وعدے پہ بھروسہ کرتے ہوئے میں بولا۔" نہیں۔ اور کسی سے ملاقات نہیں ہوئی"

گولڈسٹین نے قلم رکھ دیا۔" شکریہ مسٹر سٹیفنس۔" پھر جیسے ہی میں اٹھنے کو ہوا، وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔" تھوڑا سا وقت اور دو، کانسٹیبل سٹیفنس۔ تمہارے پیشے کے لئے میرے دل میں بڑا احترام ہے اور اس کا مطلب ہے کہ میں تمہاری ذہنی صلاحیتوں کا معترف ہوں کارڈمی کا قتل کچھ عجیب سا ہے۔ وہ کسی اہمیت کا حامل شخص نہیں تھا۔ اور نہ ہی اب تک مقصد قتل واضح ہو سکا ہے۔" اس نے گھور کر میری طرف دیکھا۔" آخر کسی کو کیا

پڑی تھی کہ اسے قتل کرتا؟"

میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ "میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"تم گارڈی سے مل چکے ہو۔ وہ کس قسم کا انسان تھا؟" اس نے سوال کیا۔

میں اس جھالے میں آنے کو تیار نہیں تھا۔ "تمہارے قول کے مطابق وہ کسی اہمیت کا حامل نہیں تھا۔ ممکن ہے وہ اپنے کام میں ماہر ہو لیکن مجھے اس سے یا اس کے کام سے کوئی دلچسپی نہیں تھی چنانچہ میں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔"

"ہوں۔ فوٹو گرافی اس کا مشغلہ تھا۔ اس کے پاس ایک جدید انلارجر تھا اور تمام سازوسامان سے مزین ڈارک روم بھی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کے باوجود اس کی فوٹو گرافی کا کوئی نمونہ ہمارے ہاتھ نہیں لگا۔ میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا مسٹر میفس؟"

"ہاں۔ یہ عجیب سی بات لگتی ہے۔" میں نے کندھے اچکائے۔ "ممکن ہے اس نے حال ہی میں یہ مشغلہ اپنایا ہو اور ابھی تک کوئی تصویر نہ اتار سکا ہو۔"

اس نے سر کو نفی جنبش دی۔ "نہیں۔ ڈویلپنگ ٹینک اور پلیٹوں کی حالت سے ظاہر ہے کہ انہیں استعمال کیا گیا ہے۔ امکان ہے کہ قاتل ساری تصویریں لے گیا ہو۔ اگر امر واقعہ یہی ہے تو پھر مقصد قتل واضح ہو جاتا ہے اور ثابت ہو جائے گا کہ گارڈی بلیک میلر تھا۔"

"ہاں ہو سکتا ہے۔ اچھا لیفٹیننٹ۔ مجھے دفتر پہنچنا ہے۔"

"چلو تمہیں زیادہ زحمت نہ دوں۔" اس نے کہا اور میں اس سے رخصت ہو لیا۔

کار میں بیٹھ کر چند لمحوں تک سوچتا رہا۔ گولڈ سٹین کے ساتھ گفتگو سے ظاہر تھا کہ قاتل گارڈی کو قتل کرنے کے بعد فلمیں اٹھا لے گیا۔ یہ امر پریشان کن تھا کہ گولڈ سٹین اس صورت سے بلیک میلنگ کے مقصد قتل تک پہنچ گیا تھا۔ ایف بی آئی بھی رپورٹ سے ملاقات انکار کر سکتے تھے مگر نہ دو کوئی بھی لیکن مجھے یقین تھا کہ ... بھی ... بیان ... گا ...

ایک اور بات یاد آئی اور وہ یہ کہ گارڈی کے متعلق میں نے گولڈسٹین کو بتایا تھا کہ وہ اشتہار دینے کے لئے دفتر آیا تھا۔ مجھے یاد آیا۔ کہ وہ ٹیپ اب تک گھر کے ریکارڈر پر لگی ہوئی ہے جس میں گارڈی کے ساتھ میری گفتگو محفوظ تھی۔ اگر کہیں گولڈسٹین اچانک وارنٹ تلاشی کے ساتھ نازل ہو گیا تو وہ ٹیپ مجھے ڈبو کر رکھ دے گی۔ اس ٹیپ کو فوری طور پر ختم کرنے کی ضرورت ہے اسی خیال کے تحت میں عجلت سے گھر پہنچا اور لونگ روم میں گیا۔ لیکن ریکارڈر پر سے ٹیپ غائب ہو چکی تھی۔ معاً میری نظر فرانسیسی کھڑکی پر پڑی۔ ایک شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔ گویا کوئی کھڑکی کا شیشہ توڑ کر اندر آیا اور ٹیپ لے کر چلتا بنا۔

مجھے یقین تھا یہ پولیس کا کام نہیں ہو سکتا۔ تو پھر یہ کس کا کام تھا؟"

میں وہیں ریکارڈر کے پاس دیر تک کھڑا غور و فکر کی لہروں میں بہتا رہا۔ ٹیپ کا پولیس کے ہاتھ لگنا کسی طرح ظلم ہاتھ لگنے سے کم نقصان دہ نہیں تھا۔ اب مجھے وہ تصویر یاد آئی۔ جس میں لنڈا عطر کی بوتل چراتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ یہ تصویر میں نے میز کی دراز میں رکھی تھی۔ اب جا کر دراز کھینچی تو یہ تصویر بھی غائب پائی۔

فون کی گھنٹی بجنے پر میں چونک پڑا۔ یہ جین کا فون تھا۔ وہ بولی۔ "سیٹھ۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کام پر آ رہے ہو یا نہیں؟ تمہاری میز کاغذات سے پٹی پڑی ہے۔ اور میکس پیلے تمہارا یہاں انتظار کر رہا ہے۔

اپنی آواز اعتدال پر رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے میں نے کہا۔ "میں ابھی پہنچ رہا ہوں" اور ریسیور رکھ دیا۔ اس پریشانی کے عالم میں کام کا خیال مجھے پسینے پسینے کر گیا۔ رومال سے چہرے اور ہاتھوں کا پسینہ صاف کرتے ہوئے سوچا کام سے تو بہر حال چھٹکارا نہیں۔

اتنے میں دروازے کی گھنٹی بجی۔ کھڑکی میں سے جھانکنے پر کرینڈال کی رولز رائس گیٹ کے قریب کھڑی دکھائی دی۔ میں نے جا کر صدر دروازہ کھولا۔ کرینڈال اندر آتے ہوئے بولا۔

"اسی امید پر آ گیا تھا کہ گھر پہ مل جاؤ گے۔ زیادہ وقت نہیں لوں گا۔"

ڈرائنگ روم میں کھڑکی کا ٹوٹا ہوا شیشہ دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا۔ "کیا رات کو کچھ گڑبڑ ہوئی؟"

"یہ ذکر چھوڑو۔" میں بولا۔ "معاملے کی بات کرو۔ میری اور تمہاری بیوی دونوں چوری کی مرتکب ہو چکی ہیں۔ انہیں اس الزام سے محفوظ رکھنے اور اپنے آپ کو قتل کے الزام سے بچانے کی واحد صورت یہ ہے کہ ہمارے منہ بند رہیں۔ گولڈ اسٹین مجھ سے پوچھ گچھ کر چکا ہے۔ جلد ہی تمہاری باری آ جائے گی۔ میں نے تمہارا ذکر نہیں کیا۔ تمہیں بھی میرے ذکر سے گریز کرنا ہوگا۔"

"فکر نہ کرو۔" اس نے کمرے میں چہل قدمی کرتے ہوئے کہا۔ "پتہ نہیں عورتوں کو چوری کی عادت کیوں پڑ جاتی ہے۔ خدا جانتا ہے کہ میں نے مبیل کو کبھی بھی روپے پیسے کی کمی نہیں ہونے دی۔"

"کیا گارڈی تمہیں بلیک میل کر رہا تھا؟"

اس سوال کے جواب میں وہ خاموش رہا۔ میں پھر گویا ہوا۔ "مجھ سے بیس ہزار مانگ رہا تھا۔ تم سے کیا مطالبہ کیا تھا؟"

"اسی ہزار" اس نے کندھے اچکا کر کہا۔

"کیا کل رات تم اسے رقم ادا کرنے گئے تھے؟"

"شاک پہنچنے کے بعد میں نے آج رات جانا تھا۔"

ہماری آنکھیں چار ہوئیں اور میں بولا۔ "تمہیں احساس ہوگا کہ اس کے قتل کا تم پر شبہ کیا جانا عین ممکن ہے۔"

"ہاں۔" اس نے جواب دیا۔

"تو اس صورت حال میں ہم دونوں ایک دوسرے کا بچاؤ کریں گے۔"

میرے پاس ریوالور نہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس ایک تھا اس صورت میں تم زیادہ مخدوش حالت میں ہو۔" اس نے کہا اور باہر نکل کر اپنی کار میں جا بیٹھا۔

۵

میری میز پر بڑی بھیڑ ہونے کے متعلق جینز نے مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا تھا۔ میکس میری بھی پنجرے میں بند کسی چیتے کی طرح میرے دفتر میں بے تابی سے ٹہل رہا تھا۔ صبح کا سارا وقت ہفتہ کے متعلق آرٹیکل کی تحریر و تدوین میں گزر گیا اور میکس کی موجودگی کی وجہ سے جین سے کچھ کہنا سننا نصیب نہ ہو سکا۔

میکس سے چھٹکارا ملا تو جیری ریفرلی اپنے مضمون کے ساتھ آ ٹپکا۔ اس کا مضمون کلبوں اور بازاروں میں روز افزوں تشدد کی وارداتوں کے متعلق تھا۔ بڑا ٹھوس مواد تھا اور تحریر بڑی شگفتہ تھی۔ چنانچہ اسے زیر ترتیب شمارے میں شامل کرنے کا فیصلہ کر کے میں نے فوراً ہی شعبے کے انچارج کو بلایا اور مضمون کے ساتھ شائع کی جانے والی تصاویر کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔

کام میں مصروف ہونے کے باوجود میرا ذہن اکثر بھٹکنے لگتا اور مجھے جینی ہونے والی تکلیف کا خیال آ جاتا۔ دوپہر ہو گئی اور ریفرلی کے جانے کے بعد میں نے دوپہر کا کھانا [illegible] اپنے دفتر میں منگوا لیا۔ کھانے کے بعد ہسپتال فون کر کے والی کی خیریت

معلوم کرنا چاہی۔ خوش قسمتی سے دوسری طرف سے ڈاکٹر سٹین سٹیلے نے جواب دیا۔ اس نے
بتایا کہ والی کی حالت کچھ اچھی نہیں اور اس نے مشہور دماغی معالج کارمن کو بلوایا ہے کیونکہ
سر پہ لگنے والی ضربوں نے توقع سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اس خبر سے مجھے تسلی ہوئی
شاندلر کا اثر و رسوخ پوری طرح کام کر رہا تھا۔

ریسیور رکھ کر میں پھر پریشان کن خیالات کے سمندر میں غوطے کھانے لگا۔ گارڈی
کے متعلق والی مفید اطلاعات فراہم کر سکتا تھا۔ میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ والی کو ولیم باور،
کریڈن اور لیبی مر کے متعلق کہاں سے معلوم ہوا؟

ابھی خیالات میں کھویا ہوا تھا کہ دروازہ کھلا اور جین اندر آگئی۔ "آج وقت کتنی مصروفیت
سے آج۔ چند لمحوں کی فرصت پا کر یہ بتلانے آگئی ہوں کہ رات میں نے ریوالور کو دفن کر دیا
ہے۔ گاڑی میں جا کر شہر کے زیریں علاقے میں کوڑے کرکٹ کے ایک ڈھیر میں دفن کر آئی تھی
مجھے یقین ہے اب یہ کسی کے ہاتھ نہ لگے گا۔"

"اوہ جین۔ کن الفاظ سے شکریہ ادا کروں۔ فون پر میں نے والی کی حالت معلوم کی
ہے۔ وہ بے ہوش . . . "

"مجھے معلوم ہے۔ میں نے شرلی کو فون کیا تھا۔ اس نے تفصیل سے والی کی کیفیت بتائی
ہے۔" جین بولی۔

"وہ کیسی ہے اب؟"

"سنبھل چکی ہے۔ اب ہسپتال گئی ہوئی ہے۔"

میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔ "جین آج رات بہت سی باتیں کر
سکو گی؟ بہت کچھ کہنا سننا ہے۔"

اتنے میں ٹیلیفون کی گھنٹی غلط وقت پہ شور مچانے لگی۔ جین نے ریسیور اٹھایا اور جواب

دینے کے بعد ریسیور مجھے تھماتے ہوئے بولی۔ "بورنگ ہے۔ اچھا میں چلتی ہوں۔ بہت سا کام پڑا ہے۔"

"آج رات؟" میں نے جلدی سے کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے۔" اس نے وعدہ کیا اور چلی گئی۔

میں نے ریسیور کان کے ساتھ لگایا اور بورنگ کی تنی ہوئی آواز آئی۔ "سیٹو۔ معلوم ہوا ہے تم ریوالور گنوا چکے ہو؟"

"ہاں میری کار میں سے کسی نے چرا لیا ہے"

"اوہ کتنے لاپرواہ ہو تم۔ اب نیا ریوالور تمہیں جاری کرنے سے رہا اور یہ بہتر ہوگا کہ پاس کو ریوالور کی چوری کی خبر نہ دو۔ کیا کار مقفل نہیں رکھ سکتے؟"

"رات میرا ذہن بڑا الجھا رہا۔"

"پرمٹ مجھے بھجوا دو۔ دیکھوں گا۔ اگر کچھ ہو سکا۔ تو۔ فی الحال تو پولیس کی لعن طعن سن رہا ہوں۔" اور یہ کہہ کر بورنگ نے گفتگو ختم کر دی۔

مجھے اچانک یاد آیا۔ کہ میکس بیری اور میں ہیمنڈ والے مضمون میں اتنے مصروف رہے تھے کہ اس کا ریوالور اور پرمٹ دینے کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ میں اٹھا اور الماری کھول کر دیکھی۔ میکس کا ریوالور وہاں موجود تھا۔

دوپہر اور سہ پہر کا بیشتر وقت ہیری لاسنگ کے ساتھ بسر ہوا۔ وہ ہمارے جریدے کے لئے مالیاتی کالم لکھا کرتا تھا۔ اس کے جانے کے بعد شام چھ بجے کے قریب انٹرکام کی گھنٹی بجی۔ ریسیور اٹھانے پر جینی کی آواز آئی۔ "مسٹر شانڈلر لائن پر ہے۔"

اگلے ہی لمحے شانڈلر کی آواز سنائی دی۔ "ہیلو سیٹو۔ میں ابھی ابھی لوٹا ہوں۔ بڑا کام پڑا رہا۔ اسی سلسلے میں تم سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔ رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھاؤ۔ لنڈا کو بھی

لیتے آنا۔ وہ لوسی کو مصروف رکھے گی اور یوں لوسی ہماری گفتگو میں مخل نہ ہو سکے گی۔"

" لنڈا اپنی ماں کے پاس ڈلاس گئی ہے۔"

" اچھا تو پھر جین کو ساتھ لے آنا" شانڈلر ہنسا۔" میں لوسی کو دخل در معقولات سے باز رکھنا چاہتا ہوں سات بجے پہنچ جانا۔"

" بہت بہتر مسٹر شانڈلر"

میں جین کے پاس گیا اور مسٹر شانڈلر کی دعوت کا حال سنایا تو وہ سٹپٹا کر بولی" اوہ نہیں! مذاق نہیں کر رہا۔" میں نے سنجیدگی سے کہا۔

" اوہ پھر تو سارا کام چھوڑ کر گھر جانا ہو گا مجھے۔ لباس بدلنا ضروری ہے۔ شانڈلر کی بیوی رسمی باتوں پر بڑی توجہ دیتی ہے۔ اچھا تو میں سات بجے وہیں آ جاؤں گی۔"

واپس اپنے کمرے میں آ کر میں نے پیرٹرز سے ہینلی والے آرٹیکل کی ایک کاپی منگوائی یہ میں شانڈلر کی نظر سے گزارنا چاہتا تھا۔

گھنٹی بجنے پر فون کی طرف توجہ دی۔ یہ ڈاکٹر سٹین سٹیڈ کا فون تھا اس نے کہا " والی کے سر کا اپریشن کیا جا چکا ہے۔ قدرے تاخیر سے اطلاع دینے پر معذرت خواہ ہوں۔ دراصل بورنگ نے میرا بہت سا وقت لے لیا۔"

" بورنگ نے ؟"

" ہاں۔ وہ مسٹر شانڈلر کا نمائندہ ہے نا۔ وہ والی کے متعلق پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ میں نے بتا دیا کہ والی کے دماغ پر سے بوجھ ہٹا لیا گیا ہے۔ اور دو تین دن میں ملاقاتیوں سے ملنے کے قابل ہو جائے گا۔ بورنگ چاہتا تھا کہ جیسے ہی والی سفر کے قابل ہو اسے بہتر علاج کے لئے میامی کے ایک کلینک میں بھجوا دیا جائے۔"

" دو تین دنوں میں میں بھی والی سے بات کر سکوں گا؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں لیکن پولیس کو ترجیح دی جائے گی۔ گولڈ سٹین بڑا دباؤ ڈال رہا ہے۔"

"اچھا تو میں جیجے کو معلوم کروں گا۔"

"ٹھیک ہے۔"

طویل لمحوں تک میں بیٹھا سوچتا رہا۔ ہوش میں آنے کے بعد کیا والی گارڈی کے متعلق پولیس کو سب کچھ بتا دے گا۔ شاید اس کی بیوی شرلی کو پولیس سے بھی پہلے اپنے شوہر سے بات چیت کا موقع دیا جائے۔ شرلی کو ہدایت کر دینی چاہیئے کہ والی کو منہ بند رکھنے کی تلقین کرے۔ اسی خیال کے تحت میں نے والی کے گھر فون کیا مگر کوئی جواب نہ ملا۔ شاید شرلی اب تک ہسپتال میں تھی۔ بہرحال ابھی دو دن پڑے تھے۔

سات بجنے کو تھے۔ میں اٹھا اور دفتر کو تالا لگا کر کار میں جا بیٹھا۔ سات بج کر پانچ منٹ پر شانڈلر کی شاندار رہائش گاہ پر پہنچا تو جین کی پورشی کار کو پہلے سے کھڑی پائی۔

انگلینڈ سے منگوایا ہوا بٹلر مجھے وسیع و عریض لاؤنج میں لے گیا۔ لاؤنج کے فرنیچر کا ہر پیس بیش قیمت اور اپنی ایک تاریخ رکھتا تھا۔ خصوصی انداز کی روشنیوں سے منور نقاشی اور ویپ کلٹ کے فریموں میں دیواروں پر سجی ہوئی تھیں۔ یہ سب کسی عجائب گھر کے لئے ایک خزانے سے کم نہ تھیں۔

"آؤ۔ سیٹھ۔ آؤ۔" شانڈلر نے ان الفاظ کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا۔

سفید لباس میں جین بڑی پیاری اور دلکش لگ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ڈرائی مارٹینی کا گلاس تھا۔ اس کے قریب بیٹھی ہوئی لوسی شانڈلر مجھے دیکھ کر مسکرائی۔

لوسی اپنے شوہر سے تقریباً بیس سال کم عمر تھی گویا اس وقت پینتیس یا چھتیس سال کی ہوگی۔ بہر حال تو خوش رو اور مہذب سے لباس خریدنے، تماشا گاہوں میں جانے

اور اپنے شوہر کے مہمانوں کی خاطر مدارات کے سوا دنیا میں اور کوئی کام نہیں تھا۔ اس عمر میں بھی وہ اتنی نرم و نازک تھی کہ ڈر لگتا تھا۔ کہیں چھونے سے ٹوٹ پھوٹ نہ جائے۔ بڑی بڑی سبز آنکھیں، چھوٹی سی تیکھی ناک حساس دہن اور استوار ٹھوڑی وہ صفات تھیں جن پر شانڈلر مرتا تھا۔ مجھے دیکھ کر ہنستے ہوئے بولی۔ "تم تو عید کا چاند ہو گئے ہو سیٹو۔"

اسی قسم کی رسمی باتوں کے دوران شراب آگئی اور پھر ہم کھانے پر جا بیٹھے قسم قسم کے لذیذ کھانے میز پر سجا دیئے گئے اور شانڈلر واشنگٹن میں سے اپنی ملاقات کا قصہ لے بیٹھا۔ اسے اس بات پر بڑی خوشی تھی کہ وہ صدر کے ساتھ کام کا ابتدائی حصہ پکا رنے کی حد تک بے تکلف ہو چکا تھا اس کے بعد افراط زر کے مسئلے پر وہ صدر کے ساتھ اپنی بات چیت کا حال کہہ رہا تھا۔ کہ مختصر سا وقفہ حائل ہوا اور اس وقفے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لوسی جھٹ سے گفتگو میں آکودی اور بولی۔ "ڈارلنگ تمہاری باتیں تو شیطان کی آنت کی طرح لمبی ہی ہوتی جا رہی ہیں اور میں سیٹو سے الیٹ لیک کے قتل کا حال جاننا چاہتی ہوں۔"

"کون قتل ہو گیا؟ کیا ہوا تھا؟" شانڈلر نے دلچسپی لیتے ہوئے سوال کیا۔

"پورے واقعات مجھے معلوم نہیں۔ نہ ہی یہ جانتا ہوں کہ قتل کی وجہ کیا ہے۔ میں نے جواب دیا۔ "ہاں یہ معلوم ہے کہ مقتول ولیم سیف سروس سٹورز کا منیجر تھا۔"

"یہ بات تو اخبار میں آ چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسے کیوں قتل کیا گیا؟" لوسی نے پوچھا۔

"پولیس کو بھی یہ بات معلوم نہیں۔ بس یہ معلوم ہوا ہے کہ کسی نے گھر میں گھس کر اسے گولی مار دی۔" میں نے شانڈلر کی طرف دیکھا۔ وہ کچھ بوریت محسوس کر رہا تھا۔

"میرا خیال ہے ڈکیتی کی واردات نہیں" لوسی بولی۔ "الیٹ لیک میں اس سے کہیں زیادہ امیر لوگ رہائش پذیر ہیں،" لوسی بولی۔ "یقین تھا کہ مجھے بہت کچھ بتا سکو گے اور تمہیں اندرونی حال معلوم ہو گا۔ قتل کا کیس میرے لئے بڑی دلچسپی کا حامل ہوتا ہے۔"

شانڈلر نے جھک کر اس کے ہاتھ پر تھپکی دی۔ "دیکھو شیریں۔ مجھے سیٹو سے کچھ ضروری باتیں کرنا ہیں۔ میرا خیال ہے تم دونوں لڑکیاں ہمیں تنہا چھوڑ دو تو بہت اچھا ہو۔"

"باتیں کرنے کے لئے عورتیں تو خواہ مخواہ بدنام ہیں" لوسی نے اٹھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔ "آؤ۔ جین ہم چلیں۔"

ان کے جانے کے بعد میں نے شانڈلر کو ہینڈ پر مضمون کا پمفلٹ دکھایا اور تقریباً نصف شب تک باتیں ہوتی رہیں۔ شلنز کا مضمون بھی زیر بحث آیا۔ شانڈلر کی خواہش تھی کہ اسے اگلے شمارے میں شائع کر دیا جائے۔ کسی سکول کے شرارتی لڑکے کی طرح مسکراتے ہوئے بولا۔ "ہم انہیں چین سے نہیں بیٹھنے دیں گے سیٹو۔ انہیں سکون سے نہ بیٹھنے دو اور مسلسل چوٹیں لگاتے رہو۔ یہ خبر خوشی کا باعث ہے کہ دو تین دنوں میں والی ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ بڑا کھوجی شخص ہے۔ میں چاہتا ہوں چند دنوں کے لئے اسے اور اس کی بیوی کو پام بیچ کی سنہری دھوپ کا لطف اٹھانے کے لئے بھیج دوں۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کے متبادل کا کیا انتظام ہو گا؟"

"جیکس بیری اس کا کام سنبھال لے گا۔ علاوہ ازیں اشاعت کے لئے میرے پاس کافی مواد موجود ہے۔"

آدھی رات کے وقت صدر دروازے پر مجھے رخصت کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "مجھے افسوس ہے کہ لنڈا نہیں آسکی۔ بڑی اچھی لڑکی ہے۔"

اپنی شادی کی ناکامی کا ذکر کرتے کرتے میں رہ گیا۔ فی الحال اس ذکر کی ضرورت نہ تھی

جین مجھ سے پہلے ہی جا چکی تھی۔ شاذیہ کو الوداع کہہ کر میں گاڑی میں امپیریل ہوٹل پہنچا اور ایک فون بوتھ سے جین کے ساتھ رابطہ قائم کیا۔ "میں آجاؤں؟ بہت کچھ بتانا ہے تمہیں۔"

"ساری۔ اس وقت میں بستر پہ ہوں۔ اس عورت کے ساتھ دو گھنٹے گزارنے کے بعد تھک کر چور ہو چکی ہوں۔ کل صبح دفتر میں بات ہوگی۔"

"دفتر میں تو ایک لمحے کی فرصت بھی نصیب نہیں ہوتی کیا خیال ہے کل رات ڈنر پر ساتھ دے سکتی ہو؟"

"کل میں مصروف ہوں" وہ بولی۔" ایک ملاقات کا وعدہ ہے۔"

"کیا وہ ملاقات ملتوی نہیں کر سکتیں؟ بہت ضروری گفتگو مطلوب ہے تم سے۔"

"نہیں۔ وہ ملاقات ملتوی نہیں ہو سکتی۔"

اس کے لہجے کی رکھائی اور سرد مہری نے مجھے مایوسیوں کی دلدل میں پھینک دیا۔ میں نے متفکرانہ انداز سے پوچھا۔" جین۔ تمہاری ذاتی زندگی کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں کیا یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ ملاقات کسی مرد سے کر رہی ہو؟"

طویل وقفے کے بعد وہ بولی۔" ہاں۔ ایک مرد سے۔"

یہ سنتے ہی احساس ہوا کہ مجھے واقعی اس سے محبت ہو گئی ہے شاید یہ جذبہ رقابت کا اثر تھا۔ اس انکشاف پہ فرط مایوسی سے جھٹکا سا لگا۔ اور میں نے دلگیر پھنسی پھنسی آواز میں پوچھا۔" سچ کہہ رہی ہو؟"

مجھے اب سونا ہے۔ گڈ نائٹ۔" اور اس کے ساتھ ہی لائن خاموش ہو گئی۔

اس بے رخی نے جلتی پہ تیل کا کام کیا اور کار کی طرف جاتے ہوئے دنیا میں تنہا ہونے کا احساس میرے دل کو کچوکے لگانے لگا۔

حسن کے ساتھ میری پہلی ملاقات اٹھارہ ماہ پہلے ہوئی تھی۔ اور اس دوران شاندار کارکردگی کے سوا کبھی اس کی اہمیت کا احساس ہی نہ ہوا تھا۔ پھر اچانک ہی آنکھیں کھلیں اور وہ ایک بھرپور اور مکمل عورت کی شکل میں دکھائی دی۔ یہ حادثہ کچھ ایسا ہی تھا۔ جیسے کہ اچانک کھڑکی کا پردہ ہٹا دیا جائے اور کمرہ تیز اور جگمگ کرتی دھوپ سے چم چم کرنے لگے۔ مجھے یہ علم ہونا چاہئے تھا کہ اس جیسی لڑکی کی زندگی میں کوئی نہ کوئی مرد ضرور ہوتا ہے۔ اب یہ بات میرے علم میں آگئی تھی، اور میرے دلی اضطراب میں بدرجہا اضافہ ہوگیا تھا۔

گھر جا کر کار گیراج میں رکھی اور صدر دروازے کا قفل کھول رہا تھا کہ عقب سے ایک آواز سنائی دی۔ "مینس"

میں نے جھٹکے سے مڑ کر دیکھا۔ سارجنٹ برینر سائے میں کھڑا تھا وہ بولا۔ "بتی بجھا دو۔ میں کسی کی نظر میں نہیں آنا چاہتا۔"

لونگ روم میں ہم ایک دوسرے کے روبرو جا بیٹھے برینر کو دیکھ کر مجھے صدمہ سا ہوا۔ یہ وہ سخت گیر پولیس افسر نہیں تھا جس سے میری شناسائی تھی۔ بلکہ اس سے بالکل مختلف ایک ایسا انسان تھا جس کا وجود ریزہ ریزہ ہو چکا ہو۔ چہرہ زرد اور مرجھایا ہوا اور آنکھوں کی شمعیں دھندلائی ہوئی۔ اس کی روح تک بجھی بجھی سی تھی۔ "سنو مینس۔ میں معاملہ ہموار کرنا چاہتا ہوں۔ جھوٹ نہ بولنا۔ کیا فلم اور تصاویر حاصل کرلی ہیں؟"

"نہیں، ابھی تک نہیں۔"

وہ کچھ اور بجھ سا گیا۔ "گولڈ سٹین کو پتہ چل گیا ہے کہ گارلیسی ایک بلیک میلر تھا اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ کوئی شخص اہم فلمیں لے اڑا ہے۔"

"اگر تم بھی میری ہی طرح کے بکھیڑے میں ہو تو ہمیں چاہیئے کہ سارے پتے ایک دوسرے کے سامنے میز پر رکھ دیں۔"

اس نے نکتہ چیں نگاہوں سے میرا جائزہ لیا۔ "ٹھیک ہے۔ اپنے پتے دکھاؤ۔ مجھے پولیس افسر نہ جانو۔"

"یہ ہوئی نا بات۔" میں بولا۔ "میری اہلیہ نے سٹور سے خوشبو کی ایک بوتل چرائی اور کیمرے کی آنکھ نے اس کی یہ حرکت محفوظ کر لی۔ گارڈی نے فلم کے مخصوص ٹکڑے کے بدلے بیس ہزار ڈالر طلب کئے۔ اس نے مجھے بتایا کہ فلم کے باقی حصوں میں دو مردوں کی بیویاں ملوث ہیں۔ میں بیس ہزار کا انتظام نہ کر سکا اور تین ہزار ڈالر لے کر گارڈی کے گھر گیا مگر اسے مرا ہوا پایا۔ فلم کے لئے گھر کی تلاشی لینے کی سوچ رہا تھا کہ ایک عورت وارد ہوئی اس کی لاعلمی میں میں وہاں سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے گارڈی کو شوٹ نہیں کیا لیکن یقین ہے کہ اسے میرے ہی ریوالور سے شوٹ کیا گیا ہے۔ میں ریوالور یہاں اس صوفے پر چھوڑ گیا تھا۔ سوچ بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کوئی آ کر ریوالور لے گیا اور گارڈی کی کر نکل کرنے کے بعد پھر یہیں رکھ گیا۔ اب میں نے ریوالور سے چھٹکارا پا لیا ہے۔ تم نے بغیر کچھ چھوڑے اپنی کہانی سناؤ۔"

"میری آپ بیتی بھی تم سے مختلف نہیں۔" اس کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔ "گارڈی نے مجھ سے تین ہزار ڈالر طلب کئے تھے۔ میرے پاس اتنی رقم کہاں۔ چنانچہ وہ ہر ہفتے تیس ڈالر کے عوض فلم کا ایک ایک فریم کر کے مجھے واپس کر رہا تھا۔

اگرچہ یہ شخص مجھے ناپسند تھا مگر اس کا حال سن کر مجھے دکھ سا ہوا۔

"اگر فلم قانون کے ہاتھ لگ گئی۔" وہ پھر کہنے لگا۔ "تو پتا کام تمام سمجھو گورا سٹین مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔" وقفے وقفے سے بات کرتے ہوئے اس نے اپنے لپینے آلود چہرے سے پسینہ

احمد بمیرا۔ میں جب گارڈی کے گھر پہنچا تو گولی کا خول دیکھتے ہی یقین ہو گیا کہ گارڈی کو قتل کر کے تم فلمیں اور نقادیر لے گئے ہو۔ یہی وجہ تھی کہ گولی کا خول تمہیں دے دیا تھا مجھے معلوم تھا کہ اگر یہ گولڈ سٹین کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ سراغ لگا کر فوراً تم تک پہنچ جاتا۔ اس وقت میرے خیالات یہ تھے کہ گارڈی کا قاتل خواہ کوئی ہو۔ پولیس کے ہاتھ نہ لگے ۔ یہ احمقانہ خیالات تھے ۔ گولڈ سٹین کو سٹور میں لگے ہوئے کیمرے کا پتہ چل چکا ہے اور اس نے فلم کے لیے سٹور کا کونا کونا چھان مارا ہے مگر فلم نہیں ملی۔ گارڈی کے گھر کی تلاشی لینے پر بھی کوئی فلم نہیں ملی۔ گولڈ سٹین بڑا کایاں شخص ہے۔ اسے یقین ہے کہ گارڈی کا قتل بلیک میلنگ کا شاخسانہ ہے اور سٹور میں جانے والے ہر گاہک کے متعلق تفتیش کا آغاز کر رہا ہے ۔"

"مگر فلم کے بغیر وہ کچھ بھی ثابت نہیں کر سکتا ۔"

"ہاں لیکن وہ کوئی کام شروع کرے تو تم سے کے گھر تک پہنچ سکتا ہے۔"

"بہرمیر۔ میرے خیال میں ایک اور پہلو سے صورت حال کا جائزہ لینا بہتر ہو گا۔" میں نے کہا۔ دل ہی دل میں مجھے اس بات پر بڑی خوشی ہو رہی تھی کہ تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک ہمراز تو میسر ہوا ہے۔ "فلم اور تصاویر یا تو کسی سیف ڈپازٹ میں ہو سکتے ہیں ورنہ کسی ایسے شخص کے پاس جو گارڈی کا معتمد ہو۔ ورنہ پھر قاتل انہیں لے گیا تھا۔ سیف ڈپازٹ کی صورت میں گولڈ سٹین جلد یا بدیر ان کو پالے گا۔ اگر قاتل لے اڑا ہے تو وہ انہیں ضائع کر دے گا۔ لیکن اگر یہ گارڈی کے بھروسے کے کسی شخص کے پاس ہیں تو عین ممکن ہے کہ مستقبل میں بھی تمہیں اور مجھے بلیک میل کیا جائے ۔"

"میں نے بھی اس پہلو پر غور کیا تھا اور یہی سوچ کر تمہارے پاس آیا ہوں کہ شاید تم تمہارے پاس ہوں۔ گولڈ سٹین چیک کر چکا ہے گارڈی نے کوئی سیف ڈپازٹ نہیں لے رکھا تھا۔ اب یہ عین ممکن ہے کہ قاتل لے گیا ہو۔"

"یہ عورت فریڈا! اُس کون ہے؟"

"یہ گارڈی کی داشتہ۔ شرابی کبتک ہے۔ جب میں گارڈی کے گھر پہنچا تو گارڈی کی لاش سے لپٹ لپٹ کر دھاڑیں مار رہی تھی۔ اس کی اسی بے خودی سے مجھے یہ فائدہ ہوا کہ گولی کا خول اٹھا کر جیب میں رکھ لیا۔"

"اس کے متعلق اور کیا کچھ جانتے ہو؟"

"کچھ زیادہ نہیں۔ بس یہی کہ شراب خانوں میں اکثر جھک مارتی رہتی ہے۔"

"شاید اس کے متعلق چھان بین کچھ مفید ثابت ہو۔ یہ کام تم آسانی سے کر سکتے ہو۔"

میں نے کہا اور پھر ہرمن ویبر کی وہ کہانی کہہ سنائی جو گارڈی کی فائل چوری ہونے کے متعلق ویبر نے تراشی تھی۔

"ویبر؟" برنیر پھنکارا۔ "اگر تمہارے باس نے اسے لفٹ نہ دی ہوتی تو آج وہ سکیوں میں ٹھوکریں کھاتا پھر رہا ہوتا۔ پولیس فورس سے دھکے مار کر نکالا جانے کو تھا مگر تمہارے باس نے اسے بچا لیا۔ وہ ایسا حریص اور لالچی شخص ہے کہ ایک ڈالر کے لئے اپنی ماں کا گلا کاٹ سکتا ہے۔"

"اس پہ دباؤ ڈالا گیا ہے لیکن مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ اس نے گارڈی کی فائل چوری ہو جانے کا افسانہ کیوں تراشا؟ فائل میں ایسی کیا بات تھی جو وہ میری نظروں سے نہیں گزارنا چاہتا تھا؟"

برنیر کچھ دیر سوچتا رہا۔ "کیا کہہ سکتا ہوں۔ تمہارا کیا خیال ہے، اس نے فائل ضائع کر دی ہے؟"

"خدا ہی جانے۔" میں بولا۔ "ایک بات اور ہے یہاں صرف میں ہی مشتبہ شخص نہیں ہوں۔ اس کے لیڈ قتل کی رات گھر کے باہر لیبی مرسے اور راستے میں کمیڈن سے ملاقات

کا حال کہہ سنایا۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی میرے گھر سے ریوالور اٹھا کر گارڈی کو قتل کرنے کے بعد دوبارہ یہاں لا کر رکھ سکتا تھا ان کی بیویاں بھی سٹور سے چیزیں چراتی رہی ہیں۔"

ہم دونوں کچھ دیر تک خیالات کے سمندر میں غوطے کھاتے رہے پھر میں نے کہا۔ "فریڈا ہاؤس کے متعلق مزید معلومات مہیا کر سکو تو بہت اچھا ہو۔"

"کوشش کروں گا لیکن یقین رکھو گولڈسٹین اب تک اس سے پوچھ گچھ کر چکا ہوگا۔" وہ آگے کی طرف جھکا اور انگشت شہادت میرے سینے میں چبھوتے ہوئے بولا۔ "میں اندر کا کام کروں گا۔ اور تم باہر کا۔ اور ہماری کوشش یہ ہوگی کہ گولڈسٹین سے پہلے قلم اور نتائج حاصل کر لیں۔ اس بات کا خیال رکھنا مینن کہ یہ بات ہم دونوں کے درمیان رہے اور کسی تیسرے شخص تک نہ پہنچے۔ اگر بات باہر نکلی تو تم بھی میرے ساتھ مصیبت میں پڑ جاؤ گے سمجھے؟"

مجھے جین کا خیال آگیا۔ جیسے بربیر کے متعلق بتانے کا ارادہ رکھتا تھا وہ میری معتمد اور راز دار ہونے کے علاوہ میرے خیالات کی مسجود بھی بن چکی تھی۔ لیکن اب بربیر سو گھتا ہوا چہرہ اور کشیدہ انداز و اطوار دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا کہ جین کو بربیر کے متعلق بتانا بیکار ہوگا۔ علاوہ بریں اب یہ بات بھی معلوم ہو چکی تھی۔ کہ جین کی زندگی پر کوئی اور شخص مسلط ہے۔ وہ میری نہیں تھی۔ چنانچہ میں نے بربیر کو جواب دیا۔ "فکر نہ کرو میں سمجھ گیا ہوں۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "ہمیں اکٹھے نظر نہیں آنا چاہئے مینن۔ اگر تمہیں کچھ معلوم ہو یا مجھے تو فون استعمال کیا جائے گا۔ یا اگر مجبوری ملاقات ضروری ہوئی تو میں بات کر دینے کے بعد یہاں آ کر تم سے مل لیا کروں گا۔"

وہ چلا گیا اور مجھے محسوس ہونے لگا جیسے ڈوبتی ہوئی کشتی کا میں تنہا مسافر نہیں ہوں۔

اگلی صبح کسی کے تنے پر میں نے بہانہ بنایا کہ چابیاں کھو جانے کی وجہ سے کھڑکی توڑ کر مجھے گھر میں داخل ہونا پڑا تھا۔ اس بہانہ سازی کے بعد اسے ہدایت کی کہ اپنے شوہر سے کھڑکی کی مرمت کروا دے۔ اس نے میری واپسی سے پہلے یہ کام کروانے کی حامی بھر لی۔

اس کے بعد میں نے اسے بتایا کہ مسز میتھسن بیار ماں کو دیکھنے ڈلاس گئی ہے اس لئے ان کے ملبوسات اور دوسری اشیاء کو دو سوٹ کیسوں میں پیک کر کے ڈلاس بھجوا دے۔

خانگی مسئلے سلجھانے کے بعد میں گاڑی میں دفتر جا پہنچا۔ جین کا سامنا کرتے ہوئے کچھ گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ لیکن وہ حسب سابق پرسکون تھی جلد ہی ہم پرچے کی ترتیب و تدوین میں جذب ہو کر رہ گئے۔ دوپہر کے وقت وہ چند پروف میرے پاس لے آئی اور بولی۔ "آج رات تمہارے ساتھ ڈنر نہ کرنے پر افسوس ہے۔ سیٹھ۔ چند منٹ کی فرصت ملی ہے۔ کیا بتانا چاہتے ہو؟"

"تم پہلے ہی میرے لئے بہت کچھ کر چکی ہو جین،" میں نے جواب دیا۔ "تم پر مزید بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا۔"

"ایسی کوئی بات نہیں۔ میری مدد کی ضرورت ہو تو مجھے انکار نہیں۔"

"نہیں۔ بس بہت بہت شکریہ اس پیش کش کے لئے۔" ایک لمحہ کے لئے رک کر میں بولا۔ "جین وہ شخص جو کوئی بھی ہو۔ میری تمنا ہے کہ تم ہمیشہ مسرور اور شادماں رہو۔"

اس کے چہرے پہ سرخی سی دوڑ گئی اور پروف میری میز پہ رکھتے ہوئے بولی۔ "شکریہ اب میں لنچ کے لئے جا رہی ہوں۔ جلد ہی لوٹ آؤں گی۔" اور وہ چلی گئی۔

کتنی ہی دیر میں اداس اور ملول بیٹھا رہا۔ جانے وہ شخص کون تھا۔ جس نے جینز کے من مندر میں بسیرا کر رکھا تھا۔ کوئی بھی ہو۔ بہرحال تھا کوئی خوش نصیب شخص۔ ٹیلیفون کی گھنٹی نے مجھے پھر غم روزگار کے کھیڑوں میں الجھا دیا۔ بڑی دیر بعد یاد آیا۔ کہ مسز لی کو اس بات کی ہدایت نہیں کی کہ پولیس کے سامنے والی کو ولیم سٹور کے ذکر سے گریز کرنے کو کہے۔ چنانچہ مسز لی کے گھر فون کیا۔ وہ لائن پر آئی تو میں نے کہا۔" والی کے متعلق خوش خبری مل چکی ہوگی۔؟"

"ہاں۔" اس نے چہک کر کہا۔" میں کل سہ پہر اس سے ملوں گی۔ شاید اس سے پہلے ہی ملاقات کی اجازت مل جائے۔"

"مسز لی۔ ایک زحمت دے رہا ہوں۔ پولیس والوں سے شاید ولیم سٹور کے متعلق پوچھ گچھ کریں۔ یہ ضروری ہے کہ والی اس معاملے میں اپنی زبان بند رکھے۔ اسے یہ پیغام پہنچا دو گی۔؟"

"ولیم سٹور کے متعلق؟ میں کچھ سمجھی نہیں۔"

"والی ولیم سٹور کے معاملات کی چھان بین کر رہا تھا۔ وہ اس بات کا پولیس کے سامنے ذکر نہ کرے۔ ہم سٹور کے متعلق قبل از وقت پبلسٹی نہیں کرنا چاہتے۔"

"اچھا میں اسے کہہ دوں گی۔"

"شکریہ۔ میں بھی کل سہ پہر کسی وقت والی کو دیکھنے جاؤں گا۔"

رسیور رکھتے ہی ایک اور خیال آیا اور میں نے فون بک اٹھا کر فریڈا ماؤس کا پتہ دیکھا۔ فون بک میں پتہ درج تھا۔ ۱۱۸۹۔ ایسٹ سٹریٹ۔ یہ علاقہ جرائم پیشہ لوگوں کے لیے کافی بدنام تھا۔

دوپہر تک میکس بیری کے ساتھ مصروفیت کے بعد لنچ کے لیے کلب گیا تو میری چلی

آ شریک ہوا۔ ادھر ادھر کی چند باتوں کے بعد وہ بولا۔" سیٹھ۔ تم جانتے ہو۔ ایسٹ لیک میں رہنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی سنہری مچھلی شیشے کے برتن میں رہے۔ کسی کی کوئی بات چھپی نہیں رہتی۔ سنا ہے کہ تم اور لنڈا الگ ہو گئے ہو۔"

" ہاں۔ ٹھیک سنا ہے تم نے۔" میں نے جواب دیا۔

" بڑی افسوسناک خبر ہے۔ بہر حال کیا اب بھی اس بڑے گھر میں رہو گے؟ میرے خیال میں وہ گھر تمہاری ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔ اگر اب وہ گھر درکار نہ ہو تو ایک گاہک کا انتظام کر سکتا ہوں۔"

چند لمحوں تک سوچنے کے بعد اس کی دلیل کافی وزنی محسوس ہوئی اور میں نے کہا " گاہک کون ہے؟"

" میرے والدین۔ ان کی دیرینہ تمنا ہے کہ ایسٹ لیک میں رہائش اختیار کریں۔ اب تک کوئی موزوں رہائش گاہ ہی نہیں ملی۔ تم نے یہ مکان پچیس ہزار ڈالر میں خریدا تھا نا؟"

" ہاں۔"

" میرے بڈھے کی جیب کافی بھری ہوئی ہے۔ وہ پچاسی ہزار دینے پر آمادہ ہے کہو کیا کہتے ہو۔"

" مجھے سوچ لینے دو ہیری۔ مکانوں کی قیمتیں بہت چڑھ گئی ہیں۔ ایک ہفتے کی مہلت دے دو۔"

سلاد کی پلیٹ سے کھیلتے ہوئے وہ بولا۔" ڈیڈی کو تمہارا مکان بڑا پسند ہے اس کے پاس دو گھر اور بھی ہیں لیکن ایسٹ لیک میں ہونے کی وجہ سے وہ تمہارا گھر خریدنے کا بڑا آرزومند ہے اور فرنیچر اور دوسرے ساز و سامان سمیت ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر پہ خرید لے گا۔"

"ٹھیک ہے میری۔ مجھے یہ سودا منظور ہے۔"
وہ خوش دلی سے مسکرایا اور میرے کندھے کو تھپکاتے ہوئے بولا۔ "بڑے کاروباری اور کامیاب شخص ہو۔ ڈیڈی کو کیا کہوں کہ کب تک وہاں منتقل ہو جائے؟"

"رقم ملتے ہی مکان چھوڑ دوں گا۔"

یہ سنتے ہی اس نے جیب میں سے چیک بک نکالی اور ایک چیک بھر کر مجھے دیا۔ "یہ رہی رقم۔"

"اس ہفتے کے آخر تک مکان چھوڑ دوں گا۔"

"بہت خوب۔ اچھا کیا ہو گئے؟ اس سودے کی تقریب میں کچھ تو ہونا چاہیئے۔"
میں نے کرسی پیچھے کھسکائی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ "اس وقت نہیں۔ بڑا کام پڑا ہے اپنے والدین کو بتا دینا کہ اگلے سوموار تک وہ نقل مکانی کر سکتے ہیں۔"

واپس دفتر آ کر جین کو اس سودے کے متعلق بتایا۔ وہ بڑی خوش ہوئی کہ اتنے اچھے داموں پر گھر کا سودا ہو گیا۔ "بڑی مسرت کی خبر ہے۔ لیکن اب رہو گے کہاں؟ صرف پانچ دن باقی ہیں سوموار کو۔"

اتنا اچھا سودا ہونے کی خوشی میں اس بات کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ میں بولا "فی الحال کسی ہوٹل میں بسیرا کر لوں گا۔"

"شہر میں رہنا چاہو تو ایک سروس اپارٹمنٹ کا انتظام کر دوں گی۔ اگر ذاتی سامان ایک کمرے میں رکھنا ہو تو سروس اپارٹمنٹ تک پہنچانے کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔"

میں بے اختیار اسے گھورتے دیکھتے رہ گیا۔ کاش وہ میری شریک حیات بن سکتی! میں بولا

"یہ بڑی اچھی بات ہو گی جین۔ تمہیں کوئی پریشانی تو نہ ہو گی؟"

"ہرگز نہیں۔ اچھا چل کر انتظار کرتی ہوں۔" وہ اٹھی اور رخصت ہو گئی۔

شام چھ بجے دفتر سے نکل کر کار کی طرف قدم بڑھا رہا تھا کہ فرینک لیٹی مر اپنے دفتر کی عمارت سے نکل کر مجھ سے آملا۔ "ہیلو۔ یہ کیا سن رہا ہوں! سنا ہے ایسٹ لیک چھوڑ رہے ہو؟ بڑا نفع بخش ہاتھ مارا ہے۔"

میں نے اختصار سے لنڈا سے علیحدگی اور گھر چھوڑنے کا ذکر کیا۔ وہ بولا۔ "اوہ بڑی افسوسناک خبر ہے۔ بہرحال شام کا کھانا تو ہمارے ساتھ کھاؤ گے نا؟ پھر پتہ نہیں کب تمہاری صحبت نصیب ہو!"

"مجھے سامان پیک کرنا ہے اس لئے حاضر نہ ہو سکوں گا۔ بہرحال بہت بہت شکریہ"

"ایسٹ لیک میں تمہاری کمی بری طرح محسوس کی جائے گی۔"

اس سے رخصت ہو کر کار میں بیٹھتے وقت میں نے سوچا۔ ایسٹ لیک سے نقل مکانی کر کے کتنی راحت ہو گی۔ وہاں تو ہر حرکت اور ہر سرگوشی چند لمحوں میں ہوا کی لہروں کی طرح ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک پھیل جاتی ہے۔ شہر میں رہائش اختیار کرنے کے بعد یہ احساس تو نہیں ہو گا کہ سنہری مچھلی شیشے کے برتن میں نمایاں ہو رہی ہے۔

بے کیف شام اپنی ذاتی اشیاء اور لنڈا کی چیزیں لونگ روم میں جمع کرتے ہوئے گذری۔ لنڈا کے ملبوسات اور دوسرا سامان وہ پہلے ہی پیک کر چکی تھی۔ میرا ذاتی سامان چند کتابوں، چند سوٹوں، گراموفون ریکارڈز اور اسی طرح کی چند چیزوں پر مشتمل تھا۔ آدھی رات کو فارغ ہو کر بستر پر جا لیٹا۔ مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

کبھی گھر سے چرائی گئی ٹیپ کا خیال آتا اور کبھی جین کے حسن کا تصور ذہن میں کچوکے لگاتا۔ اس کی کج ادائی نے میری محبت کے لئے تازیانے کا کام کیا تھا اپنی ناکامی اور نامرادی جیسے

کے متعلق سوچتے سوچتے میری مچل کی یا تونی عادت کا خیال آگیا اور ایک اور تشویشناک خیال نے گھیر لیا۔ اس نے یہ خبر ہر طرف پھیلا دی تھی کہ ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر کا سودا ہو گیا ہے۔ ٹیپ کے چوری ہونے کی وجہ سے اس امر کا توی امکان تھا۔ کہ کوئی اور بلیک میلر پیدا ہو جائے اب ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر کا سودا ہونے کی خبر اس کے لئے کسی نغمہ جاں نواز سے کم نہ ہوگی۔ پتہ نہیں ہربرٹ نے فریڈا ماؤس کے متعلق کچھ معلوم کیا ہے یا نہیں ہو سکتا ہے فریڈا ہی دوسرا بلیک میلر ثابت ہو۔

پھر خیال آیا۔ قسمت مہربان ہوئی۔ تو کل والی سے گفتگو شاید مفید ثابت ہو۔ وہ میرے لئے نجات کا ذریعہ بن سکتا تھا۔ سٹوسے چوری کے متعلق اس نے کسی نہ کسی سے معلومات حاصل کی تھیں اور ہو سکتا ہے۔ معلومات فراہم کرنے والا شخص ہی گارڈی کا قاتل ہو۔

اگلی صبح دفتر پہنچ کر میں نے جین کو بتایا کہ ذاتی اشیا لونگ روم میں اکٹھی کر دی ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ یہ چیزیں سروس اپارٹمنٹ تک پہنچانے کا انتظام کر دے گی۔ میں نے اسے صدر دروازے کی دہری چابی دے دی۔

وہ بولی۔ "ایسٹرن ایونیو پہ ایک بڑا اچھا سروس اپارٹمنٹ مل گیا ہے تمہیں یقیناً پسند آئے گا۔ چاہو تو دوپہر کے کھانے کے وقت اسے دیکھ سکتے ہو۔"

"بڑی پھرتی دکھائی ہے تم نے۔"

وہ مسکرا دی اور کاغذ کا ایک پرزہ میز پہ رکھتے ہوئے بولی۔ "یہ رہا پتہ۔ اس کرائے وغیرہ کے متعلق تفصیلات اور ایجنٹ کا نام اور پتہ بھی لکھا ہوا ہے۔ کرایہ کچھ زیادہ تو نہیں لیکن تمہارا بجٹ نہیں۔"

"تم سروس اپارٹمنٹ دیکھ آئی ہو؟"

"ہاں کل رات میں دیکھ آئی تھی۔"

"مگر تم نے تو کہا تھا کہ کل رات کسی سے ملاقات کا وعدہ ہے۔"

"ہاں ایک وقت میں دو کام نا ممکن تو نہیں۔ ملاقات کے لئے قدرے دیر سے پہنچی مگر تمہیں فکس کرنا ضروری تھا۔" پھر اس سے پہلے کہ میں، اس کا شکریہ ادا کرتا وہ ڈاک اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

دوپہر کے کھانے کے بعد الیسٹرن ایوینیو چلا گیا۔ کافی خوبصورت علاقہ تھا۔ اور سروس اپارٹمنٹ کے قریب ہی پارک بنا ہوا تھا۔ سروس اپارٹمنٹ ایک بڑی خوابگاہ ایک وسیع و عریض سٹنگ روم اور فرنیچر سے مزین تھا۔ حبشی دربان نے سروس اپارٹمنٹ کی شان میں قصیدہ گوئی کرتے ہوئے زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے۔

واپس دفتر آکر میں نے جین کا شکریہ ادا کیا اور اس نے کہا کہ وہ ایجنٹ کے ساتھ سارا معاملہ طے کر لے گی۔

پانچ بجے شام کے قریب ہسپتال فون کیا۔ خوش قسمتی سے اس مرتبہ بھی ڈاکٹر سٹین ہینڈ فون پر مل گیا۔ میں نے کہا۔ "والی سے مل سکتا ہوں؟"

"کل صبح مل سکو گے سیٹو۔" ڈاکٹر بولا۔ "اپنی بیوی اور لیفٹیننٹ گولڈ سٹین کے سامنے وہ آج مل چکا ہے اور آج کے لئے اتنی ہی ملاقاتیں کافی ہیں۔"

"مجھے بہت ضروری طور پر ملنا ہے میرا وعدہ کرتا ہوں۔ دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں لوں گا۔"

"اچھا۔" وہ متذبذب انداز سے بولا۔ "چلے آؤ مگر دس منٹ سے زیادہ اس پر بوجھ نہ ڈالنا۔"

میں نے جین کو اطلاع دی کہ والی سے ملنے جا رہا ہوں۔ ... والی کے ... ل

منگوا دیئے۔

چھ بجے ہسپتال پہنچا تو ڈاکٹر سین سیڈ ہیڈ کمرے کو جاتا تھا۔ میں نے پوچھا۔" کیا حالت ہے والی کی؟"

"پہلے سے بہت بہتر ہے لیکن ابھی احتیاط اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ آنکھ ٹھیک ہو جائے گی۔ ابھی دماغی خلجان باقی ہے۔ پولیس مطمئن ہو کر نہیں گئی۔"

میں من ہی من میں مسکرا دیا۔ پولیس کے غیر مطمئن ہونے کا مطلب یہ تھا کہ شرلی نے والی تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا۔

ایلیویٹر کے ذریعے تیسری منزل پر گیا اور والی کے کمرے پر دستک دینے کے بعد اندر داخل ہو گیا۔ ایک آنکھ اور سر پر پٹیاں باندھے والی بستر میں دراز تھا۔ دروازہ بند کرتے ہوئے میں نے کہا۔" والی۔ یقین کرو۔ تمہیں ہوش میں پا کر دلی خوشی ہوئی ہے۔"

"شکریہ۔" اس نے کمزور آواز میں کہا۔

میں نے پھول میز پر رکھ دیئے۔" یہ جین کی طرف سے ہیں۔ اس نے نیک خواہشات بھی ظاہر کی ہیں۔"

"بڑی اچھی لڑکی ہے۔"

"اب حالت کیا ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"کچھ ایسی اچھی نہیں۔ دیکھ ہی رہے ہو۔"

واقعی اس کی حالت اچھی نہ تھی۔ ڈاکٹر نے مبالغے سے کام نہیں لیا تھا۔ میں نے کہا" گھبراؤ نہیں۔ جلد ہی ٹھیک ہو جاؤ گے۔ حالت کچھ اور اچھی ہو جائے تو تمہیں پام بیچ بھجوا دیا جائے گا۔"

کسی خاص مسرت کا اظہار کئے بغیر اس نے کہا۔" ہاں۔ مسٹر شانڈلر کی یہی تجویز ہے۔"

"دالی۔ مجھے زیادہ دیر نہیں رکنا چاہئے۔ بلین سیڈنے صرف دس منٹ دیئے ہیں
میں ایک ضروری معاملے کے متعلق بات کرنے آیا ہوں۔ میں نے بتایا ہے کہ تم ولیکم روسٹور
کے متعلق تحقیقات کر رہے تھے اور تمہیں تین چوٹی عورتوں کے متعلق پتہ چلا تھا۔ لوسیلی بادر
میبل کریڈٹ اور رسلی لیٹی مر۔ ان کے متعلق کس نے بتایا تھا تمہیں؟"

اس کا پھیلا ہوا چہرہ کسی طرح بھی متغیر نہ ہوا۔ "میں کچھ سمجھا نہیں؟"
"کیا تم ولیکم سٹور کے متعلق چھان بین نہیں کر رہے تھے؟"
"نہیں۔"

میرے اعصاب جھنجھنا اٹھے۔ "دالی۔ غور کرو۔ سوچو تمہارے سوا میں کو اور کس
سے ان ناموں کی بابت معلوم ہو سکتا ہے؟"
"پتہ نہیں کیا باتیں کر رہے ہو؟"
"دالی۔ پلیز ذہن پر زور دو۔ میرے لئے بے حد ضروری ہے کہ تمہاری اطلاعات
کے منبع کے متعلق معلوم کروں۔ جانتا ہوں کہ تم بڑے خفیہ ہو اور اپنے مخبروں کے متعلق
اخفا سے کام لینے کے عادی ہو۔ لیکن اس مرتبہ تمہاری اور اپنی دوستی کا واسطہ دے کر کہتا
ہوں کہ اخفا اور رازداری سے کام نہ لو اور اس شخص کے متعلق بتا دو جس نے ان تین چوٹی
عورتوں کے متعلق تمہیں معلومات دی تھیں۔"

وہ چپ چاپ لیٹا ہوا مجھے گھور گھور کر دیکھتا رہا۔ "پتہ نہیں کیا واہی تباہی بک
رہے ہو؟"

"اس بریف کیس میں کیا تھا جو تمہیں زخمی کرنے کے بعد چھین لیا گیا؟"
"اس میں میمنٹ کے متعلق کاغذات تھے۔"
"ولیکم سٹور کے متعلق کوئی کاغذ نہیں تھا؟"

"بھی ویلکم سٹوڈز کے متعلق میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ کیا قصے کہانیاں سنا رہے ہو؟"

مایوس سا ہو کر مزید دباؤ دینے کے متعلق سوچ رہا تھا کہ نرس نے آکر دس منٹ پورے ہونے کا اعلان کیا چنانچہ مجھے بے نیل و مرام لوٹنا پڑا۔

بلوم کار کے قریب رک کر میں سوچنے لگا۔ والی سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں لیکن اب یہ دروازہ بند ہو چکا تھا۔ کیا وہ واقعی دماغی خلجان میں مبتلا تھا یا کسی سے خائف ہونے کے سبب میری طرح جھوٹ سے کام لے رہا تھا؟

ایک نئے خیال کے تحت قریبی ڈرگ سٹور میں گیا اور وہاں سے جین کو فون کیا۔ کسی قدر تاخیر سے اس کی آواز سنتے ہی میں نے کہا۔ "میں سیڈو بول رہا ہوں۔ جین ابھی ابھی والی سے مل کر آ رہا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ اسے ویلکم سٹوڈ کا کچھ پتہ ہی نہیں۔ کیا تمہارے پاس اس رپورٹ کی کاپی ہے جو تم نے ٹائپ کی تھی؟"

ہلکے سے وقفے کے بعد وہ بولی۔ "نہیں۔"

"مگر یہ تو تمہیں یقین ہے کہ اس رپورٹ میں والی نے لوسیلی یا [illegible] کہ [illegible] اور سیلی لیپٹی مر کا ذکر کیا تھا؟"

"ہاں مجھے پورا یقین ہے۔ میں نے تمہیں خبردار کیا تھا سیڈو کہ والی اپنے مخبر کا نام نہیں بتلائے گا۔"

"تم نے کہا تھا کہ رپورٹ میں کچھ اور نام بھی تھے۔ ذہن پر زور دے کر انہیں یاد کرنے کی کوشش کرو۔"

"میں پہلے ہی اور نام یاد کرنے کی کوشش کرتی رہی ہوں۔ لیکن افسوس کوئی اور نام یاد نہیں آیا۔ والی کی رپورٹ بڑی مختصر تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ ایسے شواہد ملے ہیں جن سے

ظاہر ہوتا ہے کہ الپیٹ لیک میں رہنے والی کچھ عورتیں ولیکم سٹور سے چیزیں چراتی رہی ہیں۔ عورتوں کے نام اس نے اپنی نوٹ بک میں لکھ رکھے تھے۔ میں نے وہ نام نوٹ بک میں سے ٹائپ کر کے نوٹ بک لوٹا دی تھی۔

"شاید شرلی کے پاس وہ نوٹ بک ہو۔"

"پتہ نہیں۔ معلوم کروں اس سے؟"

"نہیں شکریہ۔ میں خود پتہ کر لوں گا۔ اچھا اب صبح ملاقات ہوگی۔"

کار میں بیٹھ کر میں سیدھا والی کے گھر گیا مگر یہاں بھی ناکامی نے منہ چڑایا۔ شرلی سے نوٹ بک کے متعلق پوچھا تو وہ بولی: "ہاں نوٹ بک اور کچھ دوسرے کاغذات بھی تھے لیکن مسٹر وہیر وہ سب لے گیا۔ اس نے کہا تھا مسٹر بانڈ لمرے نے منگوائے ہیں۔ جالکو وہیر لے گیا۔"

"ہرمن وہیر لے گیا تھا!"

"ہاں پہلے دن میں ہسپتال سے لوٹی تو وہ میرا منتظر تھا۔"

"اچھا میں معلوم کروں گا اس سے۔"

"ضرور معلوم کرو۔ مجھے تو وہ کچھ اچھا آدمی نہیں لگتا۔"

"مجھے بھی اچھا آدمی نہیں لگتا۔" میں نے کہا۔ اور والی کے متعلق ادھر ادھر کی باتوں کے بعد وہاں سے چلا آیا۔

۲

ہرمن وہیر بھاری جثے کا ایک لمبا چوڑا شخص تھا۔ اس کے ہرمن ہونے سے یوں ظاہر ہو

تھا جیسے وہ پولیس سے تعلق رکھتا ہے۔ چہرہ سنگ مرمر کی طرح سخت اور بے تاثر چھوٹی چھوٹی نیلگوں آنکھیں سینہ جیسی تحوس ہوتی تھیں اور باریک لب ہمیشہ مسکراہٹ سے محروم لکیر سے بنے رہتے تھے اپنی میز کے پیچھے بیٹھے بیٹھے اس نے کہا۔ "ہیلو سیلو۔ بیٹھو کیسے آنا ہوا؟"

صبح کی ڈاک دیکھنے اور مین کو املا لکھوانے کے بعد باقی سب کام چھوڑ کر میڈ بیبر کے دفتر جا پہنچا تھا۔

"والی کی نوٹ بک لینے آیا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "شرلی نے بتایا ہے کہ تم نوٹ بک لے آئے ہو۔"

اس نے سگار کا گہرا کش لگایا اور دھوئیں کا بادل سا چھوڑتے ہوئے بولا۔ "ٹھیک ہے نوٹ بک میں اس خیال سے لے آیا تھا کہ کہیں اس ناہنجار گولڈ سٹین کے ہاتھ نہ لگ جائے والی اپنے مخبروں کے نام خفیہ رکھا کرتا ہے اور مجھے معلوم تھا کہ یہ نام اس کی نوٹ بک میں درج ہوتے ہیں۔"

بڑی معقول دلیل تھی لیکن بے حد سادہ۔

"لیکن اگر شرلی گولڈ سٹین کو بھی بتا دیتی کہ تم والی کی نوٹ بک لے گئے ہو اور گولڈ سٹین تمہارے پاس پہنچ جاتا تو پھر کیا کرتے؟"

"شرلی سمجھ دار اور تعاون کرنے والی لڑکی ہے۔ میں نے اسے سمجھا دیا تھا۔ کہ گولڈ سٹین کو کچھ نہ بتائے۔"

"ہوں۔" میں بولا۔ "والی میرا کارکن تھا۔ میں اس کی نوٹ بک لینے آیا ہوں۔"

"اگر تمہیں ضرورت ہو تو ضرور لے سکتے ہو۔" اس نے انٹرکام کا بٹن دبایا اور ریسیور میں منہ ڈال کر بولا۔ "مادیا! والی کی نوٹ بک لا دو۔ مسٹر مینسن کو اس کی ضرورت

ہے۔" پھر وہ میری طرف دیکھ کر بولا۔ "تمہیں کام ہوگا! میں بھی بڑا مصروف ہوں۔"
"گارڈی کی فائل" میں بولا۔" وہ بھی دے دو۔"
اس کی آنکھیں نیم وا ہوگئیں۔" بتا چکا ہوں کہ وہ چوری ہوگئی ہے۔"
"مجھے یہ سبق نہ پڑھاؤ۔ میں نے اپنے ذرائع سے معلوم کرلیا ہے کہ کوئی فائل چوری نہیں ہوئی۔"

"کیا کہتے ہو؟ کہہ دیا چوری ہوگئی ہے اور اب یہ میرے پاس نہیں۔"
"گارڈی قتل ہو چکا ہے۔ کیا یہ چاہتے ہو کہ گولڈسٹین کو بتا دوں، تمہارے پاس گارڈی کی فائل تھی۔ جو تمہارے بیان کے مطابق چوری ہو گئی ہے یا تو وہ فائل مہیا کردو۔ ورنہ گولڈسٹین کی پوچھ گچھ کے لئے تیار رہو۔"
اس نے سگار کی راکھ جھاڑی اور بڑے اعتماد سے بولا۔" جو مرضی کرو۔ میں کیوں چنتا کروں۔"

"بچوں کی طرح ضد نہ کرو۔ گولڈسٹین یہ جاننا پسند کرے گا کہ تم نے چوری ہونے کی اور خصوصاً گارڈی کے قتل کا حال جاننے کے بعد اس کی فائل چوری ہونے کی رپورٹ کیوں نہیں کی۔ وہ اس معاملے کو الجھا سکتا ہے۔"
"یہ محض تمہارا خیال ہے۔" وہ آگے کو جھک آیا اور اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں حقارت کی چمک ابھر آئی۔" اگر تم گولڈسٹین کے پاس گئے اور جا کر اپنی ٹوٹلی چلائی تو اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال لوگے۔ یہ بتا دوں کہ اپنی تھوتھنی بند رکھنا ہی تمہارے لئے مفید ہوگا۔ اب تشریف کا ٹوکرا لے جاؤ۔ مجھے کام کرنا ہے۔"
میں اٹھ کھڑا ہوا۔" میں مسٹر شانڈلر سے بات کروں گا۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔"

"ضرور کرنا۔" اس نے سگار کا طویل کش لگا کر دھواں میری طرف اڑایا۔ "ایسی
چھوٹی سی بات تمہارے موٹے دماغ میں کیوں نہیں بیٹھتی کہ میں تمہیں بچاتا چلا جا رہا ہوں
اس کو اس معاملے میں گھسیٹ کر دیکھو پھر کیا ہوتا ہے۔ اب جاؤ اور مجھے کام کرنے دو۔"
اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میری ملک کے مقابلے میں اس کے پاس ٹیک ہے اس کی
دھمکی سے واضح تھا کہ وہ لنڈا کی چوری کے حال سے باخبر ہے۔
بیرونی کمرے میں باریاشر مین نے پلاسٹک کے لفافے میں بند والی کی نوٹ بک
میرے حوالے کی۔ دفتر پہنچ کر میں نے نوٹ بک کھولی مگر یہ بیکار تھی۔ کیونکہ اس میں
سے چند کاغذ پھٹے ہوئے تھے جو یقیناً ویلکم سٹور سے متعلق ہو سکتے تھے اب باقی نوٹ
بک کا مطالعہ بے سود تھا۔ میں بیٹھا غور و فکر کرتا رہا۔ ڈیبر کی دھمکی کے پیش نظر شاید میں
کے سامنے فریاد نہ کر سکتا تھا۔ یہ بھی یقینی بات تھی کہ اگر ڈیبر کے خلاف کوئی
کاروائی کی تو وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے گا۔ ممکن ہے ڈیبر نے ہی والی کو زبان بند
رکھنے کی دھمکی دی ہو اور وہ ڈیبر کی حکم عدولی کی تاب نہ رکھتا ہو۔
شاید والی سے ایک اور ملاقات سود مند ثابت ہو۔ اگر لنڈا کی حرکت کے متعلق
اسے بتا کر اپنی اناڈا کا ذکر نرمی سے کروں تو شاید وہ پسیج جائے۔ ہاں یہ ٹھیک ہے
آج رات ہی والی سے دوبارہ ملوں گا۔ یہ فیصلہ کر کے میں کام میں مصروف ہو گیا۔
لنچ کے بعد حسین نے آ کر بتایا کہ میرا ذاتی سامان الیگزن ایونیو کے اپارٹمنٹ
میں پہنچایا جا چکا ہے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ "تم نہ ہوتیں تو جانے مجھے کیا
الجھنیں پیش آتیں۔ بہرحال اگر اجازت دو تو ڈنر پر تمہیں اور تمہارے بوائے فرینڈ کو
مدعو کروں۔ اس سے مل کر مجھے خوشی ہو گی۔"
اس نے سنجیدگی سے میری طرف دیکھا۔ "دیکھو سیٹھ۔ میری نجی زندگی میں دخل نہ

"دہ دفتر میں اور اگر ممکن ہو تو گھر پہ بھی تمہاری ضروریات کا خیال رکھنا میرے فرائض میں شامل ہے۔ لیکن میری ذاتی زندگی سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔" یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اس کے یہ فقرے میرے احساس کے چہرے پہ آخری تھپیڑوں کے مترادف تھے۔

چھ بجے دفتر سے اٹھا اور جینی کو دفتر بند کرنے کی ہدایت دینے کے بعد گارڈی کا بیں ہسپتال جا پہنچا۔ ڈاکٹر سیٹن سٹیڈ چھٹی کرکے گھر جانے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ والی سے ملنے کی اجازت طلب کی تو برا سا منہ بنا کر بولا "افسوس۔ اس سے نہ مل سکوگے۔ پتہ نہیں لوگ اپنے آپ کو ہر فن مولا کیوں سمجھنے لگتے ہیں۔ ابھی اس کی حالت سفر کرنے کے قابل نہ تھا۔ مگر ایمبولنس میں اسے ایرپورٹ بھیج دیا گیا جہاں سے اسے میامی لے جایا جائیگا والی نے بھی جانے پر آمادگی ظاہر کردی تھی۔"

"کیا یہ انتظام شاندلمر کی مرضی سے کیا گیا؟"

"اس مسٹر بورگ اسے لے گیا ہے۔ شرلی بھی ساتھ گئی ہے۔ میامی یا پھر پام بیچ میں اسے کسی کلینک میں داخل کروا دیا جائے گا۔"

ڈاکٹر سے رخصت ہوکر میں بڑی پژمردگی کی حالت میں اپنی کار میں آ بیٹھا اور سوچنے لگا۔ کیا کوئی سازش پس پردہ ہو رہی ہے؟ پہلے گارڈی کی فائل فلم اور تصاویر غائب کردی گئیں۔ پھر میرے گھر سے ٹیپ کی وہ ریل اڑائی گئی جس میں گارڈی کے ساتھ میری گفتگو محفوظ تھی۔ اس کے بعد والی کی نوٹ بک میں سے کاغذ غائب کر دیئے گئے اور اب والی کو رسائل سے باہر پہنچا دیا گیا۔ یہ احساس مجھے بے چین کئے دے رہا تھا۔ کہ کوئی شخص ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑا ہوا ہے۔

اب کیا ہو؟

کیا ہو سکتا تھا۔ سوائے اس کے کہ بیٹھا دعا کرتا رہوں کہ حالات اور نہ بگڑنے پائیں۔ لیکن ذہن کے کسی گوشے میں یہ خیال کلبلا رہا تھا کہ محض دعا کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔
گھر کی طرف گاڑی میں آدھا راستہ طے کرنے کے بعد یاد آیا کہ گھر میں تو کھانے کے لئے کچھ ہے ہی نہیں چنانچہ گاڑی امپیریل ہوٹل کی طرف موڑ لی۔
کھانا کھانے کے بعد بل ادا کر رہا تھا کہ ایک بیرے نے آکر سوالیہ انداز سے پوچھا
"مسٹر میتھیس؟"
"ہاں یہ میرا ہی نام ہے۔ کیا بات ہے؟"
"ایک ٹیلیفون کال ہے۔ بوتھ نمبر ۵۔"
حیرانی کے عالم میں میں بوتھ نمبر ۵ میں چلا گیا اور کال ریسیو کی۔ دوسری طرف سے سارجنٹ برنیر کی آواز آئی۔ "ہوٹل کے باہر تمہاری کار کھڑی دیکھی تو فون کیا ہے۔ کچھ ضروری گفتگو مطلوب ہے۔ ہاف مون بار کا پتہ ہے؟"
"نہیں۔"
"پندرھویں گلی میں ڈرگ سٹور کے قریب واقع ہے ٹیکسی لے کر آدھے گھنٹے تک وہاں پہنچ جاؤ کیونکہ کار پارک کرنے کے لئے وہاں کوئی جگہ نہیں۔ وہاں جیک کا پوچھ لینا۔" یہ کہہ کر اس نے گفتگو کا سلسلہ منقطع کر دیا۔
گاڑی ہوٹل کی پارکنگ لاٹ میں چھوڑ میں نے ٹیکسی پکڑی اور ڈرائیور کو پندرھویں گلی پہنچنے کی ہدایت کی۔
ہاف مون بار ادنے درجے کی ایک بار تھی جس کی آدھی سے زیادہ میزیں خالی پڑی تھیں۔ ایک میز پر دو کالے بیرسے جی بہلا رہے تھے۔ ایک اور میز پر لمبی لمبی چٹاؤں والا ایک غلیظ نوجوان بے مقصد انداز سے اپنی ناک کھجا رہا تھا۔ ایک موٹا شخص گندے

کپڑے سے کاؤنٹر چمکانے کی بیکار کوشش کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا۔ "تم جیک ہو؟"
اس نے گردن اٹھا کر سرتاپا میرا جائزہ لیا پھر ایک دروازے کی طرف انگوٹھا
اٹھا دیا۔ میں اس دروازے پر پہنچا اور پھر ایک چھوٹا سا زینہ طے کر کے ایک اور
دروازہ کھولا۔ ایک میز، دو کرسیوں اور ایک بستر والے چھوٹے سے کمرے میں بیرنیر
بیر ہاتھ میں لئے بیٹھا تھا۔ کمرے کی واحد کھڑکی کے شیشوں کو ایک چیتھڑے نے ڈھانپ
رکھا تھا۔

دروازہ بند کرتے ہوئے میں نے کہا۔ "تیسرے درجے کی فلم کا سیٹ معلوم ہوتا ہے یہ کمرہ۔"
"ہاں لیکن محفوظ جگہ ہے اور جیک کے نام سے میرے لئے بڑا مفید مقام ہے بیٹھ جاؤ۔"
ایک کرسی گھسیٹ کر میں اس پر ڈٹ گیا۔
"فریڈا ہاڈسن کے متعلق گولڈ سٹین نے اور میں نے الگ الگ تفتیش کی ہے۔" وہ
بولا۔ "اس کے لب بند ہیں اور دباؤ دینے کی کوشش تم اور نہیں ہو سکتی۔ اس کا بیان ہے
کہ کچھ کا ہے بستر بیمار رگا رڈی کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ لیکن اس کے متعلق اور کچھ نہیں
جانتی۔ یوں گمان ہوتا ہے جیسے وہ خوفزدہ ہے اور جھوٹ بول رہی ہے قانون کے
سامنے اس نے زبان نہیں کھولی مگر شاید تم اس کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو جاؤ۔
کوشش کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔"

"ہو سکتا ہے فلم اور تصاویر اس کے پاس ہوں اور وہ ایک بلیک میلر ہو۔ میں مناسب
نہیں سمجھتا کہ اس کے ساتھ سینگ لڑاؤں۔"

"نہیں وہ بلیک میلر ٹائپ نہیں لگتی۔ بلیک میلروں کو میں اچھی طرح جانتا ہوں
مل تو لو اس سے۔ بائیسویں گلی میں بلیوروم میں منڈلاتی رہتی ہے۔ شام سے صبح تک وہاں
مے خواری میں مصروف رہتی ہے اسے جینی طور پر رام کرنے کی کوشش کرنا۔ سخت

بے بخت عورت بھی کسی نہ کسی وقت اپنے یار کے ساتھ کھل جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ گورڈی نے فلم کہیں چھپا رکھی ہے ممکن ہے اس نے فریڈا ہاؤس کو دکھیا دکھی ہو۔ منیں اب یہ ہماری واحد امید ہے گولڈسٹین کا ہاتھ پڑنے سے پہلے فلم ہمارے ہاتھ لگنی چاہیے۔"

مجھے یہ تجویز پسند نہ آئی مگر اس عورت کو دیکھنے اور ملنے میں کوئی قباحت نہ تھی۔ میں بولا۔ "اس کی پہچان کیا ہے؟"

"پچیس سال کی لمبے قد اور گہرے رنگ کی متناسب جسم والی لڑکی ہے"۔ برینر بولا۔ "آسانی سے پہچان لوگے۔ پیتل کا ایک ہار اس کے گلے سے بازو تک جھولتا رہتا ہے۔"

"اچھا میں جاکر مل لوں گا۔" میں نے کہا اور پھر اسے بتایا کہ الیٹرن ایونیو منتقل ہو رہا ہوں۔ اس نے میرا نیا فون نمبر لکھ لیا۔

"گولڈسٹین نے کمرڈت، لیپی لمرا اور دوسرے لوگوں سے پوچھ گچھ کی ہے اور جلد ہی پھر تمہاری باری آنے والی ہے ولیم سٹور سے سرقہ کی وارداتوں کے متعلق وہ پوچھے گا۔ اور تمہارے چہرے کے تاثرات سے حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ ہوشیار رہنا"

"بہت بہتر۔" میں نے کہا۔ اور سوچا کہ ٹیپ کی ریل چوری ہونے اور والی کی فوٹو بک سے کاغذ غائب ہونے کا ذکر کروں یا نہیں مگر پھر فیصلہ کیا کہ خاموشی بہتر ہے میں بولا۔

"اچھا۔ میں بھی بیڈروم جاتا ہوں۔ صبح مجھے دفتر فون کر لینا۔ اگر کوئی مفید بات معلوم ہوئی تو ہم دوبارہ یہیں مل لیں گے؟"

"فون کرنا ٹھیک نہیں۔ کل اسی وقت یہیں مل لینا۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے جواب دیا اور چل دیا۔

ملیبو روم تہہ خانے میں بنا ہوا ایک کلب تھا۔ یہ پانچویں گلی اور الیٹ کے درمیان نکڑ پر واقع تھا۔ اور فریڈا ماؤس کا گھر اس کے قریب ہی پڑتا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کرنے لگا۔ تو اس نے تجسس آلود نگاہوں سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "برا نہ مانو تو ایک بات کہوں۔ یہ جگہ تم جیسے لوگوں کے لئے نہیں۔ البتہ اگر لٹنے کا ارادہ کئے ہوئے ہو تو پھر ٹھیک ہے۔"

"شکریہ۔" میں نے کہا۔ وہ کندھے جھٹک کر گاڑی ہانک کر لے گیا۔ میں نے گلی میں آگے پیچھے نظر ڈالی اور ڈرائیور کی باتیں فوراً میری سمجھ میں آ گئیں۔ میں نے بزنس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اور ادھر ادھر آتی جاتی فحاشہ اور فاحشہ عورتیں مڑ مڑ کر میرا جائزہ لے رہی تھیں۔ نیز بد قماش اور آوارہ گرد آدمی بھی گہری نظروں سے مجھے تاڑ رہے تھے۔

فوجی ملازمت کے دوران میں نے دو بدو مقابلے کا فن اور کشتی جنگ کے چند گر سیکھ رکھے تھے اور اسی لئے والی منصوبہ بندی کے برعکس مجھے اپنے آپ پر اعتماد تھا کہ دو چار غنڈوں کو آسانی سے سنبھال سکتا ہوں۔"

دائیں ہاتھ نیون سائن بورڈ چمک رہا تھا۔

ملیبو ر م۔

اس بورڈ پر روم کا حرف واؤ غائب تھا۔ زینہ طے کر کے میں نیچے لابی میں پہنچا اور بے ہنگم شور و غل کے ساتھ غلیظ اور میلے اجسام سے اٹھتے ہوئے بدبو دار بھبکوں نے استقبال کیا۔ یہ پسینے کی بدبو تھی۔ ایک لمبا چوڑا حبشی سٹول پر بیٹھا خالی خالی آنکھوں سے خلاؤں میں گھور رہا تھا۔ نشے کے عالم میں اسے خود خبر نہ تھی کہ وہ زمین پر بیٹھا ہے یا آسمانوں کی سیر کر رہا ہے۔

سرخ پردہ اٹھا کر میں نے جھانک کر دیکھا نیم روشن بڑے کمرے میں انسانی ہیولے

بے ہنگم انداز سے رقص میں مصروف تھے۔ اور فور بیس بینڈ کا شور کانوں کے پردے پھاڑے دے رہا تھا۔ بدبو اور گھٹن اتنی تھی کہ گلا بند ہوتا محسوس ہوتا تھا۔

بزنس سوٹ میں ملبوس ہو کر اس جہنم میں قدم رکھنا خودکشی کے برابر تھا۔ یہی سوچ کر فیصلہ کیا کہ بوبزیر کے بھاگتے ہوئے پتہ پر فریڈا ادُس کے گھر جا کر اس کا انتظار کرنا مناسب ہوگا چنانچہ پردہ چھوڑ کر میں سیڑھیاں چڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ دو آوارہ گرد نوجوان اتر تے دکھائی دیئے۔ مدھم روشنی میں میں دیکھ سکتا تھا ان کی عمریں بیس سال کے قریب ہیں۔ لمبے لمبے بال کندھوں پر جھول رہے تھے اور گندے چہروں میں نصب آنکھوں سے خمار کی کیفیات نمایاں تھیں۔

" رینڈی، دیکھو یہ کون ہے ؟" لمبا لڑکا اپنے ساتھی سے مخاطب ہوا۔ " تانک جھانک کرنے والا۔ ہمیں اس کا کیا حلیہ بنانا چاہیئے ؟"

" ذرا پلستر کر دینا چاہیئے اسے ؟" رینڈی بولا۔ " لیکن یہاں نہیں ہینی بلکہ گلی میں لے جا کر یہاں بڈھا سام جاگ اٹھے گا۔"

ہینی نے مجھے اشارہ کیا " بدذات۔ چلو گلی میں ورنہ گلا کاٹ دوں گا۔" پلک جھپکنے میں ... کمانی دار چاقو کھل کر اس کے ہاتھ میں چمکنے لگا۔

میں تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اور وہ الٹے پاؤں واپس چڑھنے لگے ابھی تین سیڑھیاں رہتی تھیں کہ میں جست لگا کر کھلے میں ان پر جا پڑا اور رینڈی کی گردن پر ایک بھرپور دھول رسید کی۔ پھر تیزی سے مڑ کر جوڈو کا داؤ کھیلتے ہوئے ہنی کو کمر پر اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔

پھر انھیں اپنے زخم چاٹتے چھوڑ کر میں تیزی سے ایسٹ سٹریٹ کا موڑ مڑ گیا اب پچھتا رہا تھا۔ اس لباس میں اس علاقے میں آیا ہی کیوں۔ نکل بھاگنے کے ارادے سے ہی ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا۔ مگر کوئی ٹیکسی نظر نہ آئی۔ شاید ٹیکسیاں بھی

اس علاقے سے دور رہتی تھیں۔

اچانک ایک گلی میں سے لمبی لمبی زلفوں والے تین نوجوان مجھ پر آکودے اور بے خبری کے عالم میں، میں لڑکھڑا گیا۔ وہ مجھے پکڑ کر گلی میں گھسیٹنے لگے۔ ان میں سے دو نے مجھے دونوں بازوؤں سے پکڑ رکھا تھا اور تیسرا پیچھے سے دھکے دے رہا تھا۔ آپے میں آتے ہی میں نے ایک اور داؤ کھیلا اور تیزی سے اچانک نیچے گر گیا۔ میرے وزن سے وہ دونوں بھی لڑکھڑا کر زمین پر آگرے۔ سرعت سے ان کے درمیان سے نکل کر میں نے تیسرے کو لات رسید کی۔ یہ لات اس کے دونوں شانوں پر پڑی اور وہ چیختا ہوا دور جا کر درد سے دہرا ہو گیا۔ اتنے میں میرے سامنا کرنے والوں میں سے ایک میری پیٹھ پر آ کودا ادھر دونوں طرف سے نیچے جا گرے۔ فوراً سنبھل کر میں نے اس کی گردن پر ایک دھپ رسید کی اور وہ بے سدھ ہو کر دراز ہو گیا۔ تیسرے نے اسی میں عافیت جانی کہ بھاگ کر جان بچائے۔

دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کچھ دیر تک سانس بحال کرنے کے بعد میں آگے چل دیا۔

میرے بازو کی آستین پھٹ چکی تھی اور جیکٹ کی کمر پر غلاظت چپکی معلوم ہو رہی تھی۔

تاریکیوں میں رہ کر چلتا ہوا ایسٹ سٹریٹ کے سرے پر آخر میں فریڈا ہاؤس والی عمارت کے قریب پہنچ گیا۔ دھندلی روشنی والی لابی میں لگے ہوئے میل بکس سے ظاہر ہوا۔ وہ چوتھی منزل میں مقیم ہے چار منزلوں کی سیڑھیاں چڑھ کر ایک راہداری عبور کرنے کے بعد میں اس دروازے پر پہنچ گیا جس پر یہ بورڈ لگا ہوا تھا۔

مس فریڈا ہاؤس۔ ملاقات طے کرنے کے لئے فون نمبر ۶۵۴۳ ہے۔

دروازے کی گھنٹی کا بٹن دبا کر میں انتظار کرنے لگا۔ اچانک دوسری منزل پر سے کوئی عورت چیخی "نہیں، میں کہتی ہوں۔ مجھ سے دور رہو۔ دفع ہو جاؤ" اور پھر خاموشی چھا گئی۔

میں نے دوبارہ بٹن دبایا ۔ اب کے انتظار کرتے ہوئے میں نے جیکٹ اتار کر اس پر سے گرد کی جھاڑی ۔ دوسری گھنٹی پر بھی دروازہ نہ کھلنے سے ظاہر ہوا کہ وہ گھر پر نہیں بڑی الجھن پڑ گئی تھی ۔ اگر وہ ملبیدہ روم میں تھی تو صبح تین چار بجے سے پہلے اس کی واپسی محال تھی ۔ راہداری میں چھ گھنٹے گذارنا میرے لئے ناممکن تھا ۔ ان گلیوں میں گھوم پھر کر بھی وقت گذارنا مشکل تھا ۔ یہی مناسب تھا کہ کہیں سے فون کر کے ٹیکسی منگواؤں اور چلتا بنوں مگر ٹیلیفون کہاں سے کروں ؟"

میری نظر دوبارہ دروازے پر پڑی ۔ تو گویا ٹیلیفون میسر ہو سکتا ہے ۔ بشرطیکہ دروازہ کھولا جا سکے غیر ارادی طور پر میرے ہاتھ نے ہینڈل کو گھما دیا اور یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ دروازہ مقفل نہیں ۔

اندر قدم رکھتے ہوئے میں جھجک گیا ۔ ایک خیال وارد ہوا کیا اندر فریڈا ماؤس کی لاش دیکھوں گا ؟ " اس خیال سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اچانک اندر سے کراہنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی ۔ یہ کراہ سن کر میرا سارا وجود لرز اٹھا ۔ ثانیاً باہر کسی کے سیڑھیاں چڑھنے کی چاپ سنائی دی ۔ میں نے گھبرا کر جلدی سے دروازہ کھولا اور تاریک کمرے میں داخل ہو کر اسے بند کر دیا ۔ کراہنے کی آواز دوبارہ سنائی دی ۔ اور میرا پسینہ چھوٹ رہا ۔ ٹٹول کر بتی بٹن ڈھونڈا اور اسے دبا دیا ۔ کمرہ تیز روشنی میں نہا گیا اور سامنے کا منظر دیکھ کر میرا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا ۔

بستر پر ایک عورت مادر زاد ننگی لیٹی ہوئی تھی اس کی کلائیاں اور ٹخنے چارپائی کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور منہ میں کپڑے کا ایک میلا سا ٹکڑا ٹھنسا ہوا تھا دائیں ران پر جلنے کا تازہ داغ واضح طور پر نظر آ رہا تھا جیسے سگرٹ کا جلتا ہوا سرا گوشت کے ساتھ مس کیا گیا ہو ۔ یہ میٹر کیسے بتاتے ہوئے حلیئے کی وجہ سے اسے پہچاننے میں مجھے ذرا دقت نہ ہوئی ۔

زیادہ بادوں تھی۔ البتہ قد، سڈول جسم اور عمر پچیس سال کے قریب۔ چند سال قبل وہ حسینوں کے زمرے میں شمار ہوتی ہوگی مگر اب مرجھائے ہوئے پھول سے مشابہ تھی ایک ہی نگاہ میں یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد میں اس کے قریب گیا۔ منہ سے سیپھڑا نکالا اور کلائیاں اور ٹخنے کھول دیئے۔ وہ پھنسی پھنسی آواز میں بولی۔ "مجھے شراب لا دو۔ ایک جام۔ کچن میں ہے۔"

اس کی نگاہ کے اشارے پر بغلی دروازہ کھول کر میں کچن میں چلا گیا اور بتی جلا کر ریفریجریٹر کھولا۔ یہ جن اور چارج والی کی بوتلوں سے پٹا پڑا تھا۔ شراب کا ایک گلاس بنا کر جلدی سے واپس کمرے میں آیا۔ اس کے ہاتھ بُری طرح کانپ رہے تھے۔ چنانچہ میں نے اس کا سر اٹھا کر شراب حلق میں انڈیلی۔ اس نے تیزی سے گلاس خالی کر دیا اور بولی۔ "اور لاؤ۔"

"فی الحال اتنی ہی کافی ہے۔ اور پینے سے ..."

"اور لاؤ۔ سنا نہیں سور کے بچے اور لاؤ۔" اس نے چیخ کر کہا۔ چنانچہ کچن میں جا کر ایک اور گلاس بنا لایا۔ واپس آیا۔ تو وہ چادر اوڑھ کر بستر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ گلاس مجھ سے جھپٹ کر اس نے غٹا غٹ چڑھا لیا اور گلاس کو لاپرواہی سے پھینک دیا۔ گلاس ہی چکنا چور ہو گیا۔ وہ بولی۔ "سگرٹ؟"

میں نے جیب سے ڈبیا نکالی اور سگرٹ سلگا کر اس کے کپکپاتے لبوں میں دے دیا۔ وہ خاموشی سے بیٹھی سگرٹ کے کش لگاتی رہی۔ تیز تیز سانسوں کی وجہ سے بھاری چھاتیاں اتھل پتھل ہوتی رہیں اور نتھنوں سے دھواں خارج ہوتا رہا۔

چند منٹوں بعد جب شراب نے اپنا عمل شروع کیا تو اس نے میری طرف دیکھا۔ "تم کون ہو؟"

"ادھر سے گذر رہا تھا۔ تمہارے کراہنے کی آواز سنی تو چلا آیا۔" میں نے بات بنائی۔

اس نے سر ہلایا۔ "میں ہمیشہ سے خوش نصیب ہوں۔ خیال تھا کہ اسی طرح بندھی بندھی مر جاؤں گی۔ بیٹھ جاؤ۔ تم ایک اچھے آدمی ہو۔ بیٹھو میں ذرا باتھ روم سے ہو آؤں۔"

وہ اٹھی اور باتھ روم میں جا کر دروازہ بند کر لیا۔ بستر کے قریب فرش پر سگار کا ایک ٹوٹا پڑا ہوا تھا۔ میں نے یہ اٹھا کر معائنہ کیا۔ میرے لئے یہ بے معنی تھا۔ اس مہک کچھ مانوس سی لگی تھی۔

باتھ روم سے واپس آ کر اس نے ایک الماری کھولی اور ایک چادر اوڑھ کر کچن میں چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ہاتھ میں شراب کا ایک گلاس لئے لوٹی اور بولی۔ "شکریہ بولائے سکاوٹ میں اب ٹھیک ہوں۔ جاؤ، جو کھاؤ، اب۔"

"ملیفنٹ گولڈسٹون سے اس واقعہ کا ذکر کرنا چاہئے یا نہیں؟" میں نے نرمی سے کہا۔
ایک ہی ڈیک میں نصف گلاس شراب حلق سے اتار کر اس نے چونکتے انداز سے میری طرف دیکھا۔ "کیا تم بھی ان حرامیوں جیسے ہو؟"
"کتنے حرامی دیکھ چکی ہو اب تک؟" میں نے کہا۔
اس نے باقی کا آدھا گلاس خالی کیا۔ سگریٹ کا طویل کش لیا۔ اور ٹوٹا فرش پر پھینک دیا۔ میں نے ٹوٹا اٹھا کر ایش ٹرے میں مسلا اور نیا سگریٹ سلگا کر اسے تھمایا۔
"تم ہو کون؟" اس نے دوبارہ پوچھا
"گارڈین نے مجھے بلیک میل کر رکھا تھا۔" اس سے بہتر اور موزوں تعارفی جملہ فی الوقت اور کوئی نہ ہو سکتا تھا۔

"اوہ نہیں... پھر وہی چکر۔" اس نے آنکھیں بند کر لیں اور کرب آلود لہجے میں بولی۔ "اب کیا کرنے کو ہو تم؟ تم بھی سگریٹ داغو گے؟" اس کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر غالیچے پر گرا اور اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر وہ ہولے ہولے سسکیاں بھرنے لگی۔
میں کچھ دور ایک کرسی پر جا بیٹھا اور انتظار کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد پرسکون ہو کر گویا وہ اپنے آپ سے مخاطب ہوئی۔ "لعنت ہو۔ میری بھی کیا زندگی ہے۔" پھر میری طرف

دیکھ کر بولی: "میں نے کہا ہے جاؤ ہوا کھاؤ۔"

"مجھے تمہاری مدد درکار ہے۔"

"مدد؟"

"ہاں۔ میری بیوی نے ویلکم سٹور سے عطر کی شیشی چرائی تھی۔ اور کیمرے نے اس کی تصویر اتار لیں۔ گارڈنر نے مجھ سے بیس ہزار ڈالر کا مطالبہ کیا۔ اب وہ مر چکا ہے۔ مگر فلم کہیں نہ کہیں موجود ہے۔ تمہارے پاس یہ امید لے کر آیا ہوں کہ بتا دو وہ فلم کہاں ہے۔"

وہ اٹھی اور کچن سے ایک اور جام تیار کر لائی۔ "جیس سور کا بچہ تھا لیکن مجھے اچھا لگتا تھا۔ میں نے کتنی بار روکا کہ یہ بلیک میل کا دھندا چھوڑو مگر اس نے میری ایک نہ مانی۔"

اس نے میری طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں۔ "اوہ کیا میں نشے میں ہوں۔ جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

میں خاموش بیٹھا رہا۔ چند منٹوں بعد اس نے دھندلی آنکھوں سے میری طرف دیکھا اور جلنے کے داغ پر سے چادر ہٹاتے ہوئے بولی۔ "یہ دیکھو۔ وہ حرامی یہاں آیا اور مجھے سگریٹ سے داغا۔ وہ بھی فلم مانگ رہا تھا۔ اب تم بھی مجھے جلا کر دیکھ لو کہ فلم حاصل کر سکتے ہو یا نہیں۔"

"کون تھا وہ؟" میں نے یوں ملائمت سے کہا جیسے کسی قریب المرگ مریض سے باتیں کر رہا ہوں۔

"مجھے کیا پتہ، کون تھا؟ پولیس کا کتا لگتا تھا۔ پولیس کے آدمیوں کو میں ایک میل دور سے سونگھ لیتی ہوں۔ لمبا چوڑا جسم اور گھورتی ہوئی نیلی آنکھیں۔ میں اس کی ماں ہوتی تو جیسے ہی وہ باہر آتا اسے کسی دریا میں ڈبو دیتی۔"

میں نے سگار کے مردہ ٹکڑے کی طرف دیکھا اور مجھے احساس ہوا۔ یہ ہرمن ویبر کا کام ہے۔ کوئی باقاعدہ پولیس افسر کبھی اس کا جسم سگریٹ سے نہ داغتا۔ میں نے پوچھا۔ "تو تم

تم نے فلم دیدی!"

"میں نے اسے بتا دیا کہ فلم کہاں ہے"۔ وہ اچانک کھلکھلا کر ہنسی۔ "میں نے بتایا کہ میں نے فلم اپنی بہن کو نیویارک بھجوا دی ہے۔"

"تو کیا تم نے فلم نہیں بھجوائی!"

"نہیں۔"

"بے پی۔ وہ پولیس کا کارکن ہے وہ نیویارک فون کر کے تمہاری بہن سے معلوم کرنے کے بعد پھر آجائے گا۔

"میری بہن اسے کہے گی کہ فلم اسے مل گئی ہے اور جب وہ فلم لینے وہاں پہنچے گا تو وہ اس کے منہ پر تھوک دے گی۔ میری بہن میری مرضی پر چلتی ہے۔"

"اس صورت میں بھی وہ پھر تمہارے پاس آئے گا۔"

"اس وقت میں یہاں سے سالے کوسوں دور جا چکی ہوں گی۔"

"مجھے اس فلم کی ضرورت ہے اور اس کے لئے پندرہ سو ڈالر دینے پر آمادہ ہوں۔!"

اس نے غور سے میری طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں حرص و ہوس کی چمک جاگ اٹھی۔

"کیا واقعی تم اس فلم کے لئے مجھے ڈیڑھ ہزار ڈالر دو گے؟"

"ہاں۔ میرا یہی مطلب ہے۔"

اس کا نچلا لب باہر نکل آیا اور مجھے یوں گمان ہوا جیسے کثرت مے نوشی کی وجہ سے بے ہوش ہونے کو ہو۔

"میں جانتی ہوں فلم کہاں ہے لاؤ رقم مجھے دو اور فلم لے لو۔" یہ کہہ کر اس نے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر میں نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"تم پہلے ہی بے سدھ ہونے کو ہو۔ اب اور نہ پیو۔"

اس نے سر کو جنبش دی۔ "ٹھیک ہے، سگریٹ دو۔"

میں نے نیا سگریٹ سلگا کر اسے دیا۔ "فلم کہاں ہے؟"

"بہت بے تاب ہو۔" وہ مسکرائی: "وہ میں بتا دوں گی لیکن پہلے رقم۔ یہی بات میں نے کہا تھا، پہلے رقم۔"

"رقم بینک میں ہے اور صبح سے پہلے نہیں مل سکتی اور تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک مجھے فلم نہیں ملتی۔ فلم میں اب چاہتا ہوں۔"

"تو صبح ہم بینک جائیں گے۔ وہاں سے رقم لیں گے اور پھر فلم تمہیں دے دوں گی۔ ٹھیک ہے نا پٹھے؟"

"تمہاری یہ تجویز ناقص ہے۔ ہو سکتا ہے کل تک کوئی شخص تمہیں قتل کر دے۔ صرف وہ پولیس افسر ہی فلم کے پیچھے نہیں لگا ہوا بلکہ گارڈی کا قاتل بھی اس فلم کی تلاش میں ہے۔ ایک قتل وہ کر چکا ہے۔ تمہیں گولی مارتے وقت بھی وہ ذرا تامل نہیں کرے گا۔ اب جیسے تمہاری خوشی۔ میں تو صبح تک انتظار کر لوں گا۔" میں اٹھ کھڑا ہوا۔ "ٹیکسی طلب کرنے کے لئے تمہارا فون استعمال کرنا چاہتا ہوں!"

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور آنکھوں میں خوف و ہراس کی پرچھائیاں لہرانے لگی تھیں۔ "سنو! یہ قاتل کے متعلق کیا کہہ رہے ہو؟"

"تمہارے دوست گارڈی کے پاس وہ فلم تھی جو کئی امیر عورتوں کو جیل بھجوا سکتی تھی۔" میں بولا: "کسی شخص نے یا غالباً ان امیر عورتوں میں سے کسی کے شوہر نے گارڈی سے وہ فلم حاصل کرنے کی کوشش میں اسے گولی مار دی۔ اب اسی فلم کی وجہ سے تمہیں بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمہاری خوش نصیبی تھی کہ ایک شخص سگریٹ سے تمہارا جسم داغنے کے بعد چلا گیا۔ عین ممکن ہے، تمہارا آئندہ ملاقاتی قاتل ہو۔" یہ کہہ کر میں فون کی طرف گیا اور کیب سروس والوں کو فون کیا

جواب ملا۔ دس منٹ میں کیب پہنچ جائے گی۔

کپڑوں کی سرسراہٹ سن کر میں نے مڑ کر دیکھا۔ فریڈا جلدی جلدی یوں کپڑے پہن رہی تھی جیسے گاڑی نکل جانے کا خدشہ ہے۔ میں بولا۔ "اتنی بھی کیا گھبراہٹ۔ پتلون تو پہن لو بے بی؟"

"میں یہاں تنہا نہیں رہ سکتی۔ تمہارے ساتھ جاؤں گی۔" وہ سہمی ہوئی آواز میں بولی۔

"میرے ساتھ نہیں جاؤ گی۔ بلکہ میرے جانے کے بعد دروازے کو اندر سے تالا لگا لینا۔ ممکن ہے قاتل دروازہ توڑنے کی ہمت نہ کرے۔ اچھا اب چلتا ہوں۔..." میں نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا۔

وہ بھاگ کر میرے ساتھ آ ملی۔ "میں فلم تمہیں دے دونگی۔ اب تو ساتھ لے چلوگے نا؟"

وہ اس وقت انتہائی خوفزدہ ہو رہی تھی۔

"تو پھر ٹھیک ہے آ جاؤ۔ مگر جوتے بھول رہی ہو۔"

"مجھے چھوڑ تو نہیں جاؤ گے؟"

"جوتے اور پتلون پہن لو۔ میں انتظار کرتا ہوں۔"

اس نے اپنے نچلے دھڑ پر نظر ڈالی اور بہک کر بولی۔ "پتلون پہننے کی بھلا کیا ضرورت ہے؟"

ٹیکسی نے ہمیں امپیریل ہوٹل اتار دیا۔ وہاں سے اسے ساتھ لئے میں اپنی کار میں جا بیٹھا موٹر سٹارٹ کی تو وہ میرے ساتھ لگ گئی۔ "تم پر اعتماد کر رہی ہوں۔ فلم دے دونگی تمہیں ڈیڑھ ہزار ڈالر کے معاملے میں دھوکہ تو نہیں دو گے!"

"بوائے سکاؤٹ کا وعدہ رہا۔"

وہ نشے کے عالم میں کھلکھلا کر ہنس دی۔ "زندگی میں پہلا موقع ہے کہ کسی مرد پر اعتبار کر رہی ہوں۔"

"کبھی نہ کبھی تو آغاز کرنا ہی پڑتا ہے بے بی۔"

ڈلیٹ بورڈ کی گھڑی رات کے سوا گیارہ بجا رہی تھی۔ گھر پہنچا تو گیراج کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ گاڑی گیراج میں بند کرنے کے بعد ہم گھر میں داخل ہوئے۔ فریڈا ہر قدم پر میرے ساتھ چپکی ہوئی چل رہی تھی میں نے بتیاں جلائیں تو بازو پر جھول کر بولی۔ "یہ کونسی جگہ ہے؟"

"میرا گھر۔ بیٹھو تمہارے لئے ڈرنک لاتا ہوں۔"

ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ بولی۔ "واہ کیا عمدہ گھر ہے۔"

دروازے بند کرنے اور پردے کھینچنے کے بعد میں نے اس کے لئے جن اور ٹانک کا ایک جام تیار کیا۔ "ہاں تو اب کچھ بات چیت ہو جائے بے بی۔ آرام سے بیٹھ جاؤ اور مجھے گارڈی کے متعلق کچھ بتاؤ۔"

شراب کی چسکیاں لیتے ہوئے اس نے بتایا کہ گارڈی کی بیوی اس سے الگ ہو چکی تھی۔ ایسے میں گارڈی اور فریڈا کی ملاقات ہوئی۔ وہ ہمیشہ کسی بڑی رقم پر ہاتھ ملنے کی باتیں کرتا رہتا تھا۔ پھر ایک رات بستر پر اس نے فریڈا کو بتایا کہ وہ ملیم سٹور میں کیمرے نصب کرانے کے بعد وہ دس لاکھ ڈالر رقم کمانے کا ارادہ کر چکا ہے۔"

"دس لاکھ ڈالر؟"

"ہاں اس نے یہی کہا تھا۔" فریڈا بولی۔ "میں نے کہا کہ یہ پاگل پن ہے اور وہ مصیبت میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ وہ نہ مانا اور بولا۔ فلم کے ذریعے چھوٹی موٹی تو بہت سی مچھلیاں پھنس سکتی ہیں۔ لیکن صرف ایک مچھلی اتنی بڑی ہے جو اسے دس لاکھ ڈالر کا مالک بنا دے گی۔"

یہ سنتے ہی مجھے کریڈن کا خیال آ گیا۔ الیٹ لیک میں صرف وہی ایک ایسا شخص تھا جو دس لاکھ ڈالر دے سکتا تھا۔

"اس نے میری مدد بھی حاصل کی۔" فریڈا کہہ رہی تھی۔ "اور وہ یوں کہ فلم خود رکھی اور

اس سے اتاری ہوئی تصاویر یہ میرے حوالے کر دیں۔"

"وہ تصاویر اب تمہارے پاس ہیں؟"

"وہ میرے پاس تھیں۔ جیس نے ایک پارسل بنا کر مجھے دیا کہ اسے چھپا کر رکھوں۔ میں نے وہ پارسل اپنی میز کی دراز میں رکھ دیا۔ جس رات جیس قتل ہوا، مجھے یہ پارسل یاد آیا اور گھر جا کر میں نے میز کی دراز دیکھی مگر پارسل غائب ہو چکا تھا۔ میں بھی کیا لاپرواہ کیتا ہوں۔"

"کیا گارڈی نے بتایا تھا کہ بڑی مچھلی کون ہے؟"

اس نے ایک گھونٹ بھرا۔ "نہیں۔"

"فلم کہاں ہے؟"

"گارڈی کے گھر میں۔" اس نے رکتے رکتے کہا۔

"کس جگہ۔؟"

فریڈا نے غور سے میری طرف دیکھا۔ "مجھے ڈیڑھ ہزار ڈالر دو گے نا؟"

"بوائے سکاؤٹ کا وعدہ ہے۔"

"اپنی ماں کی قبر پر قسم کھا سکتے ہو کہ رقم ضرور دو گے؟"

"بوائے سکاؤٹ کا وعدہ زیادہ موزوں ہے"

ایک لمحے تک کچھ سوچنے کے بعد وہ بولی۔ "ٹھیک ہے فلم گارڈی کی میز کی سب سے نچلی دراز میں ہے۔"

میں نے اسے گھورا۔ "کیا پٹیاں پڑھا رہی ہو مجھے۔ پولیس نے میز کی اچھی طرح تلاشی لی ہو گی۔"

اس نے سر کو جنبش دی۔ "جیس بڑا سمارٹ تھا نچلی دراز کے نیچے خالی جگہ ہے۔ جیس نے اسے خاص طور پر خفیہ بنوایا تھا۔ میز کی نچلی دراز میں ایک خفیہ کمانی لگی ہوئی ہے اسے دبانے

خزینہ خانہ کھل جاتا ہے۔ فلم اسی خفیہ خانے میں پڑی ہوئی ہے۔"

کچھ سوچ کر میں بولا۔" اگرچہ کافی رات جا چکی ہے۔ لیکن میں ابھی جا کر وہاں دیکھ آتا ہوں۔ تم یہیں رہنا کہیں جانا مت۔"

نہانے اور گہرے رنگ کا لباس زیب تن کرنے کے بعد میں نے چھوٹی سی طاقتور فلیش لائٹ اور ایک بڑا اسکرو ڈرائیور ساتھ لے لیا۔ تیاری کے بعد لونگ روم میں آیا تو وہ صوفے پر سو رہی تھی۔ میں نے دروازے بند کئے اور گارڈی کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

۷

اندھیرے مقامات اور درختوں کے تاریکیوں میں گذرگاہ بناتا ہوا میں ہر ممکن احتیاط برتتے ہوئے گارڈی کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ اس مرتبہ کوئی شخص کتے کو سیر کراتا ہوا نہ ملا۔ راستے میں دو گھروں سے اس وقت بھی ٹیلیویژن کی آوازیں سنائی دیں۔ ڈر یہ تھا کہ کہیں قانون کے کسی محافظ سے آمنا سامنا نہ ہو جائے۔ گھر کے قریب پہنچ کر میں سڑک سے اتر کر ایک درخت کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور کچھ دیر سن گن لیتا رہا۔

تقریباً پندرہ منٹ کی دیکھ بھال کے بعد یقین ہو گیا کہ آس پاس کہیں زندگی کا کوئی آثار نہیں اور نہ ہی گارڈی کے گھر پر کوئی سپاہی متعین ہے چنانچہ درخت کی آڑ سے نکل کر گھر کی طرف بڑھا۔ سارا گھر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ لان سے ہو کر میں گھر کے پچھواڑے کی طرف نکل گیا

یہاں تھوڑی دیر رک کر پھر حالات کا جائزہ لیا اور تسلی کر لینے کے بعد عقبی دروازے پر جا پہنچا حسب توقع یہ دروازہ مقفل ملا۔ لمحاتی طور پر فلیش لائٹ کی روشنی ڈال کر دیکھا۔ قفل اتنا مضبوط نہیں تھا اور سکریو ڈرائیور کی مدد سے چند لمحوں بعد ہی کھل گیا۔ مزید چند لمحوں تک رک کر کوئی آواز سننے کی کوشش کی مگر اپنے دل کی غیر ہموار دھڑکنوں کے سوا کوئی صدا نہ سنائی دی۔ اندر تاریکی میں فلیش لائٹ جلانے پر معلوم ہوا کہ ایک چھوٹے سے کچن میں ہوں۔ کچن کا اندرونی دروازہ کھول کر راہداری میں روشنی پھینکی۔ یہ راہداری صدر دروازے پر ختم ہوتی تھی۔ مجھے یاد آیا کہ لونگ روم میرے بائیں ہاتھ ہے۔

لونگ روم کے دروازے کا ہینڈل گھمایا اور اسے کھول کر دیکھا۔ چاند کی مدھم روشنی بڑی کھڑکی میں سے اندر آ رہی تھی۔ اور اب مجھے پسینہ آنے لگا تھا۔ اندر جا کر کھڑکی کا بوسیدہ پردہ کھینچ دیا۔ اور فلیش لائٹ جلائی۔ بتی جلانا کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا۔

میز ایک کونے میں پڑی تھی۔ گھٹنوں کے بل جھک کر میز کی نچلی دراز کھولی خفیہ کمانی تلاش کرنے میں چند سیکنڈ صرف ہوئے مگر آخر کار کامیاب ہو ہی گیا۔ خفیہ کمانی گھمانے پر خفیہ خانہ کھل گیا۔ ہاتھ ڈال کر اندر سے ۱۶ ایم ایم فلم کی ڈبیا ہاتھ لگ گئی۔ یہ کامیابی غیر لقینی سی تھی۔ اور میں چند لمحوں تک استغراق سے ڈبیا کو گھورتا رہا۔ پھر کمانی دبا کر خفیہ خانہ بند کیا اور فلم کی ڈبیا ہاتھ میں لئے تیزی سے دروازہ پار کر کے راہداری میں آ گیا۔

اب یہ پتہ نہیں کہ میرے وارد ہونے سے پہلے ہی وہ گھر میں چھپ ہوا تھا یا پھر لان سے چھپتا چھپاتا میرے پیچھے گھر میں داخل ہوا تھا۔ کچھ بھی ہو۔ میں جیسے ہی عقبی دروازے پر پہنچا۔ پیچھے سے کپڑوں کی سرسراہٹ سی سنائی دی۔ مڑنے کو تھا کہ ایک دھماکے کے ساتھ میرے سر میں روشنی کی پھلجھڑیاں سی روشن ہو گئیں اور میں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل نیچے جا گرا اور معاً بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

نیم بے ہوشی کی کیفیت سے عالم ہوش میں آتے ہوئے سر میں درد کی اتنی شدید ٹیسیں اٹھیں کہ سر پارہ پارہ ہوتا محسوس ہوا۔ چند لمحوں بعد درد میں کچھ کمی آئی اور میں اپنے حواس مجتمع کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ سر کے پچھلے حصے کو چھو کر دیکھا۔ ایک چھوٹا سا گومڑا ابھرا ہوا تھا۔ فرش پر ادھر ادھر ٹٹول کر فلیش لائٹ ڈھونڈی اور پھر فلم کی ڈبیا ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر فلم کی ڈبیا وہاں ہوتی تو ملتی۔ بڑی مایوسی کے عالم میں میں باہر نکل آیا۔ رات کی تازہ ہوا نے کافی اچھا اثر کیا پھر بھی بیس منٹ میں ڈگمگاتا۔ لڑکھڑاتا ہوا ایسٹ ایونیو کے آخری سرے تک پہنچ سکا اور ناگاہ مارک کریڈن اپنے کتے کے ساتھ سامنے آ گیا۔

"اوہ اللہ رحم کرے۔" وہ بولا۔ "کیا آج پھر کوئی ذہنی الجھن سلجھا رہے ہو؟"

"ٹھیک سمجھے۔" میں نے کمزور اور دھندلائی ہوئی آواز میں کہا۔ "ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی الجھن رہتی ہے۔"

وہ ہنس دیا۔ "ہاں۔ مجھے اس کتے کی الجھن درپیش ہے یہ وقت دیکھو اور میری عمر دیکھو مگر کتے کو سیر کرانے پر مجبور رہوں۔"

میں نے اس کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی مگر اندھیرا بہت تھا۔ کیا اسی نے گارڈی کو قتل کیا تھا اور پھر آج میرے سر پر ضرب رسید کر کے فلم لے اڑا ہے!

"سنا ہے ایسٹ لیک چھوڑ رہے ہو۔" وہ بولا۔ "تمہاری اور لنڈا کی علیحدگی کی خبر بھی بڑی افسوسناک ہے۔"

"شکریہ۔" میرے سر میں پھر درد کی چنگاریاں اٹھنے لگیں۔ گفتگو کا ذرا موڈ نہیں تھا۔ "اچھا چلتا ہوں۔"

وہ بھی واپس ہو لیا۔ "میں بھی اب گھر چلتا ہوں۔"

خاموشی سے چند گز فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ بولا۔ "میتھیو! کیا یہ امکان ہے کہ

ہیں وہ یارہ بلیک میل کیا جائے گا؟"

"کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"فلم کسی نہ کسی کے پاس تو ہے۔ کیا تم اپنے ذرائع سے اس کا پتہ نہیں چلا سکتے؟"

"تمہارے پاس بھی تو وسیع ذرائع ہیں۔"

"سمجھنے کی کوشش کرو۔ اگر فلم گولڈسٹین کے ہاتھ پڑ گئی تو ہم دونوں ہی متاثر ہوں گے۔ تمہیں دیکھنے کے متعلق میں اس سے جھوٹ بول چکا ہوں۔ کل تمہاری باری ہے۔"

میرا گھر قریب آ گیا ہے وہ پھر بولا۔ "جیل کے گھر والے تمہارے گھر کا قبضہ لینے والے ہیں ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم رکھنا چاہیے۔ نیا پتہ بتا دو۔"

"ابھی گھر ڈھونڈ رہا ہوں۔" میں درد کو کسی کا سہارا لیا۔ "جب کوئی جگہ مل گئی تمہیں فون کر دوں گا۔" میرا اسراب بری طرح پھٹنے لگا تھا۔ اور میں جلد از جلد اس سے چھٹکارا پا لینا چاہتا تھا۔

"ضرور فون کرنا اور فلم ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہوئے گولڈسٹین کا خیال رکھنا۔"

"بہت اچھا۔" میں نے کہا اور اسے اس کے کتے کے ساتھ وہیں چھوڑ کر گیٹ میں داخل ہو گیا۔

صدر دروازے کا قفل کھولتے ہوئے بڑی دیر بعد فریڈا ماؤس کا خیال آیا جسے لونگ روم میں سوتا ہوا چھوڑ گیا تھا۔ آہٹ پیدا کئے بغیر دروازہ اندر سے مقفل کیا اور لونگ روم میں گیا۔ وہ اب تک محو خواب تھی۔

کچن میں جا کر تھوڑی سی برف نکالی، اسے تولیے میں لپیٹا اور گردن پر رکھ کر رگڑی اس سے اتنا ہوا کہ سر میں اٹھنے والی درد کی شدید لہریں ختم ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد میں سوچنے کے قابل ہو چکا تھا۔

رات کا ایک بج کر دس منٹ اوپر ہو چکے تھے۔ کمریڈن جیسے امیر شخص کا اس وقت لے کر ٹہلانا بڑی عجیب سی بات تھی۔ تو کیا یہ کمریڈن ہی تھا؟ کاش وہی ہوا گر وہی ہے تو یقیناً وہ فلم ضائع کر دے گا۔ مگر سوال یہ تھا کہ کیا وہی سب تار ہلا رہا تھا؟

لونگ روم سے اچانک فریڈا کی آواز آئی۔ "کون ہے؟"

"میں ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ اور پگھلی ہوئی برف کو سنک میں پھینک کر لونگ روم میں چلا گیا۔

سہمی ہوئی حالت میں وہ صوفے پر تنی بیٹھی تھی۔ "تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔"

شراب کی الماری کے قریب جا کر اپنے لئے شراب انڈیلتے ہوئے میں نے پوچھا۔ "تم پیو گی؟"

"نہیں۔"

اس انکار پر میں نے حیرت سے اس کی طرف نگاہ ڈالی۔ اس کے چہرے پر متانت اور سنجیدگی سایہ فگن ہو چکی تھی اور میرے لئے یہ کوئی اچھی علامت نہ تھی۔ آگے کی طرف جھک کر بولی۔ "فلم لے آئے ہو نا؟ لاؤ اب رقم دے دو۔"

میں نے وہسکی کا آدھا جام چڑھایا اور اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔ "میں لٹ گیا تھا، اور فلم بھی مل گئی۔"

"تو گویا میری رقم کھری ہو گئی۔"

"ذرا اپنا ہاتھ مجھے دینا۔"

اس نے حیران ہو کر مجھے گھورا۔ "ہاتھ کیا کرو گے میرا؟ یہ لو۔"

اس کا ہاتھ پکڑ کر میں نے سر کے پچھلے حصے پر ابھرے ہوئے گومڑ پر رکھ دیا۔ "ذرا آہستہ دبانا۔ کچھ محسوس ہوا؟"

اس نے گومڑ پر ہولے ہولے انگلیاں پھیریں اور پھر جھٹکا سا کھا کر بولی۔ "یہ کیا ہے؟"

"فلم مجھے مل گئی تھی۔ مگر وہاں کوئی اور بھی تھا۔ میری بے خبری میں اس نے یہ چوٹ لگائی اور فلم لے بھاگا۔"

غصے سے وہ اچھل کر کھڑی ہوگئی اور بے تحاشا گالیاں بکنے لگی۔ آخر میں بولی: "ہونہہ بوانے سکاؤٹ کا وعدہ۔ ڈیڑھ ہزار ڈالر مارنے کے لئے تم جھوٹ بول رہے ہو لیکن میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔ سمجھے؟"

وہ اتنی بلند آواز سے چیخ رہی تھی کہ مجھے خدشہ ہوا۔ شور سن کر کہیں کوئی آ نہ جائے یا پولیس کو بلوا نہ لے۔ میں آگے بڑھا اور اس کے گلے پر انگوٹھا رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد میں نے انگوٹھا اٹھایا اور وہ لڑکھڑا کر فرش پر جا گری۔

"سور کی بچی۔ تمہارے شور پر پولیس آگئی تو اپنے ساتھ میرے لئے بھی مصیبت کھڑی کردو گی۔"

وہ خاموشی سے گلہ ملتی رہی اور پھر سانس استوار کرنے کے بعد آہستہ آہستہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ "حرامی۔ تم نے تو مجھے مار ہی دیا تھا۔"

میں نے سگرٹ سلگایا اور انتظار کرنے لگا۔ تاکہ وہ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوجائے۔ کچھ دیر بعد آخر کار وہ بولی: "دھوکہ تو نہیں دے رہے؟ کیا واقعی فلم کوئی لے گیا؟"

"کیا یہ سمجھتی ہو کہ اپنے سر پر میں نے خود ہی چوٹ لگائی ہے؟"

اس دلیل پر چند لمحوں تک غور کرنے کے بعد اس نے سر کو جنبش دی اور بولی: "بے شک کوئی تخم حرام فلم لے گیا۔ لیکن دوسری اور زیادہ اہم فلم نہیں لے گیا؟"

"کیا مطلب؟ کیا کہہ رہی ہو؟"

"درحقیقت دو فلمیں تھیں۔ جو تم گنوا آئے ہو۔ وہ اتنی زیادہ قیمتی نہیں تھی البتہ دوسری دس لاکھ ڈالر کی ہوسکتی ہے۔" اس نے پرخیال انداز سے میری طرف دیکھا "فرض کرو میں

اور تم ایک ساتھ کام کریں اور اس فلم کے ذریعے دس لاکھ کما کر ڈھائی لاکھ تم لے لو اور باقی میں - کیوں کیا خیال ہے بیبیا؟"

اسی وقت صدر دروازے کی گھنٹی بجنے لگی۔

میں نے سرعت سے فریڈا کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا اپنی خوابگاہ میں لے گیا۔ "اسی کمرے میں خاموشی سے رہنا۔ کسی قسم کا شور نہ ہو۔"

اس کے بعد جا کر دروازہ کھولا۔ ایک موٹا لمبا سپاہی دروازے پر کھڑا تھا اور دوسرا نسبتاً دبلا سپاہی بیرونی گیٹ کے پاس کھڑا تھا۔ بڑے کٹے سپاہی کو میں پہلے سے جانتا تھا۔ میں نے پوچھا۔ "کیا بات ہے فلانیگن؟"

اس نے بتھر یلے انداز سے مجھے گھورا۔ "ایک کال ملی ہے مسٹر مینس۔ تمہارے ہاں کوئی عورت چیخ رہی تھی۔

" اندر آجاؤ۔" میں بولا۔ " دراصل میرا ریڈیو کسی خرابی کی وجہ سے اونچے سروں بولنے لگا تھا اور اس وقت ریڈیو میں کوئی عورت خوف سے چیخ رہی تھی۔ افسوس ہے کہ تمہیں زحمت دی گئی۔"

شاید وہ اندر آ کر ریڈیو چیک کرتا مگر اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ میں صدائے عوام کا ایڈیٹر ہوں اس لئے اندر آنے سے گریز کرتے ہوئے بولا۔ "بہت دیر تک ریڈیو سنا کرتے ہو مسٹر مینس"

" ایسا کرنا خلاف قانون ہے کیا؟" میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور اسے پوری طرح احساس ہو گیا کہ اگر وہ لائٹ ویٹ ہے تو میں ہیوی ویٹ ہوں۔

" تاہم کافی رات جا چکی ہے۔ بہرحال میرا فرض تھا کہ معلوم کرتا کہ یہاں کوئی مصیبت

میں تو نہیں۔"

"بہت بہت شکریہ۔" میں نے کہا۔ اور وہ دوسرے ساتھی کے پاس چلا گیا۔ اس سے دو چار باتیں کیں اور پھر دونوں پولیس کی گشتی کار میں جا بیٹھے۔

فریڈا خوابگاہ سے باہر آ گئی۔ "بڑی اچھی طرح ٹرخایا ہے۔ میں تمہاری عزت کرنے لگی ہوں۔"

"گویا تم بھی کسی کی عزت کر سکتی ہو؟" میں نے ہنستے ہوئے طنز کیا۔ "جاؤ واپس خوابگاہ میں جا کر سو جاؤ۔"

"بہت اچھا۔ خوابگاہ پر تو میرا حق ہے ہی۔" اور یہ کہہ کر وہ خوابگاہ میں چلی گئی۔ سر میں اب بھی درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں مگر اتنی بھی نہیں کہ خیالات میں مزاحم ہوتیں۔ فریڈا نے دو فلموں کا ذکر کیا تھا۔ مجھ سے جو فلم چھینی گئی تھی وہ یقیناً لنڈا جیسی احمق عورتوں کی تصاویر پر مشتمل ہو گی البتہ دوسری قیمتی فلم میبل کر یڈن جیسی امیر خواتین کی تصاویر پر مبنی ہو گی۔ یقیناً گارڈی اسی فلم کی خاطر قتل کیا گیا ہو گا۔ اور اس فلم کو ڈھونڈنا اور بھی ضروری تھا تاکہ قاتل کا بے نقاب کیا جا سکے۔

میں خوابگاہ میں چلا گیا۔

لنڈا کے بستر پر اس عورت کو دراز دیکھ کر مجھے عجیب سا لگا۔ اس نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اور بیڈ سائیڈ لیمپ روشن تھا۔ وہ بولی۔ "اب اور ساری باتیں بھول جاؤ۔ آج بستر آؤ۔ آؤ بستر پر آ جاؤ اور کچھ ہلا گلا کریں۔"

بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا کلاک ڈیڑھ بجا رہا تھا۔ میرا سر اب بھی دکھ رہا تھا۔ میں تھکا ہوا بھی تھا مگر اتنا بھی نہیں۔ بلا تکلف بستر پر جا بیٹھا۔ "یہ دوسری فلم کیسی تھی؟"

"تم بھی کیا آدمی ہو؟ چھوڑو ان باتوں کو۔" اس نے چادر اتار دی تاکہ اس کا

برہنہ بدن میرے جذبات میں ہلچل پیدا کر سکے۔" لباس اتار کر آرام کرو۔"

میں نے چادر اسے دوبارہ اڑھادی: "مجھے اس دوسری فلم کے متعلق بتاؤ۔"

"اوہ بھاڑ میں گئی فلم۔ اگر عیش نہیں کرنا چاہتے تو تم بھی جہنم میں جاؤ اور مجھے سونے دو"

"وہ دس لاکھ ڈالر کا کیا قصہ تھا؟"

اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔" تو دس لاکھ کمانے پر آمادہ ہو؟ ایک چوتھائی حصہ تمہارا اور باقی میرا؟"

"ٹھیک ہے۔"

"تم اس قماش کے نہیں لگتے۔ جھوٹ بولتے ہو۔"

"اڑھائی لاکھ ڈالر کے لئے سب کچھ کیا جا سکتا ہے۔" میں نے اسے بہلانا چاہا۔ تاکہ کسی طرح دوسری فلم کے متعلق بتا دے۔

"فلم میرے پاس ہے۔ جیبی خوفزدہ تھا اور اس نے یہ مجھے دے دی تھی اس نے کہا تھا کہ وہ ایک فلم کے بل بوتے پر چھوٹی مچھلیوں کو پھانس سکتا ہے لیکن بڑی مچھلی والی فلم کے ذریعے دولت کمانے کے لئے دونوں کو کام کرنا پڑے گا۔"

"تو فلم تمہارے پاس ہے؟ کہاں؟"

"دس لاکھ ڈالر کی فلم ہے سوچ لوں پھر بتاؤں گی۔ اس بات کا اطمینان رکھو کہ فلم ہر طرح محفوظ ہے۔ یہ بتاؤ بستر پر میرا ساتھ دے رہے ہو یا نہیں۔"

"آج رات نہیں۔"

"تو پھر دفع ہو جاؤ۔ میں سونا چاہتی ہوں۔"

میں اٹھ کر خوابگاہ سے نکل آیا اور فالتو خوابگاہ میں جا لیٹا مگر خیالات نے سونے نہ دیا گھڑی دیکھ کر کروٹیں بدلتا رہا۔ تنگ آ کر اٹھا اور خواب آور گولی کھا لی۔ یہ گولی

کھانا میری غلطی تھی۔

ٹیلیفون کی گھنٹی پر آنکھ کھلی۔ وقت دیکھا۔ صبح کے نو بجکر چھتیس منٹ ہو چکے تھے
سر میں ہلکا ہلکا درد اب بھی باقی تھا۔ میں نے ریسیور اٹھا لیا۔

جین کی آواز آئی ۔" ہیلو ۔ ٹھیک تو ہو؟"

" ہاں ٹھیک ہوں ۔ کچھ زیادہ ہی سوتا رہا ہوں ۔"

" مسٹر شا ندلر تمہیں پوچھ رہا ہے اور دس بجے تمہیں لاری ہرش سے بھی ملنا ہے ۔"

" مسٹر شاندلر سے مل لوں گا۔ اور لاری ہرش سے ملاقات ملتوی کر دو۔ یہ ملاقات کچھ ایسی ضروری نہیں ۔"

" کافی ڈاک آئی رکھی ہے ۔"

" اچھا آرہا ہوں ۔"

ریسیور رکھتے وقت فریڈا کا خیال آگیا۔ اسے مزید ٹھہرانا موزوں نہیں تھا سہ پہر کو کسی نے صفائی کے لئے آنا تھا۔ فریڈا کو دیکھنے میں بیڈروم میں گیا مگر بستر خالی پڑا تھا۔ ادھر ادھر دیکھنے کے بعد کچن میں گیا۔ استعمال کیا ہوا کافی کا پیالہ سنک میں پڑا تھا۔ دو تین آوازیں دے کر بیرونی دروازے پر پہنچا۔ یہ کھلا پڑا تھا۔ گویا وہ جا چکی تھی ۔

دفتر کے لئے تیاری کرتے ہوئے فریڈا کی روانگی پر حیرت ہو رہی تھی۔ ٹیکسی سٹینڈ آدھا میل دور تھا۔ وہاں تک پا پیادہ جانے سے رہی۔ انہی خیالوں میں کھویا ہوا گیراج میں گیا تو پتہ چلا۔ وہ لنڈا کی منی کار ڈی لے گئی ہے۔ واپس گھر کے اندر جا کر اس کا نمبر ڈائل کیا تھوڑی سی دیر کے بعد اس کی آواز سنائی دی اور میں نے کہا۔" یہ میں ہوں نام لینے کی ضرورت نہیں۔کیا ارادے ہیں؟"

" سامان باندھ کر بھاگ رہی ہوں یہاں سے ۔"

"میری کار تمہارے پاس ہے؟"

"ہاں یہ بائیسویں گلی میں پارک کی ہوئی ملے گی۔ چابی سیٹ کے نیچے رکھی ہے آج رات نو بجے بارہویں گلی میں واقع دی انیکس میں ملو۔ پندرہ سو ڈالر لیتے آنا۔ پھر دوسرے معاملے پہ بات کریں گے۔" اور اس نے گفتگو ختم کر دی۔

ریسیور رکھ کر چلنے کی تیاری کر رہا تھا کہ ایک پولیس کار رکی اور گولڈ سٹین اترتا دکھائی دیا۔ میں نے جلدی سے دروازہ مقفل کیا۔ اتنے میں وہ آ پہنچا۔ اور بولا "چند منٹ دے سکتے ہو مسٹر میسن؟"

"اس وقت تو ایک منٹ کی بھی فرصت نہیں لیفٹیننٹ۔ پہلے ہی دیر ہو چکی ہے اور مسٹر شانڈلر نے فوری طور پہ طلب کیا ہے۔"

"تو پھر میں تمہارے ساتھ ہی بیٹھ جاتا ہوں گاڑی میں۔ راستے میں بات چیت ہو جائے گی۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا اور گیراج میں سے مرسیڈیز نکالنے لگا۔ وہ میرے ساتھ آ بیٹھا اور پولیس کار میں بیٹھے ہوئے ڈرائیور کو تعاقب میں آنے کا اشارہ کیا۔

بہتے ہوئے ٹریفک میں گاڑی ہانکتے ہوئے میں نے پوچھا۔ "کیا بات ہے لیفٹیننٹ؟ کیسے زحمت کی؟"

"باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ الیٹ لیک کے کچھ باشندے شاپ لفٹنگ کرتے رہے ہیں۔ سٹور میں ۱۶ ایم ایم فلم کا کیمرا لگا ہوا ہے۔ گارڈی کا مشغلہ فوٹوگرافی تھا لیکن نہ تو سٹور سے کوئی فلم ملی ہے اور نہ اس کے گھر سے اور یہ بات بلیک میل کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ میں کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہتا۔ کیا تم یا تمہاری بیوی سٹور سے سامان خریدتے رہے ہو؟"

بھاری ٹریفک کی وجہ سے میں نے اپنی نگاہیں۔ سڑک پہ مرکوز رکھیں۔ "میری

بیوی سٹور سے چیزیں خرید رہی ہے۔"

"میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ شاید کچھ معلوم ہو سکے۔"

"مگر وہ تو اس وقت ڈلاس میں ہے۔"

"ڈلاس چاند پر واقع نہیں۔ اس کا پتہ کیا ہے؟"

"پتہ مجھے زبانی یاد نہیں۔ لکھا ہوا ہے۔ فون کر کے بتا دوں گا۔"

"بھولنا نہیں مسٹر مینس۔" گولاسٹین نے کہا۔ اب ہم ہائی وے پر شہر کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ پھر بولا۔ "تم ایک ریزیڈنٹ جرنلسٹ ہو مسٹر مینس اور تمہاری رائے میرے لئے مفید ہو سکتی ہے ایک عورت سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ کار ڈیلر کے گھر جا کر اسے شوٹ کر دیتی۔ البتہ عورت کے شوہر سے ایسی توقع کی جا سکتی ہے۔ خصوصاً اس وقت جب اسے بیوی کے جرم کی پاداش میں بلیک میل کیا جا رہا ہو۔ کیا خیال ہے!"

"بات بڑی احمقانہ لگتی ہے۔"

خاموشی کے طویل وقفے کے بعد وہ بولا۔ "رات یہ شکایت موصول ہوئی تھی کہ کوئی عورت رات کو تمہارے گھر پر چیخ رہی تھی۔"

"میں نے پٹرول آفیسر فلائین کے سامنے یہ وضاحت کر دی تھی کہ میرا ریڈیو خراب ہے۔"

پھر ایک طویل وقفہ حائل ہوا۔ جب میں شانڈلر کے بلاک کے سامنے گاڑی روکنے لگا تو وہ بولا۔ "سنا ہے اپنی بیوی سے تمہاری ان بن ہو گئی ہے اور تم الگ ہو رہے ہو؟"

"خیال کیا جاتا ہے کہ رات کو تمہارے گھر پر چیخنے والی ایک عورت ہی تھی۔"

اب میں نے اس پر بھرپور نگاہ ڈالی۔ "لیفٹیننٹ۔ جب تک مسٹر شانڈلر میرا باس ہے۔ اس وقت تک یہی بہتر ہے کہ سنی سنائی باتوں کو اہمیت نہ دو۔" یہ دھمکی کام کر گئی

اور اسے نال کھانے چھوڑ کر میں شانڈلر سے ملنے چل دیا۔

شانڈلر کی گھنی بھنووں کے آس پاس شکنوں کا جال بچھا ہوا تھا گویا وہ اچھے موڈ میں نہیں تھا۔ "بیٹھ جاؤ۔ یہ لنڈا اور تمہارے متعلق کیا سن رہا ہوں!"

"ہم نے ایک دوسرے کو طلاق دینے کا فیصلہ کیا ہے۔" میں نے مرعوب ہوئے بغیر کہا "آئے دن طلاقیں ہوتی ہی رہتی ہیں۔"

"میں نے تمہیں خبردار کیا تھا کہ اس پوزیشن میں تمہارے متعلق کوئی سکینڈل جریدے کے لئے مفید نہ ہوگا۔"

میرے سر میں درد کی لہریں پھر جاگ اٹھیں اور میں آپے سے باہر ہونے لگا۔ بنک میں ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر جمع تھے اور میں لاس اینجلز جا کر بطور اخبار نویس کہیں بھی کام شروع کر سکتا تھا۔

"تم نے خبردار کیا تھا مسٹر شانڈلر۔ چنانچہ میں استعفےٰ دے دیتا ہوں۔ ٹھیک ہے؟"

وہ چیں بجبیں ہو کر بولا۔ "سنجیدگی سے کہہ رہے ہو؟"

"بالکل۔" میں نے جواب دیا۔ "اگر ایک ناپسندیدہ عورت سے علیحدگی سے تمہارے پرچے پر اثر پڑتا ہے تو میں پرچے سے الگ ہو جاتا ہوں۔"

"تم ایسا نہیں کرو گے۔" اس نے بکس میں سے سگار نکالا اور اسے سلگانے کے بعد بولا۔ "اگر تم چلے گئے تو پرچہ ٹھپ ہو جائے گا۔ تم نے پرچے پر بڑی محنت کی ہے۔"

"تو پھر میرے ذاتی معاملات کو بھی تک محدود رہنے دو مسٹر شانڈلر۔"

"ٹھیک ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ تلخی پیدا ہوئی۔ تم بڑے اچھے جا رہے ہو۔ میں تمہاری پشت پناہ بنا ہوں گا۔"

میں اٹھ کھڑا ہوا۔ "شکریہ۔ اچھا میں چلتا ہوں بڑا کام پڑا ہے۔"

"والی مشفورڈ کے متعلق میں کچھ کہنا چاہیئے وہ کچھ ٹھیک ہو جائے تو میں چاہتا ہوں کہ اسے کسی دھوپ والے مقام پر بھجوا دوں۔"

میرا اٹھا ہوا قدم رک گیا اور میں نے کہا "اسے پہلے ہی میامی بھجوا دیا گیا ہے۔"

"کیا واقعی؟" اس نے حیران ہو کر کہا۔ "اوہ۔ یہ لوڈگ کا کام ہوگا۔ وہ ہمیشہ مجھ سے ایک قدم آگے رہتا ہے۔"

واپس دفتر آکر ڈاک دیکھی۔ جین کے ساتھ رلیفرٹی کے آرٹیکل پر بحث مباحثہ کیا اور پھر روزمرہ کے کام میں مصروف ہو گیا۔ کھانے کے وقت جین دو بجے لوٹنے کا کہہ کر چلی گئی اور میں نے وہیں دفتر میں کھانا منگوا لیا۔

کھانے کے بعد ڈلاس فون کیا۔ فون کا جواب لنڈا کی ماں مسز لوکاس نے دیا اور تھوڑی سی حیص بیص کے بعد لنڈا سے بات کرنے کی اجازت دے دی۔ لنڈا کی آواز سن کر میں بولا۔ "لیفٹیننٹ گولڈسٹین تم سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہے۔ خیال رکھنا۔ بڑا ٹیڑھا پولیس افسر ہے۔ بہتر ہو کہ دو مہینوں کے لئے لوسیلی کے ساتھ میکسیکو چلی جاؤ۔ اور اس کی رسائی سے باہر رہو۔" پھر اس سے پہلے کہ وہ گڑبڑ کرتی، میں نے رلیسیور رکھ دیا۔

مجھے یقین تھا کہ یہ پیغام سن کر لوسیلی چوکنی ہو جائے گی اور شام سے پہلے لنڈا کو لے کر میکسیکو سدھار جائے گی۔ لنڈا کی ماں کافی امیر تھی اور اس ٹرپ کے اخراجات بآسانی برداشت کر سکتی تھی۔

دوسرا سینڈوچ چبا رہا تھا کہ میکس بیری آگیا اور سینیٹر لینکی کے بارے میں سنسنی خیز مضمون لکھنے کے بارے میں تبادلہ خیال کے بعد گال کھجاتے ہوئے جھجکتے جھجکتے بولا "بہت سی افواہیں اڑ رہی ہیں سیٹھ۔ لنڈا کے متعلق۔"

میں دل ہی دل میں کانپ اٹھا۔ تو کیا یہ خبر پھیل چکی ہے کہ وہ چپ رہے؟" لنڈا

سے متعلق کیا؟"

"میرا مطلب ہے تم اور وہ .... " وہ رکتے رکتے بولا: "مجھے شاید اس معاملے میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔"

"کوئی بات نہیں۔ میری جان میں جان آئی اور میں نے پرسکون ہو کر کہا: "ہاں۔ ہم الگ ہو چکے ہیں۔ ہاں یاد آیا۔ میرا نیا پتہ لے لو۔" میں نے اپنا نیا پتہ اور فون نمبر کاغذ کے ایک پرزے پر لکھ دیا۔ "میں کل یہاں منتقل ہو جاؤں گا۔"

اس نے پتے پر نظر ڈالی: "کیا یہاں رہائش کا انتظام یو رک نے کیا ہے؟"

"نہیں۔ جین نے۔ کیوں؟" میں نے پوچھا

"یہ اپارٹمنٹ یو رک کے ہیں۔ اس لئے یہ خیال آیا تھا۔"

"تو کیا یو رک نے عمارتوں پر بھی سرمایہ کاری کر رکھی ہے؟"

"ہاں۔ اس نے سیمنٹ اور اینٹوں پر بھی رقم صرف کی ہے۔"

اس کے جانے کے بعد کاغذات سے پٹی ہوئی میز کو گھورتے ہوئے میں سوچتا رہا۔ یہ یو رک پھر آ کودا اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی میری گردن پر پھونکیں مار رہا ہے۔

جین واپس آئی تو اس خیال نے بے چین کر دیا کہ شاید اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ کھانا کھا کر آئی ہے وہ شاپنگ میں مصروف ہو گئی اور مجھے فرینڈا ہاؤس یاد آ گئی۔ اس کے لئے پندرہ سو ڈالر کا انتظام کرنا تھا۔ شاید وہ فلم کے متعلق مفید مطلب اطلاع دے دے۔ پندرہ سو ڈالر کا چیک لکھ کر جین کے کمرے میں جھانک کر اسے اطلاع دی کہ ذرا بنک جا رہا ہوں۔

بنک میں پندرہ سو ڈالر گن رہا تھا۔ کہ ارنی سر پر آ کھڑا ہوا اور ہاتھ ملاتے ہوئے بولا۔ "سیٹھ اتنی رقم کس لئے درکار ہے؟ اسے کہیں لگا کیوں نہیں دیتے؟" ڈوجونز

کی فرم میں سرمایہ کاری کر دو۔ وارے نیارے ہو جائیں گے۔"

"اس وقت مصروف ہوں۔ پھر بات کروں گا۔"

"لنڈا سے علیحدگی کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔"

"ہوں۔ اچھا پھر ملوں گا۔" اور میں دفتر چلا آیا۔

چھ بجے شام تک بے پناہ مصروفیت رہی۔ کام کچھ ہلکا ہوا تو گولڈسٹین کے ساتھ کیا ہوا وعدہ یاد آیا۔ فون کرنے پر معلوم ہوا گولڈسٹین باہر گیا ہوا ہے۔ فون ریسیو کرنے والے کو پیغام دیا کہ گولڈسٹین کو بتا دیا جائے کہ میری بیوی کا پتہ ۱۱۱۳، ویسٹ سائیڈ، ڈلاس ہے۔ مجھے یقین تھا کہ لوسی اور لنڈا اب تک میکسیکو کی طرف روانہ ہو چکی ہوں گی۔ اور یہ مُردا مجھے نہیں ملے گا۔

جین کے ٹائپ رائٹر کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اپنی میز کے کاغذات سمیٹ کر اٹھا اور اس کے کمرے میں چلا گیا۔ مجھے دیکھ کر اس نے انگلیاں روک لیں، "سیتو۔ نئی رہائش گاہ میں کب منتقل ہو رہے ہو؟"

"شاید آج رات ہی۔ میں نے لیز کے کاغذات نہیں دیکھے۔ اپارٹمنٹ کا مالک کون ہے؟"

"ولیمز ن اینڈ اسٹیفن۔"

"کون ہیں وہ"

"جائیدادوں کا انتظام کرنے والے"

"میکس نے بتایا ہے کہ اپارٹمنٹ جونبرگ کی ملکیت ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟"

"ہاں۔ وہ بیسا اُرڈ بزنس بھی کرتا ہے۔" وہ بولی۔ "مسٹر شانڈلر کو یہ بات ناپسند ہے چنانچہ اسے خفیہ رکھا گیا ہے۔ مسٹر لیورگ کے کچھ اپارٹمنٹس کرایہ پر چلانے کے سلسلے میں

میں اس کی مدد کرتی ہوں۔ مجھے علم تھا کہ اس کا ایک اپارٹمنٹ خالی ہے اسکے لئے تو اتنی جلد انتظام کرنے کے قابل ہوئی۔"

میں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی پرسکون آنکھیں کسی تاثر کا اظہار نہ کر رہی تھیں
"دیر تک کام کرو گی؟"

"آدھا گھنٹہ اور"

"اچھا میں تو چھٹی کر کے گھر جا رہا ہوں۔ گڈ نائیٹ۔"

"گڈ نائیٹ۔"

گھر جا کر نہانے کے بعد لباس تبدیل کیا اب اس گھر سے اکتاہٹ ہونے لگی تھی۔ دل اٹھ چکا تھا۔ جو کپڑے اب تک لے گئے تھے۔ انہیں اور کچھ اور چیزیں ایک سوٹ کیس میں بند کرنے کے بعد سوٹ کیس کو مرسیڈیز کی ڈگی میں بند کر دیا۔

اب منی کار لانے کا معاملہ درپیش تھا۔ فریڈا نے کہا تھا کہ اس نے منی کار کو باسویں گلی میں پارک کیا ہوا ہے اب اس کار کی مجھے ضرورت نہ تھی مگر اسے یونہی چھوڑ دینا بھی گوارا نہ تھا۔ چنانچہ ٹیکسی لے کر بائیسویں گلی میں گیا اور وہاں سے منی کار لے کر ایک ایسے کار ڈیلر کے پاس گیا جو شب کو بھی کاروبار کرتا تھا۔ جوڑ توڑ کے بعد کم بخت نے اس کی مالیت کا چوتھا حصہ رقم ادا کی۔

شام کے آٹھ بج کر دس منٹ ہو گئے تھے آدھا گھنٹہ ایک ریسٹورنٹ میں بسر کر کے پیٹ بھرا اور پھر یاد آیا کہ نو بجے ہاف مون بار میں سارجینٹ پرنیر سے ملاقات کے لئے جانا ہے فون بک میں سے ہاف مون بار کا نمبر دیکھا۔ ڈائل کرنے پر دوسری طرف سے آواز آئی۔ "ہاف مون بار۔"

"جیک سے کہہ دو کہ دس بجے سے پہلے نہ آسکوں گا۔" میں نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" اور لائن ڈیڈ ہو گئی۔

ابھی نو بجنے میں وقت تھا۔ چنانچہ دی اینکس میں فریڈا سے ملنے پیدل ہی چل دیا۔

دی اینکس ایسی بار تھی جس میں کثرت سے آئینے جڑے ہوتے ہیں۔ اونچے اونچے سٹول نیم تاریکی میں رکھے ہوئے گلدان، سافٹ میوزک اور ایک بارمین جس کی بد صورتی پر گھوڑا بھی رشک کرے۔ بار تقریباً خالی پڑی تھی۔ خوش لباس اور اکتائے اکتائے سے چار جوان جوڑے شغل مے نوشی میں مصروف تھے۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا۔ فریڈا ابھی تک نہ پہنچی تھی۔ بارمین نے بتیسی دکھا کر میرا استقبال کیا۔ اس سے سکاچ آن دی راکس کا ایک گلاس لے کر ایک ایسے نیم تاریک گوشے میں جا بیٹھا جہاں سے داخلے کا دروازہ نظر آتا تھا۔ ساڑھے نو بجے تک میں خاصا فکرمند ہو چکا تھا کہ فریڈا آتی دکھائی دی۔ اس نے نارنجی اور سرخ سوتی لباس پر ہلکا ڈسٹ کوٹ زیب تن کر رکھا تھا۔ کندھے پر ہوائی سفری بیگ لٹکا ہوا تھا۔ چال سے لغزش ظاہر تھی گویا پئے ہوئے تھی۔ مجھے دیکھ کر سیدھی میری طرف آ گئی اور آتے ہی بولی: "میرے لئے ڈبل جن سٹریٹ منگوا لو۔"

آرڈر دینے پر بارمین ڈبل جن کا جام رکھ کر چلا گیا تو وہ بولی: "میں راہ فرار اختیار کر رہی ہوں لیسٹر۔" ایک ہچکی لے کر دوبارہ بولی۔ "اوہ آج کتنا مصروف رہی ہوں۔ مجھ جیسے تعلقات رکھنے والی کوئی لڑکی جب راہ فرار اختیار کرتی ہے تو اس کی مصروفیت بے انتہا بڑھ جاتی ہے لیکن بیچ رہا ہے لیڈ۔" مجھے گھورتے ہوئے وہ آگے کی طرف جھک آئی: "اس مصروفیت کے باوجود سوچ بچار کا وقت مل ہی گیا اور اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ بلیک میل کا دھندا میرے بس کی بات نہیں۔ جیس نے اس دھندے سے کیا حاصل کیا۔ دس لاکھ ڈالر ہوں یا دس کروڑ ڈالر ان کا فائدہ ہی کیا جب انجام کار جیل یا تمہارا نصیب ہو یا پھر

ہیں۔ کسی طرح دیوانور کی گولی مقدر ہو جائے مجھے رقم دو اور فلم تمہاری رہی۔ میں یہ ساتھ لائی ہوں۔"

"کہیں کوئی اور فلم تو نہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"بوائے سکاؤٹ کا وعدہ ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔" یہ کہہ کر میں نے ادھر ادھر دیکھا اور کسی کو نگران نہ پا کر پندرہ سو ڈالر کے نوٹ اس کے حوالے کر دیئے۔ رقم پرس میں رکھنے کے بعد اس نے صغری بیگ میں سے ایم ایم فلم کی ڈبیا نکال کر مجھے تھما دی۔

"یہ رہی۔ اب شاید ہم کبھی نہ ملیں۔ یہ یاد رکھنا کہ یہ فلم ہزاروں مصیبتوں کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔"

"کہاں جا رہی ہو؟"

"جہاں بھی سینگ سما جائے۔" اس نے کہا اور رخصت ہو گئی۔ اس کے بعد وہ مجھے کبھی دکھائی نہ دی۔

۸

ٹھیک دس بجے رات میں ہارٹ مون بار میں تھا۔ فریڈ کے جانے کے بعد ٹیکسی لے کر پہلے بینک گیا تھا، جہاں رات بھر سیف ڈیپازٹ سروس جاری رہتی تھی۔ فلم کو اپنے سیف

ڈپازٹ میں رکھ کر میں نے سکون کا سانس لیا۔ یہ فلم مجھے بھی لگارڈی کے انجام سے
دوچار کر سکتی تھی۔

پرنیر اسی کمرے میں بڑے اکتائے ہوئے عالم میں بیر سے جی بہلا رہا تھا۔

"ڈیوٹی پر جانے سے پہلے مجھے سونا بھی ہے کیا بات ہے؟ دیر کیوں ہو گئی؟"

مجھے ایک رازداں کی ضرورت تھی اور پرنیر سے بہتر اور کون رازداں ہو سکتا تھا۔
چنانچہ میں نے اسے فریڈا سے ملاقات، لگارڈی کے گھر میں پیش آمدہ واقعات اور پھر
دوسری فلم حاصل کر کے بینک میں رکھوانے کے متعلق سارا حال تفصیل سے کہہ سنایا۔
بیر سپ کرتے ہوئے اور سگریٹ کے کش لگاتے ہوئے وہ ہر بات بڑے غور سے
سنتا رہا۔ آخر میں بولا۔ "تمہارے خیال میں کیا کریڈن تم سے فلم چھین لے گیا ہے؟"

"ہاں کچھ ایسا ہی خیال ہے۔ لیکن اگر وہ فلم لے گیا ہے تو وہ اسے ضائع کر دے گا۔"
میں نے جواب دیا۔

اس خیال پر غور کرتے ہوئے اس نے اپنے چہرے کا پسینہ ہاتھ سے صاف کیا۔ "جب
تک اس فلم کے ضائع ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔ ہم دونوں کے لئے سکھ کا سانس لینا محال ہے
اس دوسری فلم پر کب نظر ڈالو گے؟"

"کل پرو جیکٹر کرائے پر لے کر یہ دیکھوں گا۔"

"میں بھی اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"تو پھر کل لنچ کے وقت فلم اور پروجیکٹر یہیں لے آؤں گا۔"

اس نے سر کو منفی جنبش دی: "نہیں۔ میں کل چار بجے سہ پہر تک ڈیوٹی پر ہوں گا۔"

"تو پھر میرے اپارٹمنٹ پر آجانا۔" میں نے کہا۔

اس نے دوبارہ سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے۔ ایک بات بتا دوں۔ خیال رکھو۔ تم کو لائڈ

سٹین کی نظر میں ہو۔ تمہارا تعاقب کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس نے تمہارے ساتھ مجھے دیکھ لیا تو میرا بیڑہ غرق ہو جائے گا۔"

"تو پھر کیا کرنا چاہیئے!"

چند لمحوں تک سوچنے کے بعد وہ بولا۔" اپنا ٹیلیفون نمبر مجھے دیدو۔ میں چیک کر دوں گا اگر تمہارے تعاقب کے امکانات نہ ہوئے تو میں آدھی رات کو تمہیں فون کر کے صرف ایک لفظ راجر کہوں گا اور ریسیور رکھ دوں گا۔ دوسری صورت میں فون ہی نہیں کروں گا۔ اگر تمہارا تعاقب نہ کیا جا رہا ہو گا۔ تو کل رات فلم اور ہیرو جیکٹ یہیں لے آنا۔ ٹھیک ہے؟"

"ٹھیک ہے۔"

سگریٹ سلگا کر ایک لمحہ تک سوچنے کے بعد وہ بولا۔" میرے علاوہ لیٹی مر۔ کریڈن اور تم پر گارڈی کے قتل کا شبہ کیا جا سکتا ہے لیکن تم سرفہرست ہو کیونکہ تمہارے ریوالور سے اسے قتل کیا گیا ہے۔ البتہ دوسری فلم کو مدنظر رکھا جائے۔ تو کریڈن پر قوی شبہ کیا جا سکتا ہے۔"

کریڈن پر واقعی قوی شبہ کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ میرا ریوالور چرانے، گارڈی کو قتل کرنے اور پھر ریوالور واپس اپنی جگہ رکھنے کے مواقع اسے حاصل تھے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اسے اس بات کا پتہ کیسے چلا کہ میرے پاس ریوالور ہے۔ میں نے یہی سوال برنیر سے کیا۔

وہ بولا۔" یہاں ایکٹنگ مجسٹریٹ کی منظوری سے ریوالور کا پرمٹ جاری کیا جاتا ہے اور اپنی دولت اور رسوخ کی وجہ سے کریڈن بھی ایکٹنگ مجسٹریٹ ہے۔"

"لیکن پرمٹ پر اس کے دستخط نہیں تھے۔"

"وہ دستخط نہیں کرتا منظوری دے دیتا ہے اور چیف آف پولیس پرمٹ پر

دستخط ثبت کر دیتا ہے۔"

"تو آپ کو معلوم تھا کہ میرے پاس ڈیوالور ہے۔"

"ہاں۔"

"قتل کی رات جب میں کارڈی کے ہاں سے واپس آ رہا تھا۔ اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ دوسری مرتبہ جب مجھ سے فلم چھینی گئی۔ اس رات بھی اس سے ملنا ہوا۔ یہ باتیں کریڈن کی طرف ہی اشارہ کرتی ہیں"

بہ نیز طنزیہ انداز سے مسکرایا۔ "مگر ثابت نہ کر سکو گے۔"

ایک کاغذ پر میں نے اپنے اپارٹمنٹ کا فون نمبر اسے لکھ کر دیا اور اس سے رخصت ہو لیا۔

ٹیکسی میں اپنی نئی رہائش گاہ میں پہنچ کر کھڑکی میں سے چھپ کر باہر نظر ڈالی مگر کچھ پتہ نہ چلا کہ کوئی میرا تعاقب کر رہا ہے۔ یا نہیں تاہم یہ احساس شدید ہو گیا۔ کہ کوئی گردن کے پچھلے حصے پر پھونکیں مار رہا ہے۔ اجنبی اور نئی جگہ تنہائی کا احساس دو چند ہو گیا تھا۔ ایسے میں جین کی یاد شدت سے آنے لگی۔ اگر وہ میرے ساتھ ہوتی تو منظر کتنا مختلف ہوتا۔

خیالات کی رو بنک میں رکھی ہوئی فلم کی طرف مڑ گئی اور میں سوچ میں پڑ گیا کہ اگر اس فلم میں بھی کریڈن سٹور سے چیزیں چراتی ہوئی نظر آئی تو پھر مجھے کیا کرنا ہو گا؟ کیا یہ فلم گولڈ سٹین کے حوالے کر دوں؟" مگر نہیں یہ عاقبت نا اندیشی ہو گی۔ کریڈن جوابی حملہ کر دے گا۔ اس صورت میں اپنا دفاع کرنا مجھے مشکل ہو جائے گا۔ ہاں فلم کو انشورنس کے طور پر اپنے پاس رکھوں گا۔ وہ ٹیپ کسی نہ کسی کے پاس ہے جس میں مجھے بلیک میل کی دھمکیاں دیتی ہوئی کارڈی کی آواز محفوظ ہے۔ اور شاید اسی شخص کے پاس وہ فلم بھی ہے جس میں

لہٰذا چوری کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اگر یہ نامعلوم شخص کریڈن ہے تو فلم ضائع کرنے کی بجائے وہ اسے آڑے وقت کے لیے محفوظ رکھے گا تاکہ نینا کی چی۔ ی ثابت کر سکے کہ ... کے قتل کا مجرم مجھے ٹھہرا سکے۔

گھڑی میں وقت دیکھا۔ ۲۰ - ۲۲ رات کے گیارہ بج کر بیس منٹ ... تھے۔ ہر نمبر کی کال ... ۲۴ بجے متوقع تھی۔ سگمنڈ سنڈا کر یہ سکون ہونے کی کوشش کی مگر خیالات کی یلغار برابر جاری رہی۔

صدر دروازے کی گھنٹی کی آواز سن کر میں تن سا گیا۔ پھر رکتے رکتے جا کر دروازہ کھول دیا۔ ایک لمبے چوڑے سپاہی کے ساتھ لیفٹیننٹ گولڈسٹین کا ریڈ ر ... کھڑا تھا۔ ... جلتی دیکھی۔ تو ہم آ گئے مسٹر ہینس یہ سارجنٹ ہیرے۔"

"میں بھی سونے کو تھا۔ تم آؤ۔ آ جاؤ۔ کیا پیو گے؟"

"کچھ بھی نہیں۔ شکریہ۔" لونگ روم میں داخل ہو کر اس نے ادھر ادھر نظر ڈالی اور اظہار خوشنودی کے طور پر سر کو جنبش دی۔ "دہ لشتر کے لیے یہ جگہ کیسی ... ہے۔"

"ابھی ابھی منتقل ہوا ہوں۔ یہاں کا کیسے پتہ چلا؟"

وہ جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہیرے نے میز کے قریب پڑی ہوئی کرسی سنبھال لی۔ گولڈسٹین بولا۔ "ہمارے پاس مختلف ذرائع ہیں مسٹر ہینس۔ ہم نے تمہاری بیوی سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ معلوم ہوا وہ میکسیکو گئی ہوئی ہے۔"

"اچھا۔ میں اسے طلاق دینے والا ہوں لیفٹیننٹ۔ صاف بات ... ہے کہ وہ اب کہیں بھی جائے، مجھے کوئی پروا نہیں۔" میں بولا۔ "کیا اسی سلسلے میں آئے؟"

"نہیں۔" اس نے چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے مجھے گھورا۔ "تمہارا دلیپ اور میرے لیے الجھن بنا ہوا ہے۔ مسٹر ہینس۔ جب تمہارے لیے مسٹر لورگر کے حوالے کیا

گیا تھا۔ تو گولیوں کا ایک ڈبہ بھی دیا گیا تھا۔ پچاس گولیاں تھیں۔

میرا اندازہ تک مل گیا۔" ہاں ٹھیک ہے۔"

" وہ ڈبہ اب تک تمہارے پاس ہے حالانکہ یہ لوٹا دینا چاہئے تھا۔

" یہاں منتقل ہونے کی الجھن میں وہ ڈبہ میرے ذہن سے ہی اتر گیا۔" میں بولا۔

" یہ کیسے واپس کرنا چاہئے؟"

" کسی اور کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں۔ لاؤ مجھے دے دو۔

میں اٹھا اور الماری کی طرف گیا۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد ڈبہ مل گیا۔ سیمر نے ڈبہ میرے ہاتھوں سے لے لیا اور معائنے کے بعد بولا۔" چھ گولیاں موجود نہیں۔"

" یہ چھ گولیاں ریوالور میں بھر رکھی تھیں۔" میں بولا۔" ریوالور کے ساتھ وہ بھی چوری ہو گئی تھیں۔"

" ہوں۔" گولڈ نے اپنے ناخنوں کی طرف دیکھا۔" مسٹر میتن۔ فریڈرا ہاؤسن کو جانتے ہو؟" اس نے اچانک کڑی نگاہوں سے میری طرف دیکھا۔

اس اچانک حملے پر میں لڑکھڑا گیا۔" ہاں۔" اگلے ہی لمحے میں سنبھل گیا۔ مگر گولڈ سٹین میری لڑکھڑاہٹ بھانپ چکا تھا۔

" آخری مرتبہ اس سے کب ملاقات ہوئی؟"

اب میں نے جارحانہ انداز اختیار کرنے کی ٹھانی۔" اس سوال کا جواب دینا میرے لئے کیوں ضروری ہے لیفٹیننٹ؟"

آگے کی طرف جھک کر اس نے تیز نگاہوں سے مجھے گھورا۔" آج شام اسے گولی ماردی گئی ہے اور اس کے قریب ایسی ہی گولی کا غلاف ملا ہے۔ جیسی تمہیں جاری کی گئیں۔ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ گولی اور اسے اسی ریوالور سے قتل کیا گیا ہے جس کے

متعلق تم نے بتایا ہے کہ چوری ہو گیا ہے۔ چنانچہ دوبارہ پوچھتا ہوں۔ اس سے کب ملاقات ہوئی تھی؟"

طویل وقفے تک میں خاموشی سے اسے گھورتا رہا اور اندرونی ہلچل اور اضطراب سے میرا رنگ اڑنے لگا۔ وہ دونوں مجھے یوں تاڑتے رہے جیسے چوہے پر جھپٹنے سے پہلے بلی اسے تاک رہی ہو۔ بالآخر میری زبان کھلی "وہ مر چکی ہے؟"

"ہاں وہ مر چکی ہے۔"

اخباری دنیا میں اتنی مدت میں بھاڑ نہیں جھونکتا رہا تھا۔ جلد ہی اپنے آپ پر قابو پا کر بولا۔ "صرف دو گھنٹے پہلے میری اس سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"دو گھنٹے پہلے تم نے اسے دیکھا تھا؟"

"ہاں۔" میں اب تیزی سے سوچ رہا تھا۔ "ٹھہرو۔ میں وضاحت کر دوں گارڈی کے قتل کے بعد مسلسل سوچتا رہا ہوں کہ اس کے قتل کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ تمہیں معلوم ہی ہے کہ ایک کامیاب جریدے کا مدیر ہوں۔ گارڈی کا قتل انفرادی نوعیت کا ہے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ بلیک میل کے بتائے ہوئے تمہارے مفروضے کے پیش نظر خود بھی تفتیش کروں اس سلسلے میں یہ عورت فریڈا ماؤس مفید سراغ مہیا کر سکتی تھی۔ چنانچہ اسے فون کیا۔ وہ خوفزدہ تھی اور راہ فرار اختیار کرنے کو تھی۔ اور زادِ راہ کے طور پر اخراجات کے لئے اسے رقم درکار تھی۔ اس نے کہا کہ وہ پندرہ سو ڈالر کے عوض مفید اطلاعات مہیا کر سکتی ہے۔ میری دلچسپی بڑھ گئی چنانچہ میں مطلوبہ رقم لے کر اس سے ملنے دی انیکس بار چلا گیا۔ گفتگو ہوئی۔ وہ نشے میں تھی اور خوفزدہ تھی۔ کہہ رہی تھی کہ گارڈی کی طرح کوئی اسے بھی قتل کر دیگا اس نے یہ بھی بتایا کہ گارڈی کے پاس ایسٹ لیک میں رہنے والی ایسی عورتوں کی ایک نظم ہے

جو سٹور سے چیزیں چراتی رہی ہیں. اس فلم کی دھمکی دے کر کارڈی لوگوں کو بلیک میل کرتا رہا ہے. پھر فریڈا ہاؤس نے وہ فلم میرے حوالے کرنے کے لئے پندرہ سو ڈالر طلب کئے. مجھے یہ سودا دلچسپ معلوم ہوا اور میں نے رقم اسے دیدی. اس نے بتایا کہ فلم کارڈی کے گھر میں لونگ روم کی میز کے نیچے خفیہ خانے میں ہے. نچلی دراز میں ایک خفیہ کمانی دبانے سے یہ خانہ کھل جاتا ہے. آج سوا نو بجے رات ہمارے ملاقات ہوئی اور میں منٹ بعد وہ رقم لے کر چلی گئی. میرا ارادہ تھا کہ صبح تمہیں میز کے خفیہ خانے کے متعلق مطلع کردوں گا. اور تم فلم برآمد کر لو گے."

میری نظر پھر پیپر پڑی. وہ نوٹ بک میں میری باتیں تحریر کر رہا تھا. گولڈسٹین ناک کھجاتے ہوئے پرخیال انداز سے بولا. "نو چالیس پر اس کی روانگی کے بعد تم کہاں کہاں گئے مسٹر مینسن؟"

خیال رکھنا. بربیر کا ذکر نہ آنے پائے. میں نے دل ہی دل میں اپنے آپ کو تنبیہہ کرتے ہوئے بلند آواز سے کہا. "اسی سلسلے میں مزید اطلاعات حاصل کرنے کے لئے میں ہاٹ سپاٹ بار گیا. فریڈا ہاؤس نے بتایا تھا کہ وہ اس بار میں جاتی رہی ہے. وہاں جا کر میں نے بارمین سے پوچھ گچھ کی. مگر یا تو فریڈا نے دروغ گوئی سے کام لیا تھا. ورنہ پھر بارمین بات چھپا گیا کیونکہ مجھے وہاں سے کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا. اس کے بعد میں یہاں آیا."

مجھ پر غائبانہ نظر ڈالنے کے بعد وہ سر ہلا کر بولا. "میرے آتے ہی تم نے اس بات کا ذکر نہیں کیا؟"

"تم نے مہلت ہی کب دی مجھے."

"تم نے پندرہ سو ڈالر نقدی کی صورت میں دیئے تھے اسے؟"

"ہاں. اس نے یہ رقم پرس میں رکھ لی تھی. پان امریکن کا ہوائی سفری تھیلا

بھی اس کے کندھے میں جھول رہا تھا۔"

"مگر جب اس کی لاش ملی تو وہاں نہ پرس تھا اور نہ ہوائی سفری تھیلا۔"

"اگر تم فلم دیکھ لو تو تمہاری بہت سی الجھنیں حل ہونے کا امکان ہے۔ پینینٹ میں سینے مشورہ دیا۔

"ٹھیک کہتے ہو۔" وہ ناک کھجاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور دروازے کی طرف چل دیا۔ سارجنٹ ہمیر بھی گولیوں کا ڈبہ تھامے اس کے پیچھے تھا۔ دو تین قدم اٹھانے کے بعد گولڈسٹین رکا۔ "مسٹر پینیسن۔ تحقیقات میں کافی مدد مل سکتی ہے اگر یہ بتا دو کہ کیا گارڈ کی تمہیں بھی بلیک میل کر رہا تھا؟"

"تمہارے اس سوال کا جواب فلم دیکھنے پر مل جائے گا۔"

"اچھا پھر ملیں گے۔" اور وہ دونوں نکل گئے۔

ایلیویٹر کی آواز سنتے تک میں دروازے کے ساتھ لگا کھڑا رہا۔ پھر بدن میں عجیب سی کپکپاہٹ محسوس کرتے ہوئے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ گولڈسٹین نے محض اپنی آواز سننے کے لئے یہ پوچھ گچھ نہیں کی تھی اس نے کہا تھا کہ فریڈا کو بھی میرے ہی ریوالور سے قتل کیا گیا تھا مگر جین نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے ریوالور کوڑے کرکٹ کے ایک ڈھیر میں دفن کیا تھا اور میں مطمئن ہو گیا تھا۔ مگر اب صورت حال مختلف نظر آ رہی تھی! دھر کچھ مدت سے یہ احساس شدید ہو گیا تھا کہ کوئی میری گردن کے پچھلے حصے کے قریب سانس لے رہا ہے۔ یہ جو کوئی بھی تھا۔ فرض کرو اس نے جین کے گھر تک میرا تعاقب کیا ہو اور پھر بعد میں جین کا تعاقب کر کے کوڑے کے ڈھیر میں سے ریوالور نکال لایا ہو۔ بس یہی ایک وضاحت ممکن تھی۔ یہ جو کوئی بھی تھا۔ فلم نمبر ۲ پانے کے لئے سخت بے چین تھا۔ اتنا بے چین کہ فریڈا کے پاس سفری بیگ دیکھ کر یہ سمجھا کہ دوسری فلم اسی بیگ میں ہوگی

چنانچہ اس نے فریڈا کو بڑی سنگدلی سے اسی ریوالور سے قتل کر دیا۔ جو وہ کباڑے کے ڈھیر سے اٹھا لایا تھا۔ یہ بھی ممکن تھا۔ کہ وہی شخص میرے گھر سے گارڈی اور میری گفتگو کی ٹیپ اڑا لے گیا ہو تاکہ گارڈی کے قتل کے الزام میں مجھے پھنسا سکے۔ ظاہر ہے یہ وہی شخص ہو گا جو گارڈی کے گھر میں مجھے زخمی کر کے فلم نمبر ایک لے بھاگا تھا۔ اب سوال یہ تھا کہ ایسا شخص کون ہو سکتا تھا۔ تمام باتیں ایک شخص کی طرف اشارہ کرتی تھیں اور وہ شخص تھا کریڈن اور صرف کریڈن ــ میں نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ بارہ بجنے میں پانچ منٹ رہتے تھے۔ مجھے علم تھا کہ کریڈن رات کو دیر سے سویا کرتا ہے۔ چنانچہ رسیور اٹھا کر اس کا نمبر ڈائل کیا۔ میبل کریڈن نے جواب دیا اتنی رات گئے فون کرنے پر معذرت طلب کرتے ہوئے میں نے کریڈن سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس نے بتایا کہ کریڈن کسی دعوت پر گیا ہے چنانچہ میں نے کل بات کرنے کا ارادہ ظاہر کر کے میبل کا شکریہ ادا کیا۔ اور فون بند کر دیا۔ کم از کم اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ فریڈا کے قتل کے وقت کریڈن کہیں باہر نہ گیا ہوا تھا۔ بلکہ اسی شہر میں تھا۔

رات کے سوا بارہ بج چکے تھے۔ اس سے ظاہر تھا۔ کہ پولیس میرا پیچھا کر رہی ہے۔ اس صورت میں کل پھر وجیکٹر پر فلم دیکھنا بڑا مشکل ہو گا۔ مگر خیرانی سے ملنے کے بہانے بینک جا کر فلم نکال لاؤں گا۔ اور پھر محمود کے فوٹو گرافک سٹوڈیو میں جا کر اس سے دس منٹ کے لئے عارضیاً پروجیکٹر مانگ کر فلم دیکھ لوں گا۔ انہی خیالات میں غوطے کھاتے ہوئے غسل کیا اور شب خوابی کا لباس پہن کر بستر پر جا لیٹا۔ اب اپنی تنہائی کے ساتھ جین کا خیال آ گیا۔ اس وقت وہ اگر اس لگژری سا ئیز بستر پر میرے پاس ہوتی تو منظر کتنا مختلف ہوتا۔ پتہ نہیں اس کا یہ کم بخت دوسرا طلب گار کون تھا! ــ جذبہ رقابت کے

ساتھ ہی جین کے لئے میرے دل میں چاہت کا سمندر موجزن ہو گیا۔ انہی خیالات میں نیند آگئی اور خوابوں میں کسی سائے کو اپنے تعاقب میں دیکھ دیکھ کر ڈرتا رہا۔ وہ ساری رات بے چین نیند کی نذر ہو گئی۔

اگلی صبح دفتر جاتے وقت کار کے عقبی عکاس میں میں برابر دیکھتا رہا۔ مگر ٹریفک بہت زیادہ تھی اور کسی تعاقب کرنے والے کا پتہ چلانا کم از کم میرے لئے ناممکن تھا۔ ارادہ تھا کہ دفتر میں ڈاک دیکھنے کے بعد دفتر کا سارا کام جین کے سپرد کر دوں گا اور خود فلم لینے بنک چلا جاؤں گا۔ نصیب یاور ہوا تو دوپہر کے کھانے سے پہلے فلم کی حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ مگر دفتر پہنچا تو ٹیلیفون آپریٹر چوہدری نے رسمی سلام دعا کے بعد بتایا۔ "جین کا فون آیا تھا۔ وہ بیمار ہے۔"

میرے قدم رک گئے۔ "وہ دفتر نہیں آئے گی؟"

"کہتی تھی۔ بدہضمی کی شکایت ہو گئی ہے کل تک آ سکوں گی۔"

اب شام چھ بجے سے پہلے دفتر سے نکلنا ممکن نہیں تھا۔ اگر کہیں شاندلر نے طلب کر لیا اور مجھے اور جین دونوں کو غیر حاضر پایا تو سختی سے بازپرس کرے گا۔

دوپہر کو چوہدری کی وساطت کھانے کے لئے سینڈوچ منگوا لئے اور اسے بھی لائن ڈائریکٹ کرنے کی ہدایت دے کر کھانے کے لئے چھٹی دے دی۔ اسے گئے دس منٹ ہی گزرے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ برنیر کا فون تھا۔ وہ بولا۔ "ایک فون بوتھ سے فون کر رہا ہوں۔ سنو! دو تجربہ کار رکن تمہارا تعاقب کر رہے ہیں۔ خیال رکھنا۔"

"رات تمہارے فون نہ آنے پر ہی یہ بات ظاہر ہو گئی تھی۔ میں نے تعاقب کرنے والوں کو سپاٹ کرنے کی کوشش تو کی مگر ناکام رہا۔ کار کے متعلق اور ان کا حلیہ بتا دو۔"

"کار گہرے نیلے رنگ کی مستنگ ۱۰۰ ۵۵ XP ہے۔" بدیر نے بتایا۔
"ڈرائیور طویل قامت اور دھوپ سے سنولائی ہوئی رنگت کا ہے۔ کریو کٹ ہے اور کھلاڑیوں کا سا لباس پہنے ہوئے ہے دوسرا کارکن اوسط قد ہے مضبوط جسم سرخ بال گہرے رنگ کا لباس اور گہرا نیلگوں ہیٹ پہنتا ہے۔ لیکن اب بھی تم انہیں سپاہی نہ کہہ سکو گے وہ پیشہ ور ہیں۔" اچھے سے توقف کے بعد وہ بولا۔ "فلم دیکھ لی؟"

"رات سے پہلے نہ دیکھ سکوں گا۔"

"اچھا مجھے ضرور بتانا۔ تم مصیبت میں پڑ گئے ہو۔ میرا خیال ہے تم نے مجھے بتایا تھا کہ ریوالور کھو گیا ہے؟"

"میرا بھی یہی خیال تھا کیونکہ اسے کوڑے کے ایک ڈھیر میں دبا دیا گیا تھا مگر شاید کسی نے دیکھ کر نکال لیا ہوگا۔"

بدیر نے ہنکارا بھرا۔ "گولڈ مین تمہارے ریوالور کو بہت اہمیت دے رہا ہے اور کل سے تمہارے اپارٹمنٹ کا فون بھی ٹیپ کروا رہا ہے۔"

"مگر میرے خلاف اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔"

"ابھی تو نہیں مگر ایک بار وہ دانت ڈال دے تو اسے جھٹکنا آسان نہیں ہوتا اچھا فلم دیکھ لو۔ کل پھر اسی وقت فون کروں گا۔"

"یہ بتاؤ۔ یہ لائن تو ٹیپ نہیں کی گئی؟"

"نہیں۔ شاید اس کے کسی فون کو ٹیپ کرنے کا اس میں حوصلہ نہیں۔ اچھا کل فون کروں گا۔" اور اس نے رسیور رکھ دیا۔

میں اٹھا اور کھڑکی میں سے آٹھ منزل نیچے بھیڑ بھڑکے والی سڑک پر نظر ڈالی تقریباً پانچ منٹ تک دیکھنے کے بعد میں نہیں ٹیلر کو پہچان سکا۔ اخبار ہاتھ میں لئے وہ

بڑے عامیانہ انداز سے کھڑا تھا۔ پھر میں نے ادھر اُدھر اس کی تلاش میں ادھر اُدھر نگاہیں دوڑائیں مگر اسے کہیں نہ دیکھ سکا۔ غالباً وہ لابی میں ہوگا۔

اس کے بعد میں اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ پھر سوا دو بجے صبین کے اپارٹمنٹ فون کیا اور اس کا حال چال پوچھنے کے بعد کہا۔ "صبین تمہیں یاد ہوگا۔ تم نے کوئی چیز کوڑے کے ڈھیر میں دبائی تھی؟"

"ہاں۔"

"تو کسی نے تمہارا تعاقب کر کے وہ چیز نکال لی۔"

اس کا تیز سانس سنائی دیا۔ ایک دو لمحوں بعد وہ بولی۔ "اس وقت بات کرنا ٹھیک نہیں۔ یہ لائن سوئچ بورڈ سے ہو کر آتی ہے۔ کل دفتر میں بات ہوگی۔" اور لائن بے جان ہو گئی۔

اتنے میں میلن میری آگیا اور کافی وقت سینیٹر لنسکی کے آرٹیکل پر گفت و شنید ہوتی رہی۔ چھ بجے جوڈی بھی چھٹی کر گئی۔ مگر میری میز پر کافی ڈھیر پڑا تھا۔ جسے بمشکل سات بجے شام تک صاف کر سکا۔

اب ڈنمور کے فوٹوگرافک سٹوڈیو فون کیا۔ وہ بولا۔ "کیا بات ہے سٹیو؟ بڑی جلدی میں ہوں۔ بیگم صاحبہ ایک پارٹی دے رہی ہے اور میرا بروقت پہنچنا ضروری ہے۔"

"۱۶ ایم ایم پروجیکٹر استعمال کرنا چاہتا ہوں۔"

"کوئی بات نہیں کل صبح بھجوا دوں گا۔"

"کل صبح نہیں آج رات درکار ہے اور تمہارا پروجیکشن روم بھی۔"

رسالے کا کافی کام ڈنمور کیا کرتا تھا۔ اس لئے وہ کسی طرح انکار نہ کر سکتا تھا۔ بولا۔ "اوہ پھر تو بیگم صاحبہ کے سامنے جلد ہی کرنی پڑ جائے گی۔"

"ممکن ہے میں دیر سے آؤں۔ کیا چابی کہیں چھوڑ سکتے ہو؟ پروجیکٹر اور پروجیکشن روم استعمال کرنے کے بعد تالا لگا کر چابی وہیں رکھ دوں گا۔"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ سٹوڈیو کو مقفل ضرور کر دینا۔" وہ خوش ہو کر بولا۔ "چابی دروازے کی چوکھٹ کے اوپر دائیں کونے میں رکھ جاؤں گا۔ اچھا چلتا ہوں۔ پہلے ہی بیس منٹ لیٹ ہو گیا ہوں۔" اور ریسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

اب ان دو پولیس کارکنوں کو جھٹکنا تھا۔ مگر خبر پوری رات پڑی تھی۔ سامان سمیٹنے کے بعد دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک خیال نے قدم روک لئے بینک میں رکھی ہوئی فلم کی وجہ سے دو قتل ہو چکے تھے۔ اب میری باری آ سکتی تھی۔ اسی خیال کے تحت الماری کھول کر میکس بیری کا وہ ریوالور اٹھا لیا۔ جو مصروفیت کی وجہ سے اب تک اس کے حوالے نہ کر سکا تھا جیکٹ کے نیچے ہولسٹر لگانے کے بعد ریوالور بھرا اور ہولسٹر میں ڈال لیا۔ پھر بریف کیس اٹھا کر دفتر بند کیا اور ایلیویٹر میں سوار ہو کر نیچے لابی میں پہنچا۔

بہ نیر کے ظاہر کردہ حلیے کا سرخ بالوں والا ادھیڑ لابی میں بورڈ کے مطالعے میں غرق نظر آ رہا تھا اسے پہچاننے میں ذرا دشواری نہ ہوئی۔ اس کے قریب سے ہو کر میں باہر نکل گیا اور کار میں جا بیٹھا۔ تین منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد عقبی آئینے میں اپنی کار سے دو کاریں پیچھے گہرے نیلے رنگ کی مستونگ کار بھی دکھائی دے گئی۔ یہ دونوں کارکن اپنے کام میں کافی مشاق تھے۔

امپیریل ہوٹل پہنچ کر میں گرل روم میں چلا گیا اور اپنے واقف ہیڈ ویٹر ہیری کو سپیشل کا آرڈر دے کر گوشے میں ایک ایسی جگہ جا بیٹھا جہاں سے دروازہ نظر میں تھا چند منٹ بعد ٹیلر دروازے پر آیا اور ایک طائرانہ نگاہ ڈال کر واپس ہو گیا۔

اتنے میں ہنری نے کھانے کی پلیٹیں میرے سامنے لا رکھیں اور رسالے کی تعریفیں کرنے لگا۔

کھانے کے بعد جب ہنری پلیٹیں اٹھانے آیا تو میں بولا۔ "ہنری! آج شام رسالے کے لئے اہم اطلاعات حاصل کرنے کی مہم پہ لگا ہوں مگر اخبار من کے دو نامہ نگار انہی اطلاعات کی جستجو میں میرا پیچھا کر رہے ہیں۔" دس ڈالر کا نوٹ ہپ پاکٹ سے نکال کر میں نے اس کی طرف سرکاتے ہوئے کہا۔ "انہیں جھٹکنا چاہتا ہوں۔ کیا پچھلی طرف کوئی راستہ ہے؟"

اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ "سروس ڈور سے سیدھے چلے جاؤ۔ آگے چند سیڑھیوں کے بعد عقبی دروازہ ہے۔ اسے پلٹ کیا جاتا ہے۔ بولٹ کھول کر نکل جانا۔ کر ین بائی سٹریٹ پہ جا نکلو گے۔"

"ذرا دروازے میں سے لاؤنج پہ نظر رکھو۔ ایک کریو کٹ طویل قامت شخص ہے اور دوسرا سرخ بالوں والا پستہ قامت ہے۔ اگر وہ دونوں مصروف اور آرام سے بیٹھے نظر آئیں تو اپنی گردن کھجا دینا۔"

"بہت اچھا مسٹر مینن۔"

سروس ڈور مجھ سے دو گز دور تھا۔ دھڑکتے دل کے ساتھ میں اٹھا اور دروازے پہ کھڑے ہنری کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے مینو پہ نظر ڈالنے کے بعد لاؤنج پہ نظر ڈالی گویا کسی گاہک کو ڈھونڈ رہا ہو۔ پھر اس کے گردن کھجاتے ہی میں سروس ڈور کی طرف لپکا اور کھانا لاتے ہوئے ایک ویٹر سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ چند ہی لمحوں میں سیڑھیاں اتر کر عقبی دروازے کی بولٹ کھولی اور گرم رات میں باہر پہنچ گیا۔ قسمت مہربان تھی۔ چند قدم دور ایک ٹیکسی سواریاں اتار چکی تھی اور ڈرائیور رکھا یہ تمام دا فقعا ما لک

کر اس میں جا بیٹھا اور ملازا سینما چلنے کو کہا جو بنک سے کچھ زیادہ دور نہ تھا۔
تیز تیز سانس لیتے ہوئے ریئر ونڈو سے پیچھے نظر ڈالی مگر کوئی تعاقب میں نہ دکھائی دیا۔ اب یقین ہو گیا کہ انہیں جھٹکنے میں کامیاب رہا ہوں۔

بنک میں استقبالیہ کلرک نے بخندہ پیشانی سے میرا استقبال کیا اور نیچے سیف ڈپازٹ کے چارلی سے جا کر ملنے کو کہا۔ مڑا تو اسے کچھ یاد آیا۔ اور وہ بولا "اوہ مسٹر مینس تمہارے لئے ایک پیغام ہے۔ آدھا گھنٹہ پہلے موصول ہوا تھا۔"
حیران و ششدر ہو کر میں نے کاغذ کا پرزہ تھام لیا۔ لکھا ہوا تھا۔ "فوری پیغام دلیٹرن فون نمبر ۹۷۰۰۔ پرفوراً فون کرو۔"
استقبالیہ کلرک بولا۔ "مسٹر مینس۔ فون کرنا ہو تو فون بوتھ تمہارے دائیں ہاتھ ہے۔"
فون بوتھ میں جا کر سکے جمع کرائے اور پیغام میں درج نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف سے ہیرمیر کی آواز آئی "کون بول رہا ہے؟"
"مینس۔ کیا بات ہے؟"
"آج ٹیلر نے گولڈمین کو اطلاع دی ہے کہ ویبر کے دو آدمی بھی تمہارا پیچھا کر رہے ہیں۔ وہ بڑے ہوشیار تھے مگر ٹیلر انہیں پہچان گیا۔ کچھ اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ کیوں تمہارا تعاقب کر رہے ہیں؟"
اس اطلاع سے مجھے دھچکا لگا۔ اور میرا ذہن ماؤف سا ہو گیا۔ "کچھ نہیں کہہ سکتا" میں بولا۔ "کیا ان کا حلیہ بتا سکتے ہو؟"
"ہاں ویبر کے پاس جانے سے پہلے وہ میرے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ یقیناً انہیں

سالہ میریکا فی موٹا تازہ شخص ہے اور بائیں گال پر زخم کا سفید نشان ہے۔ فری مین بھی لمبا شخص ہے۔ عمر پچاس کے قریب اور لنگڑا کر چلتا ہے۔"

سوچ آئی۔ کیا انہیں بھی جھٹکے میں کامیاب رہا ہوں؟ آخر وہ کیوں پیچھا کر رہے ہیں؟ ظاہر ہے فلم کے لئے..... اس خیال کے ساتھ ہی مجھے پسینہ آنے لگا۔

"ہر قدم دھیان سے اٹھانا۔" ہربیر نے کہا اور لائن بے حس ہو گئی۔

گولڈسٹین کے آدمیوں سے پیچھا چھڑانے کا مجھے پورا یقین تھا۔ لیکن دبیر کے آدمیوں کے متعلق کچھ نہ کہہ سکتا تھا۔ اس صورت حال میں فلم لے کر باہر نکلنا مہلک ہو سکتا تھا۔ دس منٹ کی سوچ بچار کے بعد میں نیچے والٹ میں چارلی کے پاس پہنچا۔ اس نے سیف کے پاس جا کر پاس کی سے پہلا قفل کھولا۔ اور ایک طرف ہٹ گیا۔ میں نے اپنی چابی سے سیف کا دوسرا قفل کھولا۔ اور فلم کی ڈبیہ لے کر چارلی کے پاس گیا۔" چارلی۔ کوئی لفافہ ہو گا۔"

"ہاں۔" وہ میز کی دراز میں سے لفافہ نکال لایا۔ میں نے ڈبیہ میں سے فلم کی ریل نکال کر لفافے میں بند کی۔ اور اسے سیل کرنے کے بعد چارلی سے مخاطب ہوا۔ "چارلی ایک پاس ڈالر کمانے کے متعلق کیا خیال ہے؟"

"بڑا نیک خیال ہے مسٹر مینسن۔ کیا کام ہے؟"

میں نے میکس میری کا پتہ لفافے پر لکھا۔" یہ لفافہ آج رات اس پتے پر پہنچانا ہے" اس نے پتہ پڑھا۔" اوہ ضرور مسٹر مینسن۔ یہ جگہ تو میرے گھر سے قریب ہی ہے اگر دو بجے رات سے پہلے نہ پہنچا سکوں گا۔ مجھے دو بجے چھٹی ہو گی۔"

"ٹھیک ہے لیکن خیال رکھنا یہ رسالے سے متعلق ہے اور بڑی سیکرٹ، پیکٹ کو اپنی جیب میں ڈال لو۔"

اس نے یونیفارم کی جیکٹ کے بٹن کھولے اور حسب ہدایت لفافہ اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ میں نے پچاس ڈالر کا نوٹ نکال کر اسے دیا اور پھر اس کی میز پر سے لوہے کا وہ چھوٹا سا ٹکڑا اٹھا لیا جو وہ پیپر ویٹ کے طور پر استعمال کر رہا تھا۔

"کیا میں یہ لے لوں؟"

"ضرور مسٹر میگس۔"

میں نے وزن ظاہر کرنے کے لئے لوہے کا ٹکڑا فلم کی خالی ڈبیا میں رکھا اور ڈبیہ بریف کیس میں رکھ لی۔ "اچھا چارلی۔ تم پر اعتماد کر رہا ہوں۔"

"فکر نہ کرو مسٹر میگس۔" وہ بولا۔ "اڑھائی بجے تک لفافہ مسٹر بیری کے پاس پہنچ جائے گا۔"

سیڑھیاں چڑھ کر اوپر دوبارہ کال بوتھ میں چلا گیا اور میکس بیری کے گھر کا نمبر ڈائل کیا۔ کچھ دیر بعد اس نے خوابیدہ آواز میں جواب دیا۔ میں نے کہا۔ "میکس! میں سیلو بول رہا ہوں۔ میرے بنک سے آج رات اڑھائی بجے کے قریب ایک سیلڈ لفافہ تمہیں موصول ہوگا۔ لفافے کو کھولنا مت۔ یوں سمجھ لو کہ اس میں خطرناک بم بند ہے اس کی وجہ سے دو قتل ہو چکے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اسی کی وجہ سے والی کو بھی زد کو کر دیا گیا تھا۔ بند لفافہ ایسی جگہ چھپا دینا جہاں سے یہ کسی کے ہاتھ نہ لگ سکے۔"

"اوہ۔ آخر اس میں ہے کیا؟" اس کی آواز سے اب مکمل بیداری ظاہر تھی۔

"یہ نہیں بتا سکتا۔ بس اسے کھولنا مت اور اس کے قریب اس وقت تک رہنا جب تک کل صبح دفتر سے فون نہ کروں۔"

"ٹھیک ہے سیلو۔ فکر نہ کرو۔"

کال بوتھ چھوڑنے سے پہلے میں نے جیکٹ کے بٹن کھول دیئے تاکہ ہالسٹر میں

سے ریوالور نکالتے وقت تاخیر نہ ہو۔ پھر بریف کیس بغل میں دبا کر بنک سے باہر آ گیا۔

تیزی سے چلتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی ٹیکسی نظر نہ آئی۔ اب مجھے بڑی شدت سے گردن کے پیچھے کسی کے سانس لینے کا احساس ہو رہا تھا۔ رات کے اس وقت ہر طرف سنسانی کی کیفیت تھی اور شہر شہر خموشاں بنا ہوا تھا۔

پھر اچانک حادثہ پیش آ گیا۔

اندھیرے میں سے ناگاہ میری گردن کے پچھلے حصے پہ کوئی چیز زور سے لگی اور لڑکھڑا کر گرتے ہوئے محسوس ہوا کہ بریف کیس میری بغل میں سے اچک لیا گیا ہے دو تین لمحوں بعد ہی ایک کار کے تیزی سے سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی۔

۹

ٹیکسی میں امپیریل ہوٹل کی طرف جاتے وقت اپنی گردن سہلانے کے ساتھ ساتھ میں صورت حال کا ذہنی تجزیہ بھی کر رہا تھا۔ جیسے ہی ویبر کے آدمیوں کو پتہ چلے گا کہ میں نے انہیں چکمہ دیا ہے اور فلم کی جگہ خالی ڈبیہ تھما دی ہے۔ وہ دوبارہ میرے پیچھے لگ جائیں گے۔ اس صورت میں پولیس کی حفاظت کی ضرورت میرے لئے ناگزیر تھی جو مجھے ملنے سے حاصل تھی بٹیلر اور اوہیرا کی موجودگی میں ویبر کے آدمی مجھ پہ ہاتھ ڈالنے

کی جسارت نہیں کریں گے۔

ٹیکسی کا کرایہ ادا کر کے لرزیدہ قدموں سے میں اپنی کار کی طرف گیا۔ مستونگ کار پانچ قطاریں چھوڑ کر کھڑی ہوئی تھی اور ٹیلر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان تھا۔ اوہیرا کہیں دکھائی نہ دیا۔

کار میں اپنے اپارٹمنٹ کی طرف جاتے وقت گاہے گاہے دیکھتے پر مستونگ پیلا پیر تعاقب کرتی نظر آئی۔ منزل پر پہنچ کر کار زیر زمین گیراج میں رکھی اور خود ایلیویٹر میں سوار ہو کر رہائش گاہ والی منزل پر جا اترا۔ خدشہ تھا کہیں فلم سے محروم ڈبیر یا کرو دیبر کے آدمی مجھ سے پہلے ہی اپارٹمنٹ پر میرے منتظر نہ ہوں۔ چنانچہ ریوالور ہاتھ میں تھام لیا اور ایلیویٹر سے اتر کر کاریڈور میں قدم رکھا۔ کاریڈور سنسان پڑی تھی۔ احتیاط سے اپارٹمنٹ کا صدر دروازہ کھول کر اندر گیا۔ مگر اندر بھی کوئی نہیں تھا۔ پوری طرح تسلی کر لینے کے بعد ریوالور میز پر رکھا اور خود شراب کی الماری سے وہسکی کا ایک جام بنا کر کرسی پر آ بیٹھا۔

یہ امر مجھے پریشان کر رہا تھا۔ کرو دیبر کیوں اس قدر سرگرمی دکھا رہا ہے۔ برنیر خبردار نہ کرتا تو مجھے دیبر کے کارکنوں کا کبھی پتہ نہ چلتا۔ جانے وہ کب سے میرا تعاقب کر رہے تھے؟ میرا ذہن کرینڈن کی طرف مڑ گیا۔ اس کے پاس اتنی دولت تھی کہ وہ دیبر جیسے شخص کی خدمات حاصل کر سکے۔ اگر اس کی بیوی فلم میں تھی تو اس نے یقینی طور پر دیبر کی خدمات حاصل کی ہوں گی۔

شراب سے حلق تر کرنے کے بعد بڑی خستہ و نزار حالت میں لباس بدل کر بستر پر جا لیٹا۔ گردن بری طرح دکھ رہی تھی اور جسم تھکن سے چور چور ہو رہا تھا۔ جلد ہی نیند نے آ لیا۔

اگلی صبح دفتر گیا۔ مستونگ برابر تعاقب میں رہی اب میں ٹیلر اور ویبر کو رحمت کے فرشتے سمجھ رہا تھا ان کی موجودگی میں ویبر کے آدمی مجھ پر دست درازی نہ کر سکتے تھے۔

جوڈی نے ایک خوشگوار مسکراہٹ سے میرا استقبال کرتے ہوئے بتایا کہ جین دوپہر کے کھانے کے بعد آسکے گی۔

ڈاک دیکھنے کے بعد میں نے ڈیمور کو فون کیا۔" میں رات نہیں آسکا۔ کیا یہ جیکٹ مجھے بھجوا سکتے ہو؟"

"ضرور۔ کیوں نہیں؟"

"اسے اچھی طرح ملفوف کر دینا۔ میں نہیں چاہتا کہ یہاں کسی کو پتہ چلے کہ یہ ایک پیر وجیکٹ ہے۔"

ہلکے سے توقف کے بعد وہ بولا۔" کیا کسی جاسوسی کہانی کے جیمز بانڈ بننے چلے ہو؟"

میں ہنس دیا۔" جو چاہو سمجھ لو۔ اس کا پارسل بنا کر بھجوا دو یا خود لے آؤ۔"

"بہت بہتر۔"

اس کے بعد میں بیری کو فون کر کے ہدایت کی کہ لفافہ جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھ کر فوراً لے آئے۔

بعد ازاں جین کو فون کیا اور حال چال پوچھا۔ وہ بولی۔" ابھی طبیعت گری ہوئی ہے۔ جوڈی کو بتا دیا تھا کہ لنچ کے بعد آسکوں گی۔"

"آرام کرنا چاہو تو بے شک نہ آنا۔ میں کام سنبھال لوں گا۔" اس کی محبت کو دل میں موجزن پاتے ہوئے میں نے کہا۔

"شکریہ۔ میں آ رہی ہوں، لنچ کے لیے" اس نے کہا اور فون بند کر دیا۔ اس کی یہ کچھ ادائی دل پہ ایک اور چرکا لگا گئی۔

میں کام میں مصروف ہو گیا۔ کافی دیر بعد انٹرکام پہ جوڈی نے پارسل موصول کرنے کی اطلاع دی۔ میں نے ہدایت کی کہ اندر میرے پاس پہنچا دے۔

اس سے پہلے کہ جیکٹ کا پارسل لے کر الماری میں رکھتا ہی تھا کہ میکس بیری آ پہنچا۔ جوڈی کے واپس اپنے کمرے میں جانے کے بعد میکس بیری نے لفافہ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "یہ رہا لفافہ۔ آخر اس میں ہے کیا جو تم نے رات میری نیند حرام کی۔"

"فی الحال کچھ نہیں بتا سکتا۔" میں نے کہا۔

"کیا ایسی ہی راز کی کوئی بات ہے۔"

"ہاں یہی سمجھ لو۔ لنسکی کے متعلق آرٹیکل لکھ لیا؟"

"کل تک ختم کر لوں گا۔" وہ بولا اور تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد الجھی الجھی حالت میں رخصت ہو گیا۔

بارہ بجنے کو تھے اور جوڈی کھانا کھانے کے لئے چھٹی کرنے والی تھی۔ اس کے جانے کے بعد دفتر میں تنہائی نصیب ہوتا تھی۔ میں نے لفافہ میز کی دراز میں رکھا اور کام پہ توجہ دی۔ مگر کام پہ توجہ مرکوز کرنا کارے دارد والا معاملہ ہو گیا تھوڑی ہی دیر میں یا تو حقیقت پر سے پردہ اٹھنے والا تھا ورنہ یہ معلوم ہونا تھا۔ کہ ٹریڈ مجھے جھٹکے دے گئی ہے۔

بارہ بجکر بیس منٹ پہ میں بے تاب ہو گیا اور جوڈی کو چھٹی کے لئے کہنے ہی والا تھا کہ اس نے دروازے میں سے جھانک کر چھٹی مانگی۔

ساڑھے بارہ بجے اس کی روانگی کے بعد بیرونی دروازہ اندر سے مقفل

کیا۔ پھر اپنے دفتر آ کر پروجیکٹر کو میز پر سیٹ کیا۔ سامنے ہی کسی آرائش سے محروم سفید دیوار تھی۔ لفافے میں سے فلم کا کیسٹ نکالتے وقت ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔ اس حالت میں فلم کو پروجیکٹر پر چڑھانے میں چند منٹ لگ گئے۔ اس کے بعد ڈیسک کلاک کا پلگ نکال کر پروجیکٹر کا پلگ سوئچ بورڈ میں لگایا۔ آخری مرحلے کے طور پر کھڑکیاں بند کر کے پردے گرا دیئے۔

پروجیکٹر کا بٹن دبانے کو تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ میرا دل بری طرح دھڑ دھڑا اٹھا۔ بڑے تذبذب کے بعد ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف شانزلے تھا۔ "سیٹھ دوپہر کا کھانا میرے ساتھ لے رہے ہیں۔ لنکی کے متعلق چند نئی اور دلچسپ باتوں کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا ہوں؟"

پروجیکٹر کو گھورتے ہوئے میں نے اپنی آواز معتدل رکھنے کی کوشش کی۔ "مسٹر شانزلے۔ بوجہ مجبوری نہیں آ سکتا۔ جین بیمار ہے اور جوڈی کھانے کے لئے گئی ہے۔"

"کوئی بات نہیں۔ دفتر کو تالا لگا کر آ جاؤ۔ دفتر کہیں بھاگ نہیں جائے گا۔ جلد پہنچنا۔" اور لائن مردہ ہو گئی۔

ریسیور رکھ کر میں نے پروجیکٹر کا بٹن دبا دیا۔ اور دیوار پر تصویریں نمودار ہونے لگیں۔ سٹور کے اندر درمیانی راستہ دکھائی دے رہا تھا۔ جس کے دونوں طرف اشیائے ضروریہ کے انبار لگے ہوئے تھے۔

بڑی واضح اور صاف تصویر تھی۔ چیزوں پر لگے ہوئے لیبل تک پڑھے جا سکتے تھے۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ کوئی گاہک نہ دکھائی دے رہا تھا۔ چند لمحوں بعد کیمرے کا رخ گھوم جانے کے باعث دیوار گیر گھڑیال دکھائی دیا۔ جو نو بج کر تین منٹ بتا رہا

تھا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ سٹور ابھی ابھی کھلا تھا۔ پھر شراب کا کاؤنٹر دکھائی دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک کونے سے ایک عورت نمودار ہوئی۔ قدم اٹھاتے ہوئے وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ جیسے یہ دیکھ رہی ہو کہ کوئی نگراں تو نہیں، وہ کی کیش کے قریب رک کر اس نے کیمرے کے شیشوں کی سمت طائرانہ سی نگاہ ڈالی اور میرا دل اچھل کر میرے حلق میں آ رہا۔

یہ عورت جین کے سوا اور کوئی نہ تھی۔

میرے ہاتھ مٹھیوں کی صورت بھنچ گئے اور ناخن ہتھیلیوں میں کھب گئے۔

اس نے محبت بھری نگاہوں سے دریائی راستے کی طرف دیکھا۔ ایسی محبت بھری نگاہوں سے جو کسی عاشق کے نمودار ہوتے پر اٹھتی ہیں۔

پھر دریائی راستے کی سمت سے ایک شخص نمودار ہوا۔ طویل قامت اور مضبوط کاٹھی۔ اس نے سیاہ ہیٹ اور سی سوٹ پہن رکھا تھا، اس کی ہیئت کچھ جانی پہچانی سی معلوم دی۔ جین کے پاس پہنچ کر اس نے جین کو بازوؤں میں بھر لیا۔ اور جین اپنی باہیں اس کی گردن میں حمائل کر کے دیوانہ وار اس سے لپٹ گئی۔ اب وہ ایک دوسرے کو یوں چوم رہے تھے جیسے مدتوں کے بچھڑے ملے ہوں۔

یہ منظر دیکھ کر مجھے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ پھر وہ شخص خبردار کن اشارہ دیتے ہوئے واپس مڑا اور اس کا چہرہ نظر آیا۔ یہ شخص ہنری شانڈلر تھا۔

فون کی گھنٹی بجنے پر کپکپاتے ہاتھوں سے ریسیور اٹھایا۔ شانڈلر کی سیکرٹری کی آواز آئی: "مسٹر مینس۔ مسٹر شانڈلر انتظار کر رہے ہیں۔"

"اسے کہو۔ مسٹر دقیت کی بنا پر رک گیا ہوں۔"

"اسے یہ بات پسند نہ ہوگی۔"

"آئی ایم ساری۔" یہ کہہ کر میں نے ریسیور رکھ دیا۔ اور فلم پر دبیلپٹے اتار کر دوبارہ کیسیٹ میں بند کی۔ پلگ نکال کر پروجیکٹر الماری میں رکھا اور کیسٹ جیب میں ڈالنے کے بعد بیٹ سے ہٹ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی۔

یہ شاندلر تھا۔ تیز آواز میں خفگی سے بولا۔ "کیا ہو رہا ہے وان؟ تم میرے پنچ کو دیر کررہے ہو۔"

میرے دل میں بے پناہ نفرت کی ایک تیز لہر اٹھی۔ جین کے ساتھ اس کی ہم آغوشی کا منظر پردہ تصور پر دوبارہ روشن ہو گیا اور میں بولا: "مسٹر شاندلر مسٹر کاؤلسٹن آیا بیٹھا ہے۔ اس وجہ سے نہیں آسکتا۔"

مسٹر کاؤلسٹن ایک بہت بڑے ایڈورٹائزنگ ادارے مار کمین کا سربراہ تھا۔ قدرے توقف کے بعد شاندلر کی مشتعل آواز سنائی دی۔ "تو پہلے کیوں نہیں بتایا۔ اچھا لسکی سے متعلق مواد بھجوا رہا ہوں اسے پڑھ لینا اور شام کا کھانا میرے ساتھ کھانا اس وقت بحث کرلیں گے۔"

مواد پڑھنے کے بعد فون کر دوں گا مسٹر شاندلر۔ رات کو میں بے حد مصروف رہوں گا۔" پھر اس کی خفگی کی رتی بھر پرواہ کئے بغیر میں نے ریسیور رکھ دیا۔

خالی سفید دیوار کو گھورتے ہوئے میں سوچ رہا تھا۔ ہوں تو گویا جین اور شاندلر عاشق و معشوق ہیں۔ فلم کا یہ منظر دیکھ کر گارڈی خوشی سے اچھل ہی پڑا ہوگا۔"

شہر کی ایک معزز شخصیت اور سٹی چرچ کا تعمیر کنندہ شاندلر۔ وہی شاندلر جو دوسروں کی کمزوریوں کو بے نقاب کرنے والے مجلے کا مالک تھا۔ وہی شاندلر جو کہ ڈر بی تھا۔ اور صدر مملکت کے ساتھ بے تکلف تھا۔ وہی شاندلر اور سب مقامات

چھوڑ کر ایک سیلف سروس سٹور میں اپنی چوتھی سیکرٹری کے ساتھ بوس و کنار میں مصروف فلمبند کر لیا گیا۔ اس فلم کی قیمت سکاڑلی نے فریڈا کو دس لاکھ ڈالر ٹھیک ہی بتائی تھی۔ اگر یہ تصویر منظر عام پر آجاتی تو شاذلمر کی دھجیاں اڑ جاتیں۔ دوسروں کی پگڑیاں اچھالنے والا زمانے بھر کی رسوائیوں کا نشانہ بن کر رہ جاتا۔

کتنا منافق تھا یہ شخص۔ "صدائے عوام" کے ایڈیٹر کے طور پر میرا تقرر کرتے ہوئے اس نے بے ایمان اور بدکردار لوگوں سے اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا۔ وہ شخص خود ہی کردار کے لحاظ سے کتنا پست تھا۔

ان خیالات سے میں غصے سے کانپنے لگا۔ اور میرا بدن سرد ہونے لگا۔ اگر اس شخص کی ایک ہی تصویر فلم سے اتروا کر "صدائے عوام" کے ٹائیٹل پر دے دوں تو کسی اور تبصرے کی ضرورت ہی نہ تھی اور شاذلمر کا شیشے کا محل دھڑام سے گر کر کرچی کرچی ہو جائے گا۔ اور یہ شخص کیفر دار کو پہنچ جائے گا۔ میں انہی سلگتے ہوئے خیالات کا شکار تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ میں اٹھا اور دروازہ کھول دیا۔ جوڈی کھانا کھا کر آگئی تھی۔ اس نے مجھ سے کھانے کے متعلق پوچھا مگر میری تو بھوک ہی مر چکی تھی۔

جوڈی نے آکر میرے انتہا پسندانہ خیالات کا سلسلہ توڑ دیا تھا اور اب میں معتدل ہو کر سوچ رہا تھا۔ اگر فلم پر جین کی جگہ جوڈی ہوتی تو کیا میں پھر بھی اتنا ہی مشتعل ہوتا؟ فوراً ہی احساس ہوا کہ اس صورت میں میرا ردعمل بالکل مختلف ہوتا جین سے محبت کی وجہ سے اپنے کامیاب رقیب کی تباہی کے متعلق سوچنے لگا تھا۔ جین کی جگہ فلم پر کوئی اور عورت نظر آتی تو میں حیران ہو کر کندھے اچکاتا اور پھر فلم ضائع کر دیتا۔

پیپر نائف سے جاذب میں ہولے ہولے سوراخ کرتے ہوئے میں سوچنے لگا۔

ایک مرد اور ایک عورت کی نگاہوں کا تصادم ہوتا ہے اور کسی نامعلوم کیمیاوی عمل سے دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت ہو جاتی ہے۔ دونوں میں سے کسی کو دوش نہیں دیا جا سکتا۔ جین کے معاملے میں لنڈا کی وجہ سے میرے جذبات محبت بڑی دیر میں بیدار ہوئے تھے اور شاندلمیا زندگی لے گیا تھا۔ جو کچھ بھی ہوا ہو۔ اب کیا کرنا چاہیے۔ اگر جین کی طرف میری رغبت محض جنسی ہوس تھی تو اسے روکنا چاہیے۔ لیکن اگر یہ محبت ہے تو۔۔۔؟

شاندلمر لوسی سے طلاق نہ لے سکتا تھا۔ لوسی ایسی عورت نہ تھی جو آسانی سے اس متاع عظیم سے ہاتھ اٹھا لیتی۔ نہ ہی شاندلمر کو یہ گوارا ہو سکتا تھا کہ رڈی اس کی کسی کمزوری سے واقف ہے۔ یقینی ہے کہ اس نے اپنے خاص کارکن بورنگ کی وساطت کسی کرائے کے قاتل کے ہاتھوں کارڈی کا قصہ ختم کرا دیا ہوگا۔

مگر یہ سوچ مبالغہ آمیز تھی۔ پیشہ ور کرائے کا قاتل ہوتا تو میرے ریوالور کی جگہ اپنی گن استعمال کرتا۔ یوں کارڈی اور فریڈا کا قتل کسی اور کا کام تھا۔

مگر یہ قاتل کون تھا۔

اسی پہلو پر سوچتے ہوئے خیال آیا۔ جین آنے والی ہے میں اس حالت میں نہیں تھا۔ کہ اس کا سامنا کر سکتا۔ اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے مجھے وقت کی ضرورت تھی۔ اسی خیال کے تحت جلدی سے بیرونی لائن طلب کی اور جین کا نمبر ڈائل کیا اس نے بلا تاخیر جواب دیا اور میں نے کہا۔ "میں سیٹو بول رہا ہوں۔ جین آج دفتر آنے کی ضرورت نہیں۔"

وہ مدھم آواز میں بولی: "لیکن میں تو آنے کے لئے تیار ہوں۔"

"نہیں۔ گھر پہ آرام کرو۔ آج تمہارے لئے کوئی کام نہیں۔ کل آجانا۔"

طویل دقفے کے بعد وہ بولی ۔ ''اچھا ٹھیک ہے۔''

ریسیور رکھا ہی تھا کہ جوڈی شانڈلر کی طرف سے سربمہر لفافہ لے آئی۔ لفافہ لے کر میں نے اسے بتایا کہ میں آج دفتر نہیں آئے گی۔ جوڈی واپس ہوئی تو میں نے لفافہ پڑھا ہی سے لفافہ ٹرے میں پھینک دیا۔ صدائے عوام میرے لئے اب منافقت کا ایک بہت بڑا نشان بن چکا تھا اور اس میں میری دلچسپیاں دم توڑ چکی تھیں۔

بہت سوچ بچار کے بعد میں نے پیڈ پر آخری تحریر لکھی۔

ہنری شانڈلر

میں تمہارے لئے اب کام نہیں کر سکتا۔ اس تحریر کو آج سے میرا استعفیٰ تصور کر لو۔ اگلے شمارے کے لئے کافی مواد تیار پڑا ہے۔ جس کی مدد سے منافق اگلا پرچہ مرتب کر سکے گا۔

تم نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ شیشے کے برتن میں سنہری مچھلی چھپی نہیں رہ سکتی۔ ایک نام نہاد مصلح کے سلسلے کے برتن میں سنہری مچھلی کے مستور رہنے کا قدرتی طور امکان نہیں۔

سٹوینس۔

اس نوٹ کو لفافے میں بند کر کے سیل کیا۔ اور لفافے کے اوپر '' پرائیویٹ اور پرسنل '' لکھ کر جوڈی کے حوالے کیا۔ تاکہ شانڈلر کو بھجوا دے۔ اس کے بعد جوڈی کو ہدایت کی۔ '' مجھے آج کام سے چھٹی پر تصور کرو۔ کوئی بھی فون آئے کہہ دینا میں باہر ہوں چاہے مسٹر شانڈلر کا ہی فون کیوں نہ ہو۔''

جوڈی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں مگر اس نے '' بہت بہتر مسٹر سٹینس '' کے سوا اور کچھ نہ کہا۔

اس کے بعد اندر سے دروازہ بند کر کے میں اگلے شمارے کے لئے سارا مواد ایک فائل

میں ترتیب دیتا رہا۔ دو گھنٹے اس کام میں گزر گئے۔

اپنے مستقبل کے متعلق مجھے کوئی پریشانی نہ تھی۔ بینک میں روپیہ موجود تھا۔ لنڈا سے نجات مل چکی تھی اور میں لاس اینجلز جا کر فری لانسر کے طور پر دوبارہ کام شروع کر سکتا تھا۔

شام چھ بجے بریف کیس لے کر اٹھا اور جوڈی کے پاس گیا۔ اس نے بتایا کہ مسٹر شاڈلر دو مرتبہ سختی سے تمہارے متعلق پوچھ چکا ہے۔ میں بولا۔ "کوئی بات نہیں۔ تم فکر نہ کرو۔ اور دفتر بند کر کے چھٹی کر لینا۔"

اپارٹمنٹ کی طرف جاتے ہوئے میں آئندہ کے متعلق سوچنے لگا۔ اس شہر میں اب دم گھٹ رہا تھا۔ ایک طیارہ نصف شب کو لاس اینجلز کو جانے کو تھا۔ سوچا سامان پیک کر کے اس میں اپنے آبائی شہر سدھار دوں۔ اپارٹمنٹ کی لیز وغیرہ کے معاملات چار پانچ دن بعد آ کر طے کر لوں گا۔ اب تو یہاں ایک ایک لمحہ بھاری ہو رہا تھا۔ نیلی مستونگ کار اب بھی تعاقب میں تھی مگر اب میں ہر شے سے لاپرواہ ہو چکا تھا۔ بلکہ اس خیال سے محظوظ ہو رہا تھا کہ ایئرپورٹ پر مجھے طیارے میں سوار ہوتے دیکھ کر پولیس کے ان کارکنوں کی کیا حالت ہو گی۔ وہ مجھے روک نہ سکتے تھے۔ میں بہانہ بنا سکتا تھا کہ کسی کام کے سلسلے میں جا رہا ہوں۔

مرسیڈیز کو زیر زمین گیراج میں چھوڑ کر اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچا۔ صدر دروازہ کھلا کر لابی میں قدم رکھتے ہی لونگ روم کا دروازہ نیم وا دکھائی دیا۔ بتیاں بھی جل رہی تھیں۔ بریف کیس تیزی سے رکھ کر میں نے میکس کا ریوالور اسٹریپ سے نکال لیا اور ٹھوکر مار کر لونگ روم کا دروازہ پوری طرح کھول دیا۔

توقع تھی کہ وہ پیر کے کارکنوں سے اب دو دو ہاتھ ہوں گے مگر اندر کسی خوفناک سائے کی طرح صرف جین نظر آئی۔ میں نے آہستہ آہستہ ریوالور نیچے کر لیا۔ ذہن میں اچانک اس کی اور شانڈلر کی ہم آغوشی اور جوشیلے انداز سے بوس و کنار کا منظر گھوم گیا اور جین مجھے کسی اجنبی دشمن کی طرح دکھائی دینے لگی۔

ایک لمحہ کے لئے اس پر سے نظریں ہٹا کر کمرے کی طرف دیکھا۔ ہر چیز الٹ پلٹ ہو رہی تھی۔ یوں گمان ہوتا تھا۔ جیسے کسی چیز کی تلاش میں گھر کا چپہ چپہ کرید اگیا ہو کرسیوں کی گدیاں اور صوفے تک کو پھاڑ دیا گیا تھا۔ میز اور الماریوں کی ساری چیزیں تتر بتر پڑی تھیں۔

ریوالور صوفے پر رکھ کر میں خوابگاہ میں گیا۔ یہاں بھی وہی عالم تھا۔ یہاں تک فرش کی چٹائی تک ادھیڑ کر رکھدی گئی تھی۔ میرے کپڑے فرش پر بکھرے پڑے تھے۔ تکیوں کا حلیہ بھی بگڑا ہوا تھا۔

میں پھر لونگ روم میں آ گیا۔ سرخ جلتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ وہ اسی طرح بے حس و حرکت دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔ "اپنے اپارٹمنٹ کی یہ حالت دیکھ کر جدیورگ بڑا خوش ہوگا۔ اور شاید معاملہ عدالت تک لے جائے۔" میں نے کہا۔

"فلم کہاں ہے؟" اس نے پھنسی پھنسی آواز میں پوچھا۔

میں نے غور سے اس کی طرف دیکھا اور میرے ذہن پر سے ایکا ایکی سارے پردے ہٹ گئے اور برہنہ حقیقت سامنے آ گئی۔ میں بولا "کیا گارڈی کو شوٹ کرنے کے وقت بھی تم اسی طرح نظر آ رہی تھیں۔ اس سے بھی یہی پوچھا ہوگا۔ فلم کہاں ہے؟ پھر اس نادان شرابی فریڈا کو شوٹ کرنے سے پہلے بھی یہی سوال کیا ہوگا۔"

اس نے دایاں ہاتھ بلند کیا اور اس میں پکڑا ہوا ریوالور میری ناک ہوں کے سامنے

آ گیا۔" بتاؤ کہاں ہے ورنہ مار ڈالوں گی۔"

اس کے ہاتھ میں میرا ہی ریوالور تھا۔ گویا اسے کوڑے کے ڈھیر میں دبانے کی کہانی جھوٹی اور محض ایک فریب تھا۔ اور اس نے اسی ریوالور سے دوبارہ قتل کی اردات کی تھی۔ نظر آرہا تھا۔ کہ وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو رہی ہے۔ مگر میں خوفزدہ نہیں تھا بلکہ اس کے اصلی خدوخال دیکھ کر اکتاہٹ سی محسوس کر رہا تھا۔ یہ عورت میرے خیالوں کی مسجود بن گئی تھی۔ انسان بھی کتنا کوتاہ بین ہے۔

میں نے فلم کا کیسٹ جیب سے نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔" یہ لو جین۔ کاش تم مجھ پر اعتماد کر لیتیں۔"

وہ بت بنی کھڑی رہی۔ ریوالور کی نال میری طرف اٹھی ہوئی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی وحشی آنکھیں فلم کے کیسٹ کی طرف منتقل ہو گئیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور سسک پڑی۔" کیا واقعی یہ وہی فلم ہے؟"

" فریڈا اڈسن نے پندرہ سو ڈالر کے عوض یہ میرے ہاتھ بیچ دی تھی ۔۔۔ لے لو جین۔"

ریوالور اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ وہ بھاگتی ہوئی آئی اور کیسٹ میرے ہاتھ سے جھپٹ کر رخسار کے ساتھ لگا لیا پھر گھٹنوں کے بل گر کر درد و کرب میں مبتلا کسی بے زبان حیوان کی طرح ہولے ہولے رونے لگی۔

میں نے ریوالور اٹھا کر صوفے پر مکیں کے ریوالور کے قریب ڈال دیا۔ میری ٹانگیں لڑکھڑا رہی تھیں اور اندرونی فرط انددہ سے حالت ناقابل بیان ہو رہی تھی۔ کرسی کے بازو پر ٹک کر میں خاموشی سے اسے تکتا رہا۔

کچھ دیر بعد اس کی سسکیاں تھم گئیں اور میں بولا" ٹھہرو تمہارے لیے ڈرنک سے

آؤں" شرابوں کی الماری سے ایک گلاس تیار کر کے میں نے اسے بڑھایا۔ پہلے تو اس نے منہ موڑ لیا مگر بالآخر برانڈی پی گئی۔

گلاس نیچے رکھتے ہوئے وہ بری طرح کپکپائی۔ "کیا واقعی یہ وہ فلم ہے؟"

"ہاں۔ اس میں تم اوشا ندلہ ہو۔ میں یہ شہر چھوڑ رہا ہوں۔ اب تم جاؤ چلی جاؤ تاکہ میں سامان باندھ سکوں۔"

کسی ٹوٹی ہوئی شاخ کی طرح وہ کرسی پر گر گئی۔ "مجھے اس سے محبت ہے وہ لاجواب انسان ہے۔ مجھے اسی وقت اس سے محبت ہو گئی تھی جب میں نے اس کے لئے کام کرنا شروع کیا تھا۔ میں اس کے لئے ہر کام کر سکتی ہوں اور کرتی رہی ہوں۔" اس نے میری طرف دیکھا۔ "تم سچی محبت کے جذبے کو نہیں جان سکتے۔ قربانی دینا اور محبوب کے لئے سب کچھ کر گذرنا محبت کی آن ہے۔ پہلے مجھے اس سے محبت ہوئی پھر وہ بھی مجھے چاہنے لگا۔ ہم ایک دوسرے کو دیوانہ وار چاہنے لگے۔ لیکن اپنی محبت چھپانے پر مجبور تھے۔ افشائے راز کے ڈر سے اس کے ساتھ کام کرنا دوبھر ہو گیا۔ بہت سے لوگوں کی نظریں ہم پر پڑتی رہتی تھیں۔ اور ہمیں احساس تھا کہ اکٹھے کام کرتے رہے تو ہماری محبت چھپی نہ رہ سکے گی چنانچہ اس نے مجھے تمہارے پاس بھیج دیا۔ لیکن اس کے بعد بھی ہم ملتے رہے۔" جین نے آنکھیں بند کر لیں۔ "آہ۔ کیسے کیسے گھٹیا اور ذلیل مقامات پر ہمیں ملنا پڑتا تھا۔ سینما ہاؤس کی تاریکی میں اس کا لمس حاصل کرنے میں اپنی محبت کو تسلیاں دیتی رہی۔ ٹیکسی میں بیٹھے بیٹھے اس کا ہاتھ تھام کر میں خوش ہو لیتی۔ غیر معروف چھوٹے چھوٹے شرابخانوں میں اس کی قربت میرے لئے وجہ مسرت بنتی رہی اور پھر وہ ویلکم سٹور۔" اس کی آواز دھندلا گئی۔ "ہمارا خیال تھا کہ صبح سویرے ویلکم سٹور میں ملنا کسی خطرے کا باعث نہیں بن سکتا ہمیں تمہارے متعلق کچھ پتہ نہ تھا۔" اس نے بے بسی سے کندھے اچکائے، "بشیتر

ملاقاتیں لبوں کی ہم آغوشی اور بانہوں کے لمس سے کہیں دور دور ہیں لیکن ہم اسی میں خوش تھے۔"

"بس کرو" میں نے تیز لہجے میں کہا۔ "فلم تمہیں مل گئی ہے۔ اب جاؤ چلی جاؤ۔"

"میں اعتراف کر رہی ہوں۔" اس کی آنکھیں پھر سے رونے لگیں۔ "ابھی بہت سے اعترافات ہیں۔ گارڈی میرے پاس آیا۔ اسے ہنری کے پاس جانے کا حوصلہ نہ ہوا۔ فلم کے متعلق بتانے کے بعد گارڈی نے دس لاکھ ڈالر قیمت بتائی۔ طنزیہ انداز سے ہنستے ہوئے اس نے ہنری سے میرے تعلقات کا ذکر کیا اور ان عورتوں کے نام بتائے جن کے متعلق میں نے تمہیں کہا تھا کہ ڈالی کی رپورٹ میں درج تھے۔ ڈالی کو ولیم سٹوڈر کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ تمہارا اعتماد حاصل کرنے کے لئے میں نے جھوٹ موٹ اس کا نام لے دیا۔ مجھے تمام قسم کی اطلاعات درکار تھیں۔ چنانچہ میں مدد کے لئے ویبر کے پاس گئی۔ ہنری کے بعد ویبر کچھ بھی نہیں اور اس بات کا اسے خود بھی احساس ہے۔ صرف وہی ایک شخص ہے جسے ہماری محبت کا علم تھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ عورت فریڈا ڈاوس گارڈی کے لیے حد قریب ہے۔ فریڈا کی عدم موجودگی میں وہ اس کے اپارٹمنٹ میں گیا۔ جہاں تلاش کے بعد اسے کچھ تصاویر ملیں۔ جنہیں اس نے گارڈی کی فائل کی طرح ضائع کر دیا تاکہ یہ تمہارے ہاتھ نہ لگ سکیں۔ گارڈی کی فائل میں اس کا پورا ریکارڈ تھا۔ بلیک میل کے جرم میں گارڈی دس سال سزا کے طور پر بھگت چکا تھا۔ مجھے خدشہ تھا کہ اگر تمہیں گارڈی کی اس کمزوری کا علم ہو گیا تو تم گارڈی کو ڈرا دھمکا کر میرے اور ہنری کے تعلقات کے متعلق معلوم کر لو گے۔" میں نے اپنا ہاتھ پیشانی پر پھیرا۔ "لہذا یہ ضائع کر دی گئی تھیں۔ مگر میں فلم کی تلاش میں تھی اور فلم حاصل کرنے کے لئے ڈیٹیکٹو کی ضرورت ناگزیر تھی چنانچہ گارڈی کو ہراساں کر کے فلم حاصل کرنے کا پروگرام بنایا۔ مجھے معلوم

تھا تمہارے پاس ریوالور ہے۔ چنانچہ تمہارا تعاقب کیا اور پھر تمہیں گھر سے جاتے دیکھ کر بیرونی دروازہ کھولا اور ریوالور اٹھا لائی۔ اس کے بعد کارڈی کے گھر جا کر اسے دھمکی دی۔ مگر وہ مجھ پر ہنس دیا۔ چنانچہ میں نے اسے شوٹ کر دیا۔" اس نے بے حس آنکھوں سے بے ترتیب کمرے پر نظر ڈالی۔ "یہ احمقانہ اقدام تھا۔ کیونکہ میں فلم نہ حاصل کر سکی تھی۔ اب مجھے خدشہ ہوا کہ فلم پولیس کے ہاتھ لگ گئی تو پولیس مجھے اقدام قتل میں گھسیٹ کر ہنری کو بھی بیچ میں لے آئے گی۔" اس نے آنکھیں مجھ پر مرکوز کر دیں۔ چنانچہ میں نے کارڈی کا قتل تمہارے سر ڈالنے کی کوشش کی۔ میرے لئے تمہاری کوئی اہمیت نہیں۔ میں جانتی ہوں تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ لیکن تمہاری محبت میرے لئے ایک گھٹیا مذاق سے زیادہ نہیں۔ ہنری کے ساتھ اپنے آپ کو کھڑا کر کے دیکھ لو۔ فرق معلوم ہو جائے گا — تمہیں قتل کے الزام میں پھانسنا بے حد آسان بات تھی۔ تمہارا ریوالور میرے پاس تھا۔ ڈیبر کے کارکن چوبیس گھنٹے تمہارا تعاقب کرتے رہتے تھے۔ موقع پا کر وہ تمہاری اور کارڈی کی بات چیت کی ٹیپ بھی اٹھا لائے تھے۔ اور ان کی مدد سے تمہیں آسانی سے کارڈی کا قاتل ثابت کیا جا سکتا تھا۔ پھر کارڈی کے گھر میں وہ تم سے وہ فلم بھی چھین لائے۔ جس میں تمہاری بیوی سٹور سے چوری کا ارتکاب کرتی نظر آتی ہے یہ فلم دیکھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایک اور فلم بھی ہے۔ میری جان پر بن گئی۔ یہ فلم حاصل کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ وہ لیفٹیننٹ گرانسٹن بڑا خطرناک شخص ہے۔ چنانچہ سوچا کہ تمہیں ہلاک کر کے کارڈی کا قاتل ثابت کر دوں۔" وہ رکی اور لپکتے ہوئے نگاہیں پھیر لیں۔ "تم سمجھ سکتے ہو کہ حالات نے مجھے پاگل کر دیا تھا۔ میرے پاس بلڈنگ کے تمام اپارٹمنٹس کی دہری چابیاں ہیں۔ گذشتہ شب میں ٹیپ، فلم اور ریوالور لے کر یہاں آئی۔ تم

گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ میرا ارادہ تھا کہ تمہیں شوٹ کرکے ٹیپ، ریوالور اور فلم تمہارے
قریب رکھ جاؤں۔ پولیس یہ چیزیں پاکر تمہیں گارڈی کا قاتل تصور کرے گی۔ اور اس
نتیجے پر پہنچے گی کہ تم نے خودکشی کرلی ہے۔ اور یوں گارڈی کے قتل کا معاملہ ٹھپ ہو
کررہ جائے گا۔ رات میں ریوالور سے تمہارے سر کو نشانہ بنائے تمہارے سرہانے کھڑی
رہی لیکن جانے کیا ہوا کہ ٹرائیگر نہ دبا سکی۔ میں بڑی دیر کھڑی رہی مگر اپنے ارادے
پر عمل پیرا نہ ہوسکی چنانچہ واپس ہوگئی اور بڑی مایوسی اور ابتری کی حالت میں ٹیپ
اور فلم دونوں کو ضائع کردیا۔ ویبر نے بتایا تھا کہ تم اس عورت فریڈا ہاؤس سے مل
چکے ہو۔ میں اس کے گھر جاکر اس سے ملی۔ وہ اسی وقت واپس آئی تھی۔ اس کے کندھے
میں سفری تھیلا لٹک رہا تھا۔ مجھے یقین ہوگیا کہ فلم اسی تھیلے میں ہے اس لئے
اسے گولی مار دی۔" جین کا سانس یوں کھنچ گیا جیسے شدید کرب واذیت سے دوچار
ہو۔ "اللہ مجھے معاف کرے۔ وہ اتنی اکھڑ عورت تھی۔ کہ اس نے میرے منہ پر تھوک
دیا۔ چنانچہ میں نے گولی چلادی۔ اس کے بعد یہاں آئی اور یہاں کا کونا کونا چھان
مارا لیکن فلم نہ مل سکی۔ اور اب تم نے آکر یہ مجھے دے دی ہے۔" اس کا چہرہ دھندلا
گیا اور وہ سسکیاں لینے لگی۔ "اس آپ بیتی کی اہم بات یہ ہے کہ ہنری کو کسی ایک
بات کا بھی پتہ نہیں اور نہ ہی وہ کبھی جان پائے گا کہ اس کی خاطر۔ اسے رسوائی
سے بچانے کے لئے میں کن کن مرحلوں سے گزر چکی ہوں اور کتنے ہولناک جرائم کا
ارتکاب کرچکی ہوں۔ وہ مڑی اور ڈلیا اس سے لپٹ پیار سے آشیانے میں اس احمق
کتیا کے ساتھ بیٹھا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں بڑی مسرور اور شادمان ہوں کیونکہ
ہفتے میں دو بار وہ کہیں نہ کہیں مجھ سے مل لیتا ہے۔ اور ایک آدھ بوسہ، ہم آغوشی

کی لذت اور ہاتھ کا لمس سکون دیتا ہے۔"

میں اٹھا اور بکھری ہوئی چیزوں کے درمیان ٹہلنے لگا۔ اس کی سسکیوں اور آہ زاریوں کا مجھ پر کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔ میں اب اس سے نجات پانے کا خواہاں تھا۔ "جینی۔ جو کچھ تم نے کیا ہے اس کی سزا بھی تمہیں ہی بھگتنا ہوگی۔ اب جاؤ۔"

"ہاں۔" وہ لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ کیسیٹ اس کے ہاتھ میں مضبوطی سے جکڑا ہوا تھا۔ "یہ باتیں تمہاری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ تم محبت کا مفہوم جانتے ہی نہیں۔"

شاید وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھی۔ لیکن قتل کر کے محبوب کو رسوائی سے بچانے کا فلسفہ میں سمجھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ میں نے جا کر دروازہ کھول دیا۔

"الوداع جینی۔"

میرے قریب وہ رک گئی۔ "میرا ایک کام کرو گے؟"

"اگر کرنے کے قابل ہوا تو۔"

"اس فلم کو ضائع کر دینا۔"

"یہ تمہارا کام ہے جینی۔"

"پلیز۔ میری خاطر یہ کام کر دو۔"

"اچھا لاؤ۔" میں نے کیسیٹ لے کر جیب میں ڈال لیا۔

راہداری میں پہنچ کر وہ مڑی۔ "شکریہ سٹیو۔ الوداع۔"

اس کی طرف دیکھتے ہوئے میں نے سوچا۔ کتنی عجیب بات ہے کسی وقت یہ عورت میری تمناؤں کا مرکز تھی۔ اور اب اس عورت کا سفید مرجھایا ہوا چہرہ

اجنبی لگ رہا تھا۔

"الوداع" میں نے کہا اور دروازہ بند کر کے اطمینان کا سانس لیا۔ چند منٹ چہل قدمی کے بعد فون کے پاس گیا اور جولبورگ کا نمبر ڈائل کیا۔ وہ لائن پر آیا تو میں نے کہا۔ "جولا اپارٹمنٹ میں کچھ چور گھس آئے تھے۔ ہر چیز پر سفیاں مار گئے ہیں۔ توڑ پھوڑ کی مرمت کرا لینا۔ میں ایک گھنٹے میں لاس اینجلز جا رہا ہوں۔"

"پولیس کو اطلاع دی ہے؟"

"پولیس سے الجھنے کے لیے میرے پاس وقت نہیں۔ چاہو تو تم رپورٹ کر دینا۔"

"اچھا۔ میں جین سے کہہ دوں گا۔ وہ سارا انتظام کر دے گی۔"

"تمہاری جگہ میں ہوتا تو خود انتظام کرتا۔" میں نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

دو سوٹ کیس پیک کرنے کے بعد وہ ریوالور اٹھایا جس سے گارڈ اور فریڈا قتل کیے گئے تھے۔ اور نیچے تہہ خانے میں جا کر اسے کوڑے کرکٹ کے ڈرم میں ڈال دیا اور اوپر سے اچھی طرح ڈھانپ دیا۔ پھر فلم کا کیسیٹ جیب سے نکالا اور کمرے گرم کرنے والی دہکتی بھٹی میں پھینک دیا۔ پھر واپس اپارٹمنٹ میں آ کر سوٹ کیس اٹھائے اور زیرِ زمین گیراج کی طرف چل دیا۔

لاس اینجلز کو طیارے کی روانگی میں ابھی دو گھنٹے باقی تھے۔ ایئرپورٹ کی طرف کار میں جاتے ہوئے نیلی مستونگ کار برابر تعاقب کرتی نظر آتی رہی۔ ایئرپورٹ پر دونوں پولیس کارکن میرے آس پاس منڈلاتے رہے مگر کسی طرح مزاحم نہ ہو سکے اور میں طیارے میں جا بیٹھا۔ دورانِ سفر جین اور شاید لڑکی وہ تصویر

پر دہ تصور پر روشن ہو کر مسلسل لچو کے لگاتی رہی جو میں نے فلم میں دیکھی تھی۔

لاس اینجلیز پہنچنے کے بعد سامان لے کر لابی میں پہنچا ہی تھا کہ ایک آواز آئی۔

"مسٹر مینس؟"

مڑ کر دیکھا۔ ایک لمبا دبلا شخص مجھے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ "میں ہالی ووڈ رپورٹر کا نامہ نگار دمیٹری راجرز ہوں۔ معلوم ہوا تھا کہ تم اس طیارے پر سفر کر رہے ہو۔ کیا یہ خبر درست ہے کہ تم صدائے عوام سے مستعفی ہو گئے ہو!"

"ہاں یہ درست ہے۔

"کیا مسٹر شانڈلر سے کچھ اختلافات ہو گئے تھے؟"

"نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں ایڈیٹر کی کرسی کے لئے موزوں نہیں ہوں۔"

یہ کہہ کر میں نے قدم بڑھایا۔

"تمہاری سیکرٹری کے متعلق اظہار افسوس کرتا ہوں۔"

میں نے رک کر اس پر نگاہ ڈالی: "میری سیکرٹری؟"

"مس جین کرسپی تمہاری سیکرٹری تھی نا؟"

"ہاں۔ کیا ہوا اسے؟"

"دس منٹ پہلے ٹیپ پر خبر آئی ہے کہ وہ ٹرک کے نیچے کچل کر ہلاک ہو گئی ہے۔"

مجھ پر خاص اثر نہ ہوا۔ اس کے مقدر میں یہی انجام تھا۔ میں نے کہا۔

"کیا واقعی؟"

"مسٹر شانڈلر نے بیان دیا ہے کہ اس کی موت سے رسالے کو ناقابلِ تلافی

نقصان پہنچا ہے۔ تمہارے خیالات جاننے کا خواہشمند ہوں مسٹر ہینس۔"
سب نے ایک نہ ایک دن مرنا ہے یہاں تک کہ سنہری مچھلی کو بھی
موت سے مفر نہیں۔" میں نے یہ کہہ کر قدم بڑھایا اور وہ مجھے گھورتا
رہ گیا۔

ختم شد

سراج الدین شیدا

ٹائٹل کاروان آرٹ پریس راولپنڈی میں چھپا